تنہائی کے سبق

مؤلف

مفتی حکیم عامل محمد اشرف امروہوی

هن لباس لكم وانتم لباس لهن

عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم انکا لباس ہو

تنہائی کے سبق

مصنف

مفتی حکیم محمد اشرف امروہوی

بنگلور-084 560 (کرناٹک، انڈیا) فون : 5489093 (080)

ضروری اعلان

نام کتاب : تنہائی کے سبق

قیمت : Rs. 40

تعداد کتب : اشاعت اول 2000

یکم رمضان المبارک ۱۴۲۲ھ م 2001ء

ضروری نوٹ واعلان : ہماری جنتی کتابیں، پوشیدہ خزانے، پوشیدہ راز، قرآن کریم کا حافظ بنانے والی، مشکل کشا وغیرہ درکار ہوں، مذکورہ پتہ پر رابطہ فرمائیں تاجران کتب کیلئے خصوصی کمیشن کے ساتھ رعایت ہوگی۔

مستقل ملنے کا پتہ

روحانی شفاخانہ

Off. No.281, E-Block, B.D.A.Layout,
H.M.Road Cross,Church Street, Lingrajpuram,
Bangalore -560 084
Karnataka, India, Ph: 080-5489093

کتابت: رخشاں ڈی ٹی پی سنٹر، شیواجی نگر، بنگلور فون: 2863243

فہرستِ مضامین

مفتی حکیم محمد اشرف امروہوی
امام وخطیب، لنگراج پورم، بنگلور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم الحمد للہ کثیراً طیباً مبارکاً فیہ

تمام قسم کی تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی لائق ہیں، اور وہی ہر خوبی کا صحیح مستحق ہے۔ اللہ کی بے شمار رحمت کاملہ تامہ نازل ہوں اور نازل ہوتی رہیں نبیوں پر خاص طور پر جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء والمرسلین پر۔

حمد وصلوٰۃ کے بعد یہ ناکارہ محمد اشرف امروہوی عرض کرتا ہے کہ کچھ ضروری اور انتہائی ضروری مفید اور انتہائی مفید سبق وکار آمد باتیں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کروں، زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں کہ اپنا علم اپنے ساتھ قبر میں چلا جائے، علم وہی اچھا جس سے خود بھی فیض اٹھایا جائے اور لوگوں کو بھی فیض پہنچایا جائے، اسی نیت سے یہ تیسری کتاب ہے، جس کے اندر یہ "پوشیدہ راز" کتاب سے بھی قیمتی مخصوص امور ہیں کسی کو سنانے کی چیز نہیں ہے بلکہ ہر پڑھا لکھا انسان اس کو تنہائی میں پڑھ کر اپنے گھریلو اختلافات جو عام طور پر زوجین کے درمیان پیش آتے رہتے ہیں اور وہاں زبان کا کھولنا مشکل ہوتا ہے اور ان کے حل اس میں پیش کئے گئے ہیں اور اس کتاب کا نام "تنہائی کے سبق" رکھتا ہوں۔ چونکہ یہ مجمع میں پڑھنے کی چیز نہیں ہے، جس کو پڑھ کر آپ خود بھی اندازہ لگائیں گے اور جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو آپ جوابی خط کے ذریعہ معلوم کر سکتے ہیں، میرا پتہ یہ ہے۔

مفتی حکیم محمد اشرف امروہوی
آفس نمبر 281/ای بلاک، بی ڈی اے لے آؤٹ،
ایچ ایم روڈ کراس، چرچ اسٹریٹ لنگراج پورم
بنگلور۔ کرناٹک۔ انڈیا 560 084
Ph: 080-5489093

دستخط: محمد اشرف امروہوی

زندگی کی بہاریں

انسان کی زندگی کے چار زمانے ہیں۔ پیدائش کے دن سے گیارہ سال کی عمر تک بچپن کا زمانہ کہلاتا ہے۔ اس میں کھانے پینے کھیل کود کے علاوہ اور کسی طرف طبیعت زیادہ راغب و مائل نہیں ہوتی۔ بارہ سال سے اٹھارہ سال تک جوانی کا زمانہ جانا جاتا ہے۔ اس عمر میں طبیعت اور مزاج مباشرت کی لذت کی طرف اور ہنسی مذاق، دل لگی، سیر وتفریح وتماشوں کی طرف مائل ہوتی ہے، لیکن شرم وحیا بھی پائی جاتی ہے اسی بارہ سے اٹھارہ سال کی عمر میں ہی اکثر جوان گندی عادتوں میں مبتلا ہوتے ہیں کیوں کہ اس عمر میں مباشرت کی لذت بھڑکتی ہے اور مجبور ہو کر اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی کے جوہر کو فنا کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے اپنے حسن و جمال کو برباد، صحت وتندرستی کی دولت کو خراب عقل وعزت کو بالائے طاق، دوستوں میں حقیر، رشتہ داروں میں ذلیل، رنڈیوں سے قریب ہو کر اپنے حال کو بے حال بلکہ بدحال اسی عمر میں بنا لیتے ہیں۔

شادی ہونے سے پہلے آتشک سوزاک (ایڈس) جریان، ٹی بی کے مریض بن کر خانہ آباد کرنے کے بجائے خانہ برباد کر دیتے ہیں۔ واقعی یہی بارہ سے اٹھارہ سال کی عمر کا زمانہ جوانی کے جنون کا زمانہ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ جوانی دیوانی ہوتی ہے کہ جوان اپنی جوانی کو خراب کر کے اپنی عمر کے دنوں کو کاٹا کرتے ہیں۔ جب جوانی گئی تو زندگانی گئی، جوانی کا تو نام ہے اسی عمر میں غلط یار دوستوں میں رہ کر مزے کا نام سنا اور اندھے بن کر بری عادتوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں پھر کچھ ہوش نہیں رہتا آخر جب نشہ اترتا ہے تب آنکھیں کھلتی ہیں پھر حکیموں، ڈاکٹروں کے پیچھے پھرتے ہیں اور ان کے اعلان واشتہار دیکھ کر طلا (آلہ تناسل پر لگانے کی دوا) اور مقوی (طاقت دینے والی) دواؤں کو خرید کر کھاتے پھرتے ہیں، کبھی طاقت کی کھیر، کبھی معجون جلالی کبھی معجون جمالی، کبھی معجون خیالی، کبھی معجون نرالی، کبھی معجون جوانی کا نسخہ تلاش کرتے رہتے ہیں۔ جوانی سے پہلے بڑھاپے میں آجاتے ہیں۔ یہ سب کچھ بے اعتدالی کی سزا ہوتی ہے۔ دردسر، بدہضمی، آنکھوں میں روشنی کی کمی، جلق ہاتھ سے منی نکالنا، رگوں میں کمزوری، پٹھوں میں ضعف، یہ سب مصیبتیں پیچھے لگ جاتی ہیں، دیکھو پوشیدہ راز.....

یہ جوانی کا زمانہ ایک بہت قیمتی زمانہ ہوتا ہے، اسی عمر میں حکومت کی نظروں میں عزت ہوتی ہے۔ اسی عمر میں اللہ تعالیٰ کی تھوڑی سی کی ہوئی عبادت زیادہ مقبول ومحبوب ہوتی ہے، اس عمر میں لوگوں کی نظروں میں وقار ہوتا ہے اسی عمر میں ہر چھوٹے بڑے کے نظروں میں مرغوب ہوتا ہے، اسی عمر میں اپنی جوانی اپنے آپ کو بھی بھلی معلوم ہوتی ہے، اسی عمر میں دنیا بھی کمائی جاسکتی ہے اور آخرت بھی، دیکھو جس طرح تمام جسم میں آنکھ نہایت ضروری عضو ہے اسی طرح انسان کی منی سب سے زیادہ قیمتی چیز ہے۔ اسی کیساتھ پورا جسم ہے، دماغ بھی ہے، اسی کے بل بوتے پر تروتازہ رہتا ہے، دل بھی اس کی مدد سے چلتا ہے، جگر بھی اسی کے بھروسہ سے ہے۔ اگر انسان نے اس عمر کی حفاظت کرلی تو ہر طرح سے عقل مند، تندرست، خوبصورت بنا رہتا ہے اور اگر اس کی حفاظت نہ کی تو دماغ بھی خالی ہوا، عقل بھی ٹھکانے نہیں رہتی، کوئی بات یاد نہیں رہتی، انسان کمزور ہوجاتا ہے، چہرہ کا حلیہ خراب، چلنے میں ٹانگیں بے لگام، رونق کا تو دور دور تک پتہ نہیں رہتا، بھوک مرجاتی ہے، کوئی چیز ہضم نہیں ہوتی، جسم پیلا گویا کہ ایسا لگتا ہے کہ منہ میں دانت نہیں، پیٹ میں آنت نہیں، آنکھوں میں نور نہیں، رتوندہ ہے چکوندہ ہے، غرض تمام بدن کا نظام ڈھیلا پڑجاتا ہے۔ نکاح کے قابل نہیں رہتا۔ پھر اندھا ہونے کے بعد ہوش کی آنکھیں کھلتی ہیں مگر پھر کیا ہوتا ہے، بے اعتبار حکیموں، طبیبوں میں لاکھوں روپے دوا علاج کے راستہ سے چلے جاتے ہیں۔ تھوڑے دن دوائیوں کے سہارے سے زندگی گزاردی پھر وہی نحوست وندامت کے دن سامنے آجاتے ہیں۔ اب رونے سے کیا فائدہ؟ نہ رب کا قصور نہ قسمت کا قصور۔ مارے شرم کے کسی کے ملنے بھی نہیں، ماں باپ (والدین) کی نظروں میں بھی ذلیل بلکہ خود اپنی نظر میں بھی حقیر گھر سے نکلنے کو دل نہیں چاہتا، دوائیوں سے دل بہلا۔تے رہتے ہیں۔

میرے نوجوان دوستو، عارضی چندروز کے مزے پر لعنت بھیجو، اتنی قیمتی چیز کو ضائع نہ کرو، اللہ تعالیٰ نے یہ منی کا جوہر اس لئے عطا کیا ہے کہ پہلے اس کا خوب اسٹاک کرلو اور حفاظت کرلو پھر اس کے ذریعہ سے اولاد کا بیج تخم ڈالو، اسی سے اولاد بنتی ہے، لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی اولاد نہیں ملتی، اولاد صرف منی کی طاقت وقوت سے پیدا ہوتی ہے۔

اولاد کی تربیت کا خیال

اس لئے بارہ سال کی عمر سے زندگی تو بہت اہتمام سے پاکیزگی کے ساتھ اختیار کرنا چاہئے۔

درجوانی توبہ کردن شیوہ پیغمبر است
وقت پیری گرگ ظالم می شود پرہیزگار

یعنی جوانی میں توبہ کرنا نبیوں کا طریقہ ہے ورنہ بڑھاپے میں تو ظالم بھیڑیا بھی بزرگ ہوجاتا ہے۔ اسی عمر میں غلط ساتھیوں سے دور رہیں، فلم، سینما، ناچ گانوں، ننگی گندی تصویروں کو دیکھنے سے پوری طرح بچیں، غیر عورت اور مردوں سے اجتناب کریں، یعنی ان کی اپنی جوانی کے بہار کی موت سمجھیں۔ اس عمر میں بستر بھی الگ رکھا جائے، خواہ حقیقی بھائی بہن ہی کیوں نہ ہوں، شرعی اعتبار سے بچوں کو سات سال کی عمر سے ہی الگ الگ بستروں پر سلانے کا حکم ملتا ہے، اس لئے کہ یہ عمر بڑی نازک ہے، ان میں خیر وشر کی کوئی تمیز نہیں ہوتی۔ والدین کو چاہئے کہ ان پر سخت گہری نظر رکھیں کہ کون ان کا دوست ہے؟ کہاں کہاں جاتے ہیں؟ جس سے دوستی ہے وہ کیسی عادت وخصلت کے ہیں؟ بچے تنہائی میں کس طرح وقت گزارتے ہیں، بیت الخلاء (لیٹرن) میں کتنا وقت لگاتے ہیں؟ حمام وغسل خانے میں اپنے ہاتھ سے اپنے آپ کو خراب تو نہیں کرتے؟ سوتے وقت کیا عمل کرتے ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ تمام امور پر تمام وقتوں پر کڑی نظر رکھیں۔

شرمگاہ کی جگہ پر صفائی کا خیال بہت ضروری ہے تاکہ میل کچیل جمع نہ ہو اور اس سے کھجلی خارش پیدا ہوکر شرمگاہ سے لذت وکھیل کے بہانے سے عادت گندی نہ ہو، بلکہ جوانوں کو بھی شرمگاہ کے مقام کو خصوصی طور پر صاف کرتے رہنا چاہئے۔

اگر والدین اولاد کو بری گندی عادتوں میں دیکھیں یا مبتلا ہونے کا اشارہ نظر آتا ہو تو اولاد کو محبت کے ناطے سے بالکل صاف صاف طریقے سے سمجھادیں اور سمجھانے میں بالکل شرم نہ کریں اگر والدین نے اولاد کو سمجھانے میں ذرا بھی شرم کی تو زندگی کا پھل پھول پھلنے اور کھلنے سے پہلے ہی مرجھا جائے گا پھر بعد کو والدین بھی روئیں گے اور اولاد بھی روئے گی۔ یا اگر والدین نہ سمجھا سکتے

ہوں تو چاہئے کہ استادوں و کرم فرماؤں یا دوسروں کے ذریعہ سے تنبیہ کراؤ اور اچھے اخلاق پیدا کرنے والی کتابوں کا مطالعہ کرنے کو دو، نیک صالحین لوگوں کی مجلسوں تک رہنمائی کرو۔

۱۹/انیس سال سے ۲۵/پچیس سال کی عمر کا زمانہ کامل بالغ جوان ہونے کا ہے، اس عمر میں اخلاق بہادری پر جوش زیادہ ہوتا ہے، عورتوں سے ملنے کی طرف طبیعت زیادہ مائل ہوتی ہے، ہر وقت یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ حرام حلال (عورت) جیسی بھی ہو اس سے خواہش پوری کرلوں، مصرعہ ہے:

مٹی کی بھی ملے تو جائز ہے اس حالت میں

چھبیس سال سے بتیس سال کی عمر کا زمانہ بڑھنے (شدت) کا زمانہ ہے۔ اس عمر میں منی جس قدر خرچ ہوتی ہے اس سے زیادہ پیدا ہوتی ہے اگر اس عمر میں مباشرت کی زیادتی نہ کی جائے یا کوئی شدید بیماری نہ ہو تو تمام عمر جوانی کی طاقت و مردانگی کی قوت کم نظر نہ آوے، اس عمر کی عورتیں اپنی جوانی کے نشہ میں مباشرت کی لذت کی طرف زیادہ شوق و رغبت کے خیال سے بناؤ سنگھار رکھتی ہیں

بتیس سال سے چالیس سال کی عمر بھی جوانی کا زمانہ جانا جاتا ہے اس عمر میں جس قدر منی خرچ ہوتی ہے اسی قدر پیدا ہو جاتی ہے۔ (مگر زیادہ پیدا نہیں ہوتی)

اس عمر میں عورت چالیس سال کی عجوزہ ہو جاتی ہے، بدن کا گوشت ڈھیلا پڑنے لگتا ہے، چہرہ کی رونق کم ہونے لگتی ہے، اپنی خواہش اپنے جسم کی آرائش سے کرتی ہے۔ چاپلوسی مردوں کے ساتھ بہت کرتی ہے۔ اس عمر کے بعد مردوں کو مباشرت کرنے میں لطف زیادہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔

پچاس سال کی عمر کی عورت اولاد کی تربیت اور گھر کا انتظام اچھا کرتی ہے اور اس کے بڑھاپے کا زمانہ شروع ہو جاتا ہے اور ساٹھ سال تک اپنی زندگی کا لطف' باشرت کی لذت پوری ہو جاتی ہے، اب اولاد کے بیاہ شادیوں کی طرف رجحان ہو جاتا ہے، عورت پچاس سال کی عمر ہونے حیض بند ہونے پر اولاد کی پیدائش ممکن نہیں ہے اگر کسی عورت کے ہو جائے تو یہ قاعدہ کے خلاف اور قدرت ربی کا ظہور ہوگا ہاں مردوں سے سو سال تک بھی اولاد کا ہونا ثابت ہے۔

بالغ ہونے کی علامتیں

جیسا کہ ہم نے ''پوشیدہ راز'' کتاب میں لکھا ہے کہ ہر انسان کو بالغ ہونے کے بعد نکاح کی محتاجگی پیش آتی ہے۔ بالغ ہونے کی علامتیں یہ ہیں۔ منی (ویرج) نکلنا نیند میں (احتلام کا ہونا) یا جاگتے میں (شہوت سے منی کا نکلنا) اور پوشیدہ جسم پر بالوں کا نکلنا، مثلاً بغلوں کے نیچے ناف (ٹونڈی) کے نیچے، ناک کے اندر، یا داڑھی مونچھوں کے بالوں کا نکلنا، یا لڑکے کی پندرہ سال کی عمر ہونا، یا لڑکی کو ماہواری کا ہونا، آج کے تجربات سامنے آرہے ہیں کہ بارہ تیرہ سال کی عمر میں جنسی خواہش پیدا ہو جاتی ہے یا لڑکی کے لئے حمل ٹھہرنا۔

نکاح کی اہمیت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نکاح میری سنت ہے جو میری سنت سے رغبت نہ رکھے وہ مجھ سے نہیں ہے، یعنی میرے طریقہ پر نہیں ہے اور فرمایا نکاح آدھا ایمان ہے۔ مطلب یہ کہ نکاح سے پہلے اعمال کی اہمیت شریعت میں آدھی ہے اور نکاح ہونے کے بعد پوری ہے اور فرمایا جس نے عورت سے مال کی وجہ سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو تنگ دست (یعنی مال سے فائدہ حاصل نہ کرنے والا) بنا دیگا اور جس نے خاندانی شرافت کی وجہ سے نکاح کیا تو اس کا کمینہ پن بڑھ جائے گا اور جس نے زنا سے بچنے کی خاطر عزت کو ملحوظ رکھنے اور صلہ رحمی کے خیال سے نکاح کیا تو اللہ تعالیٰ اس نکاح میں برکت عطا فرمائے گا۔

نکاح کے فائدے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نکاح کے پانچ فائدے ہیں (۱) خواہش کا قابو میں ہونا (۲) گھر کا انتظام ہونا (۳) اولاد کا ہونا (۴) بیوی بچوں کی خبر رسانی کی وجہ سے مستعد ہونا (۵) اور ان سب سے بڑھ کر سنت رسولؐ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی عورتوں سے نکاح کرو جس سے

بچے زیادہ پیدا ہوتے ہوں کہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی زیادتی پر فخر کروں گا۔

علم کی قسمیں اور اس کی اہمیت

علم کے معنی جاننے کے ہیں اور علم ایک چراغ روشنی ہے اس علم کے ذریعہ سے بری بھلی، حلال وحرام چیزوں کو جانا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں فرمایا کہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض وضروری ہے اور یہ فعل مباشرت بھی ایک ایسا علم ہے جس کا جاننا دنیا کے ہر انسان کو ضروری ہے، کسی مرد وعورت کو اس سے چھٹکارہ نہیں ہے۔ پھر بڑا تعجب ہوتا ہے کہ اس علم کو عیب دار سمجھا جاتا ہے۔ حالانکہ دین ودنیاوی اعتبار سے اس علم کو جاننا بہت ضروری ہے۔ اگر آدمی صحیح عقل اور صحیح رائے رکھتا ہو تو اس علم کو ہرگز عیب نہ سمجھے بلکہ دین متین ودنیا وعقلین کا تقاضہ اس کو سیکھنا لازم کرتا ہے۔ کیونکہ سب خاص وعام اس کے محتاج ہیں اور ہر ایک کو اس کی ضرورت پڑتی ہے۔ اور اسکی ضرورت ظاہر ہے کہ جو عورت نکاح میں آئے راضی اور خوش رہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اس کا بڑا ثواب ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی شریک حیات کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اچھا برتاؤ جب ہی کرے گا جب علم ہوگا۔ میرے شیخ میرے پیر علم عمل کے شیدائی تقویٰ طہارت کے فدائی، سنتوں کے عاشق حضرت مولانا ڈاکٹر محمد زاہد صاحب امروہوی مدظلہ العالی نے اپنی ایک مجلس میں ارشاد فرمایا کہ علم کی دو قسمیں ہیں، العلم علمان۔ (۱) علم الابدان (۲) وعلم الادیان، فرمایا کہ بدن کا علم اور دین کا علم علم ہے باقی سب فن ہیں علم نہیں۔ بدن کا علم دین کے علم سے پہلے نمبر پر ہے کہ اگر بدن صحیح ہے تو دین پر چلنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا آسان ہے اور اگر بدن تندرست نہیں تو دین پر چلنا بھی مشکل ہے۔ تندرستی ہے تو نماز پڑھنے کی بھی طاقت ہے تندرستی ہے تو روزہ رکھنے کی بھی طاقت ہے، حج کرنے کی بھی طاقت اور بیوی اور ماں باپ کے حقوق ادا کرنے کی بھی طاقت ہے، تندرستی نہیں تو دنیا بھی نہیں دین بھی نہیں۔

مباشرت علم واصول کے ساتھ اچھی ہے

مباشرت علم واصول کے ساتھ کرنے سے فائدہ مند ہے اور مباشرت اعتدال کیساتھ کرنے سے دل کو طاقت ملتی ہے، روح کو فرحت دیتی ہے اور آلہ تناسل کو غذا ملتی ہے۔ گندے فضلات سے پاکی حاصل ہوتی ہے، غصہ کم ہوتا ہے، عقل زیادہ ہوتی ہے، مباشرت کی لذت سے روح کو راحت حاصل ہوتی ہے۔

اگر زیادہ عرصہ تک فعل مباشرت کو اختیار نہ کیا جائے تو منی سے بہت سی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جیسے سر کا بھاری ہونا، سر کا چکرانا، گردہ کا درد، سر کا درد، جنون، پاگل پن وغیرہ واقع ہوجاتے ہیں، اور مباشرت کر لینے سے یہ پیدا ہونے والی بیماریاں ختم ہوجاتی ہیں یعنی ترک مباشرت سے بھی نقصان ہوتا ہے۔ ایک شخص مباشرت چھوڑ دینے کی وجہ سے بھوک نہ لگنے کی بیماری میں ایسا مبتلا ہوا کہ کھانا کھانے کی بالکل خواہش نہیں ہوتی تھی اور اگر زندگی باقی رکھنے کے لئے یا لوگوں کے دیکھا دیکھی کچھ کھا پی لیا تو وہ ہضم نہ ہوتا تھا اور اگر ذائقہ دار لذیذ غذا کھائی اور ذرا کچھ زیادہ کھالی تو وہ الٹی قے ہوجاتی تھی اسی طرح کافی زمانہ تک اس کو یہ بیماری لگی رہی، ہوتے ہوتے پاگل دیوانہ ہوگیا اور بری حالت ہوگئی۔ رحمٰن کی شان، قدرت اور تقدیر کا اچھا مسلسل مباشرت کا اتفاق ہوگیا منی اور اس کے بخارات نکل جانے سے بغیر علاج ودوا کے صحیح تندرست ہوگیا۔

حکیم جالینوس کا قول ہے کہ ایک عورت ہمیشہ احتناق الرحم کی بیماری میں مبتلا رہتی تھی، بڑے بڑے حکیموں نے علاج کیے مگر کوئی علاج فائدہ مند ثابت نہیں ہوا، آخر کار اس کیلئے حکیم جالینوس نے مباشرت تجویز کی اور کچھ ہی دنوں میں اس کو شفا حاصل ہوگئی۔ مطلب یہ ہے کہ مباشرت سے صرف لذت ہی حاصل نہیں ہوتی بلکہ سنگین بیماریاں جو مباشرت نہ ہونے سے لگتی ہیں ختم ہوتی ہیں اور یہ مباشرت زیادہ قوت پیدا ہونے کا ذریعہ بھی ہے۔ بدن کو ہلکا بھی کرتی ہے، زیادہ غلط فاسد مادے کو کاٹتی ہے، منی کے بخارات کم ہوتے ہیں، ہیجان کو روکتی ہے۔

مباشرت کے اصول

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

زوجین (میاں بیوی) کو سمجھنا چاہئے کہ جس طرح زیادہ کھانے سے پیٹ خراب ہوتا ہے اسی طرح زیادہ مباشرت کرنے سے صحت وتندرستی خراب ہوتی ہے۔ زیادہ مباشرت سے جس طرح مردوں کو نقصان ہوتا ہے اسی طرح عورتوں کی صحت بھی خراب ہوتی ہے۔ جب مباشرت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے: اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان مارزقتنا ۔اس دعاء کی برکت سے شیطان مردود سے حفاظت ہوتی ہے ورنہ اس دعاء کے نہ پڑھنے سے شیطان بھی اس مباشرت میں شریک حال ہوجاتا ہے۔ مباشرت کے وقت قبلہ رخ نہ ہوں، قبلہ وکعبہ کی عظمت کرنا ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ مباشرت کے وقت بڑا سا کپڑا مرد عورت دونوں اوڑھ لیں، ننگے ہوکر مباشرت کرنے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے۔ مباشرت کرتے وقت زیادہ باتیں نہ کریں، اس سے اولاد کے گونگا ہونے کا شدید اندیشہ ہے اور لکنت پیدا ہونے کا سبب ہے۔ مباشرت کے وقت قرآن کریم کو چھپادیں تاکہ اس کی عظمت میں کمی نہ آئے۔

احتلام کے ذریعہ ناپاکی کی حالت میں مباشرت نہ کریں۔ سورج نکلنے اور چھپنے کے وقت بھی مباشرت نہ کریں ورنہ ان صورتوں میں اولاد پاگل دیوانی پیدا ہوتی ہے۔ بہت زیادہ دنوں تک مباشرت نہ کرنے سے عورت شدید بیماریوں میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہئے۔ الجماع للنساء کالمرھم للجرح یعنی عورتوں کے لئے مباشرت ایسی ہے جیسے زخم کے لئے مرہم، مباشرت کے بعد پیشاب کرنا ضروری ہے اگر پیشاب نہ آتا ہو تو رک کرے ورنہ شدید بیماری کا خطرہ ہے، مٹی یا گرم پانی سے استنجا کرے دیکھو تفصیل ''پوشیدہ راز'' کتاب میں۔

مباشرت کرنے کے بعد اگر دوبارہ مباشرت کرنا ہو تو وضو کرلینا اچھا ہے اس سے طبیعت میں فرحت پیدا ہوتی ہے۔ شرم گاہ کو دیکھنا مکروہ ہے، شرمگاہ دیکھنے سے اولاد کے اندھا پیدا ہونے کا ڈر ہے۔ ماہواری (حیض) کی حالت میں مباشرت کرنا دینی ودنیاوی اعتبار سے ہلاک کن ہے اور حرام ہے

۔دیکھو ''پوشیدہ راز'' مباشرت کے وقت خوشبو لگانا جائز ہے، خوشبو لگانے سے لذت، راحت ومسرت زیادہ ہوتی ہے۔

مباشرت کی قوت پیدا کرنے کے لئے دوا کھانا جائز ہے تاکہ بیوی کے حقوق میں کمی نہ آئے، شرمگاہ کے بالوں کو جلد دور کرنا یعنی استرے سے صاف کرنا چاہئے، بلکہ الٹے استرے کو مرد اپنے آلہ تناسل پر پھیرے، چاندرات، پندرھویں رات، مہینہ کی آخری رات کو مباشرت نہ کرنی چاہئے، یعنی پہلی، درمیان کی، آخری، کیونکہ ان تین راتوں میں شیطان کی حاضری ہوتی ہے۔ عید کی رات اور پھل والے درخت کے نیچے اور کھڑے ہوکر مباشرت کرنے سے اولاد بے خوف، شری، فسادی پیدا ہوتی ہے۔ چاند گرہن اور سورج گرہن اور آندھی آتے وقت اور شروع رات میں جبکہ معدہ غذا سے پر ہو ان حالتوں میں مباشرت کرنے سے اولاد کم عقل یا بے عقل پیدا ہوتی ہے۔

روم میں بچہ یا کوئی شخص مثلاً سوکن وغیرہ بیدار رہوں اس وقت مباشرت کرنے سے زنا کی عادت والا بچہ پیدا ہوتا ہے۔

حاملہ سے بے وضو مباشرت نہ کرے کہ اس سے اولاد بخیل اور اندھے دل کی پیدا ہوتی ہے۔

مباشرت کے فوراً بعد ٹھنڈا پانی یا کوئی ٹھنڈی چیز استعمال نہ کریں، اس لئے کہ تمام بدن گرم رہتا ہے وہ اس ٹھنڈک کو فوراً قبول کرلیتے ہیں اور فالج، لقوہ، رعشہ، ضعف اعصاب ورم (سوجن) پیدا ہوجاتی ہے۔

میاں بیوی مباشرت کے بعد اپنے مقام خاص کو (گندگی کو) الگ الگ کپڑے سے صاف کریں، ایک ہی کپڑے سے صاف کرنے سے دونوں کے درمیان نااتفاقی عداوت پیدا ہوتی ہے۔ ناپاکی کی حالت میں بے وضو کے کچھ نہ کھاوے، پیوے، ورنہ اس سے تنگ دستی، فقر پیدا ہوتا ہے اور نسیان (بھول) کی عادت لگتی ہے۔ یعنی بہتر تو یہ ہے کہ غسل کرکے کھائے پیوے ورنہ کم سے کم وضو ہی کرلیوے ۔الاکل علی الجنابت محدث النسیان الاکل علی الجنابت یحدث الفقر ، مطلب پیچھے گزر چکا ہے۔

پیٹ بھرے پر مباشرت کرنے سے شوگر کی بیماری پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے آخیر رات میں

مباشرت کرنا بہتر ہے، آداب الصالحین میں لکھا ہے کہ شروع رات میں مباشرت نہ کرو۔

شرعی اعتبار سے کسی دن بھی مباشرت کرنا منع نہیں ہے لیکن حکیموں وطبیبوں وبزرگوں نے جن دنوں کو مناسب اور غیر مناسب بتایا ہے ان کی رعایت کرنا چاہئے۔

جمعہ کی رات میں مباشرت کرنا زیادہ اچھا ہے انبیاء واولیاء وعلماء وحکماء وصلحاء واطباء نے جمعہ کی رات میں مباشرت کی طرف رغبت کی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من غسل واغتسل اس جمعہ کی رات میں مباشرت کرنے سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے نیک صالح، عابد، زاہد، پرہیزگار پیدا ہوتی ہے، جیسا کہ انہوں نے تجربہ کیا ہے۔

حیض ونفاس کے دنوں میں مباشرت کرنا سخت منع ہے اگر مباشرت کرلی تو توبہ واستغفار کرنا ضروری ہے اور کچھ صدقہ وغیرہ بھی نکالے۔

جن کی بیبیاں (عورتیں) حسین ودلنواز ہوں ان سے مباشرت کرنے سے لذت راحت حاصل ہوتی ہے۔ حرارت مردی زیادہ بڑھتی ہے، اگرچہ منی زیادہ نکل جاتی ہے لیکن طبیعت رغبت وشوق وذوق کے کمال سے روح کی راحت اور منی کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے۔

نابالغ عورت جو ابھی جوانی کو پہنچی ہو، مباشرت کرنا منع ہے۔

اسی طرح بدمزاج اور جس کے منہ سے بدبو آتی ہو اسی طرح مریضہ سے اسی طرح سوزاک وآتشک زدہ (ایڈس) کی مریضہ سے مباشرت نہ کریں۔ بیوی جو لاغر وکمزور اور جس کو رغبت نہ ہو اور جس کو پیدائشی خواہش مباشرت نہ ہو مباشرت نہ کریں اور وہ جو دماغی محنت اس قدر کرتے ہوں کہ دماغ سے منی کا مادہ خصیوں میں زیادہ جاتا ہو یا کم جاتا ہو مگر منی بنتی نہ ہو اور جن کے خصیے یعنی فوطے بہت چھوٹے ہوں اور وہ جو افیون نشہ کرنے کے عادی ہوں ان سب کو مباشرت سے دور رہنا چاہئے اور جیسا کہ میں نے پیچھا ذکر کیا ہے کہ حالت حیض ونفاس میں مباشرت اس لئے نہیں کرنا چاہئے کہ مرد کے آلہ تناسل پر پھوڑے پھنسی نکل آتے ہیں اور مردانہ کمزوری بہت پیدا ہوتی ہے کیوں کہ گندا خون سوراخ میں داخل ہو جاتا ہے اور مالیخولیا پیدا ہوتا ہے اور جو حمل حالت حیض میں

ٹھہرے گا وہ بچہ مکروہ شکل وصورت کا ہوتا ہے اور جزام کی بیماری میں گرفتار ہو سکتا ہے اور کبھی اس حالت میں زوجین کے درمیان شدید نفرت پیدا ہو سکتی ہے اور نفرت مردانگی کو کمزور ضعیف کرتی ہے۔ مردوں کو بھی اس وقت کی مباشرت سے نقصان ہوتا ہے، عورتیں الگ نقصان اٹھاتی ہیں۔ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حیض گندی چیز ہے لہذا تم حیض کی حالت میں عورتوں سے ہمبستری سے دور رہو، جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں، ان سے مباشرت نہ کرو اور جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں تو جہاں سے اللہ نے حکم دیا ہے وہاں سے ان کے پاس جاؤ (قرآن کریم)

اور بدصورت عورت سے جس سے دل نہ ملے اور اس سے رغبت نہ ہو اس کو نکاح میں نہیں لانا چاہئے اسی لئے نکاح سے پہلے عورت کو ایک نظر دیکھنا جائز ہے۔

بے رغبت عورت (بیوی) جس سے دلچسپی نہ ہو اس سے مباشرت کرنے سے بدن کمزور ہو جاتا ہے۔ حضرت لقمان حکیم نے اپنے فرزند ارجمند کو نصیحت فرمائی تھی کہ بدصورت عورت سے پرہیز کرنا کہ وہ بوڑھا ہونے سے پہلے بوڑھا کر دیتی ہے کہ ان کے چال چلن اچھے نہیں ہوتے کیوں کہ عام طور پر اخلاق بھی برے ہوتے ہیں اور ان میں مباشرت کی خواہش بھی نہیں ہوتی۔

بیمار مریضہ عورت سے مباشرت اسلئے نہیں کرنا چاہئے کہ اس کی طبیعت بیماری کی وجہ سے مباشرت کی طرف مائل نہیں ہوتی اور خود بیمار ہونے کا بھی اندیشہ ہے۔

زیادہ بوڑھی عورت سے بھی مباشرت نہیں کرنی چاہئے کہ اس سے مردانگی میں ضعف پیدا ہوتا ہے کہ شرمگاہ سست اور ڈھیلی ہونے کی وجہ سے کہ بڑھاپے سے مرد کو لذت کم ملتی ہے اور لذت کا کم ملنا مرد کی طاقت وجذبات وخوشی کو گھٹاتا ہے اور بڑھاپے میں شرمگاہ کے اندر سردی آجاتی ہے اور یہ سردی قوت مردانگی کو نقصان پہنچاتی ہے اور بڑھاپے کی وجہ سے رحم منی کو بہت چوستا ہے کہ جس سے مرد کے چہرہ کی رونق کم یا ختم ہو جاتی ہے، کمزوری ناتوانی لاحق ہوتی ہے، ہاں اگر بوڑھی عورت ہو شکیلہ وجمیلہ ہو پسندیدہ خاطر ہو دل آرا ہو تو پھر اس سے مباشرت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

نوٹ: پچاس سال کے بعد بوڑھی عورت جانی جاتی ہے۔

رنڈی عورتوں سے بھی دور رہیں اس وجہ سے کہ ان میں ایڈس کی خطرناک بیماری پیدا ہوتی ہے کیونکہ مختلف لوگوں کی منی ان کی شرمگاہ میں گرتی ہے اور اس کی گرمی خراب سڑی ہوئی ہوتی ہے اور بے شمار جراثیم اس میں ہوتے ہیں جس کا اثر و نقصان اولاد کو بھی لگتا ہے۔

حاملہ عورتوں سے بھی مباشرت نہ کی جائے، خاص طور پر شروع حمل سے تیسرے مہینہ تک اور آٹھویں مہینہ سے ولادت تک مباشرت نہ کی جائے، اس وجہ سے کہ رحم (بچہ دانی) کو حرکت ہوتی ہے اور بعض مرتبہ رحم کو حرکت ہونے سے حمل گر جاتا ہے۔

خاص طور پر جس کا آلہ تناسل لمبا ہوگا ان کی بیویوں کے حمل بہت جلدی گر جاتے ہیں اور حمل کے دنوں میں شرمگاہ کی گرمی بھی بہت ہوتی ہے۔

جن عورتوں کے منہ سے بدبو آتی ہے ان سے مباشرت اس لئے نہیں کرنا چاہئے کہ بوس و پیار کیوقت اس کی بو ناگوار گزرتی ہے۔ جس سے اس کی خواہش کا جوش کم ہو جاتا ہے اور مردانگی میں کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

جو عورت (بیوی) مرد کو بہت دیر تک اپنے پاس بٹھائے رکھے بوسہ و بغلگیری اور اپنی خوشامد کرنے میں مشغول رکھے اور مباشرت نہ کرائے بلکہ دیر کرادے ان حرکتوں سے بے موقعہ انزال ہو جاتا ہے۔ ہمیشہ عورت (بیوی) کے اس طرح کرنے سے نامرد ہونے کا اندیشہ رہتا ہے کیونکہ مرد کو ہمیشہ جوش آتا رہتا ہے اور آلہ تناسل کی رگیں بھڑکتی رہتی ہیں۔ انزال باہر ہونے کی وجہ سے طبیعت کو پریشانی اور شرمندگی ہوتی ہے جس سے باہ کو نقصان ہوتا ہے۔

ان کو مباشرت نہ کرنی چاہئے

ان کو بھی مباشرت نہ کرنا چاہئے، جن کے اعضاء مردی کمزور ہوں اور جن کو مباشرت کرنے سے رعشہ پیدا ہوتا ہے اور جن کو رنج و غصہ بہت زیادہ رہتا ہو یا جسمانی محنت سے تھک جاتے ہوں اور جن کے پٹھے زیادہ کمزور ہوں اور جن کو خونی بواسیر ہو اور جن کی آنکھیں بہت کمزور ہوں اور جو معدہ و آنتوں کی زیادہ کمزوری میں مبتلا ہوں اور جن کی منی پتلی ہو اور جن کا سینہ تنگ ہو۔ ان تمام کو

جلدی جلدی مباشرت کرنے سے بہت نقصان ہوتا ہے۔ زیادہ مباشرت کی لذت پانے والوں کی روح کا جوہر زیادہ خرچ ہوتا ہے اور جن کے پٹھے کمزور ہیں ان کو رعشہ کی بیماری لگ جاتی ہے۔

ان حالتوں میں مباشرت نہ کرنی چاہئے

ان حالتوں میں مباشرت نہ کرنی چاہئے جس وقت پیٹ بھرا ہو اسلئے کہ اس وقت طبیعت غذا ہضم کرنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اگر مباشرت ہوگی تو ہضم میں خرابی پیدا ہوگی جس کی خرابی سے تمام خرابیاں (بیماریاں) پیدا ہوتی ہیں اسی وجہ سے شروع رات میں مباشرت کرنا منع ہے کہ اس وقت معدہ غذا سے بھرا رہتا ہے۔ اور خالی پیٹ بھی مباشرت نہ کریں اسلئے کہ خصیے اپنی غذا گردوں سے طلب کرتے ہیں اور گردے جگر سے اور جگر معدہ سے اور معدہ اس وقت خالی ہوگا تو جسم کمزور ہو جائے گا، اور جسم کی کمزوری روح کے کم اور گھٹنے کا ذریعہ ہے طاقت بھی ختم ہو جاتا ہے، غشی خوف اور دق کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ خالی پیٹ کا نقصان بھرے ہوئے پیٹ سے زیادہ ہے۔

ان حالتوں میں بھی مباشرت نہ کریں

ہیضہ اور بدہضمی کے وقت، رنج و غم کیوقت اور شرم کیوقت، تیز بخار کے وقت، زیادہ محنت کے بعد مباشرت نہ کریں کہ اس وقت تھکان زیادہ بڑھ جاتی ہے، طبیعت اس کے لئے آرام زیادہ چاہتی ہے اور مباشرت کی حرکت، تعب و پریشانی میں ڈالتی ہے پس طبیعت کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔

نیند کی حالت میں، بے خوابی کے بعد بھی مباشرت نہیں کرنی چاہئے، اس لئے کہ نیند وہ چیز ہے جس سے تھکان دور ہوتی ہے، دماغ جو کہ اعضاء رئیسہ سے ہے اس کو آرام ملتا ہے۔

قے اور دستوں کے بعد اور کھٹائی کھانے کے بعد اور سو کر اٹھنے کے فوراً بعد بھی مباشرت نہیں کرنی چاہئے، اس میں وجہ ظاہر ہے، گنجے کے سر پر اولے پڑنے کے مثل ہے۔

اور جس وقت بدن بہت ٹھنڈا ہو اس وقت کی مباشرت سے طاقت کم ہوتی ہے اور مردانگی کمزور پڑ جاتی ہے۔ بے پردگی یعنی ننگے ہوکر مباشرت کرنے سے اولاد بے شرم اور بے حیا پیدا ہوتی ہے

اور بھول کی بیماری نسیان پیدا ہوتا ہے۔

بلا اجازت بیوی کی مرضی کے مباشرت نہ کریں اور میدان اور چاندنی اور آندھی میں اور مہینہ کی پندرہ اور آخیر تاریخ میں اور مباشرت کے بعد پھر مباشرت نہ کریں جب تک کہ اصلی طاقت پیدا نہ ہو جائے۔

مستی دخمار میں بھی مباشرت نہ کریں کہ دماغ آدمی کا مدہوش فکر اور عقل سے خالی ہوتا ہے ایسے وقت میں جو حمل ٹھہرے گا اس سے بے وقوف اولاد بے عقل اولاد پیدا ہوگی۔

سورج کے سامنے مباشرت نہ کریں اس سے اولاد ہمیشہ حیرانی و پریشانی میں مبتلا رہے گی۔

پھل میوہ دار درخت کے نیچے مباشرت کرنے سے اولاد ظالم پیدا ہوتی ہے اور کھڑے ہو کر مباشرت کرنے سے اولاد بری پیدا ہوتی ہے۔

سورج نکلتے اور چھپتے وقت مباشرت کرنے سے اولاد چور پیدا ہوتی ہے۔ عید کی رات مباشرت کرنے سے اولاد شریر پیدا ہوتی ہے۔

عید الاضحیٰ (عید قربان) کی رات مباشرت کرنے سے اولاد چار یا چھ انگلی والی پیدا ہوتی ہے۔

بیٹھ کر مباشرت کرنے سے منی پوری طرح نہیں نکلتی گردہ مثانے اور پیٹ کے درد میں مبتلا ہونے کا سخت خدشہ ہے اور کبھی آلہ تناسل پر ورم سوجن بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

کروٹ کی طرف سے مباشرت کرنے سے گردہ وخصیہ میں درد ہونے کا اندیشہ ہے کیونکہ ممکن ہے ساری منی باہر نہ نکلے۔

بہتر ہے کہ بیس سال سے پہلے مباشرت نہ کرے اس لئے کہ طبعی قوت پورے طور پر مکمل نہیں ہوتی، پس بیس سال کی عمر تک عورت کے پاس نہ جائے۔

ساٹھ سال کی عمر کے بعد اس سے رک جائے اس لئے کہ پھر لطف نہیں رہتا جبکہ ہڈیاں کمزور پڑ جائیں پھر طاقت زیادہ نکل جا کر کمزوری بہت بڑھ جاتی ہے اور زلزلہ کے وقت اور حیض کے بعد جو کہ عادت کے خلاف ہو غسل کرنے سے پہلے اور ابتدائی رات میں مباشرت نہ کرنی چاہئے۔

ضروری نوٹ: یہ تمام امور جو اوپر لکھے ہیں ان پر کاربند ہوں، قاعدہ کیساتھ فائدہ، بے قاعدہ

کے بے فائدہ بلکہ نقصان دہ ہوتی ہے۔

مباشرت کرنے کے طریقے

مباشرت کرنے کے بہت سے طریقے ہیں مگر ہم صرف وہی طریقے عرض کریں گے جو مفید ہوں اور بے ضرر ہوں اور حمل ٹھہرنے کا ذریعہ ہوں۔ سب سے پہلے شوہر کو چاہئے کہ مباشرت کے وقت اس بات کا خیال رکھے کہ پہلے عورت کا انزال ہو اس کے بعد اپنا انزال ہو، اس کی کئی ترکیبیں ہیں مثلاً ہاتھا پائی کر کے بغل میں دبائے اور خوب لپٹائے اور چمٹائے سینے اور گلے سے لگائے، پیار کرے اور جو مقامات جوش کو بھڑکا دیں ان کو چھوئیں۔

مباشرت کرنے کا اہتمام

مباشرت کرنے کے وقت مکان (روم) انتہائی صاف ستھرا ہو کہ دل لگے اور اس میں کسی اور کا دخل نہ ہو کیوں کہ دوسرے آدمی کی موجودگی سے شرم وحیا و حجاب رکاوٹ کا ذریعہ بنتا ہے، طبیعت میں کدورت رہتی ہے، دل خوش نہیں ہوتا۔ مباشرت کرنی اگرچہ پلنگ پر بھی اچھی ہے لیکن زمین پر کہ اس کو نرم گدوں سے سجایا جائے زیادہ مناسب ہے اور دل کی خوشی کا ذریعہ ہے۔ آلہ تناسل کا سر عورت کی رحم سے جلدی ملجاتا ہے، بستر و مکان کو خوشبو سے معطر کریں، تھوڑی روشنی کا بھی انتظام زیادہ کریں عورت کو پھولوں کی مہک سے زینت ہو عورت کو بائیں طرف بٹھا کر محبت والی اور شہوت انگیز گفتگو کریں، چھیڑ چھاڑ کے علاوہ دوسری باتیں نہ کریں تاکہ عورت کو بھی مباشرت کی طرف بھرپور رغبت جلدی ہو، اس طرح کی حرکتوں سے مرد میں بھی خواہش زیادہ ہوتی ہے اور منی خوب پیدا ہوتی ہے اور اس طرح کے خیالوں اور مباشرت کی باتوں سے آلہ تناسل میں سختی بے حد پیدا ہوتی ہے۔ مباشرت سے پہلے عورت کو چاہئے پیشاب کر لیوے، مباشرت کے بعد پیشاب کرنا ضروری ہے۔ پیشاب کرنے کا طریقہ دیکھو "پوشیدہ راز" کتاب میں۔

مباشرت کرنے کی ابتدا

مباشرت کرنے کی ابتداء اس طرح کریں کہ پہلے بیوی کو پیار ومحبت سے خوش کرکے مباشرت کی خواہش میں بے قرار بنائیں، چھاتیوں کے سرے دوانگلیوں سے پکڑیں اور آہستہ آہستہ اتنا ملیں کہ دونوں بھٹنیاں سخت اور کھڑی ہوجائیں، عورت کی پستانوں کو اس لئے ملتے ہیں کہ چھاتیوں کی کھال جلدی احساس پکڑتی ہے اور اس کا تعلق رحم یعنی بچہ دانی سے ہے اور اس کو چھونے سے عورت کو مباشرت کی خواہش بہت جلدی پیدا ہوتی ہے اور عورتیں بھی اس کے چھونے سے بہت خوش ہوتی ہیں اور جلدی مزے میں آجاتی ہیں، انگلیوں کے سرے سے عورت کی دونوں رانوں (جنگاسوں) کو گدگدی کریں اور سہلائیں اور عورت کی زبان کو اپنے منہ میں لیتے رہیں اور نیچے کے ہونٹ کو چوستے رہیں تاکہ عورت کو مباشرت کی خواہش غالب ہوجائے اور مباشرت کی رغبت جلدی پیدا ہوجائے، انہیں ترکیبوں سے عورت کو مباشرت کی خواہش کا جوش وخروش ہوگا اور انزال میں آسانی ہوگی۔

مباشرت کے درمیان عمل

پستانوں کا مساس (ملنا) کرتے کرتے جب عورت کی چھاتی سخت اور اس کے دونوں سرے یعنی بھٹنی کھڑی ہوجائیں اور جمائی وانگڑائی لینے لگے اور آنکھوں میں سرخی چھلکنے لگے اور کسی قدر اوپر کو چڑھ جائیں، لذت کی وجہ سے آنکھیں بند کرلے، مرد سے چمٹنے لگے اور جلدی جلدی سانس لینے لگے اور سسکی بھرے مرد کو اپنے پاؤں سے دبائے یا اپنی طرف کھینچے، کبھی اپنے دونوں ہاتھ مرد کی کمر میں ڈالے، کبھی مرد کے بوسے لینے لگے اور پیار کرنے لگے اور بے قرار بے تاب ہوجائے تو شوہر جب یہ حالتیں دیکھے اس وقت عورت کو چت لٹا کر کمر کے نیچے تکیہ یا اس کے مثل رکھے تاکہ سرین اونچی رہیں اور شوہر اس کے دونوں پاؤں کے درمیان آکر اس کے اوپر اس طرح لیٹے کہ اپنے جسم کا تمام وزن اس پر نہ ڈالے! پیڑو اپنا عورت کی پیشاب گاہ کے ذرا اوپر رکھے، آلہ تناسل کو داخل کرے اور

شرمگاہ کے سامنے ذرا نیچے رحم کو ٹٹولیں اور ادھر ادھر حرکت دیں تاکہ رحم آلہ تناسل کے سامنے آجائے اور جب وہ معلوم ہوجائے تو آلہ تناسل کو اس پر ٹکادیں اور ذرا اندر کو داخل کرکے داہنی طرف عورت کو آہستہ آہستہ حرکت دیتے رہیں، زبان عورت کی چوستے رہیں اور نیچے کا ہونٹ بھی زبان سے سہلاتے رہیں اور جب جباتے رہیں، تھوڑی ہی دیر میں عورت کا انزال ہوجائے گا پھر اپنے شرف انزال سے سیراب کریں اور شہوت کی آگ کو اپنی منی کے آب سے بجھائیں، اس طرح مباشرت کرنے سے نطفہ رحم یعنی بچہ دانی میں پہنچ جاتا ہے اور لذت بھی عورت کو اس قدر آتی ہے کہ فریفتہ ومست ہوجاتی ہے اور شوہر کو محبت بھری نظروں سے دیکھتی ہے۔

ضروری ہدایت: یہ جو طریقہ ہم نے اوپر بیان کیا اس طریقہ سے سوفیصد حمل قرار پاجاتا ہے اگر آلہ تناسل چھوٹا ہی کیوں نہ ہو اور عورت کو تسلی وتشفی بھی خوب ہوجاتی ہے۔

یہ حمل ٹھہرنے کا طریقہ ہے

اگر حمل ٹھہرانا منظور ہو تو انزال کے بعد شوہر کو عورت سے کچھ دیر چپ چاپ لپٹے اور چمٹے رہنا چاہئے تاکہ منی پوری رحم کے اندر چلی جاوے اور آلہ تناسل کے سوراخ میں کچھ بھی باقی نہ رہے اور یہ بھی خیال رہے کہ آلہ تناسل رحم کے اندر پھنسا رہے کہ باہر نہ نکلے اور جب وہ آلہ تناسل نرم پڑ جائے تب آہستہ سے باہر نکالے اور نکالتے ہی فوراً نرم اور صاف کپڑے میں لپیٹ لیوے، کہیں ایسا نہ ہو کہ ٹھنڈی ہوا لگ جاوے کیونکہ ٹھنڈی ہوا لگنے سے اس کی رگیں سست ہوجاتی ہیں اور جب اس کی گرمی کم ہوجائے تب ملائم کپڑے سے آہستہ سے لگی ہوئی گندگی کو صاف کردیں تاکہ آلہ تناسل کو رگڑ نہ لگے اور کپڑا میلا کچیلا کسی بھی قسم کا زہریلا نہ ہو۔ عورت کو مباشرت کے بعد تیس منٹ تک چت لیٹے رہنا چاہئے بالکل حرکت نہ کرے تاکہ منی باہر کو نہ نکل جاوے بلکہ عورت اپنی دونوں رانوں کو ملا کر دبالے اور ایسی ہی پڑی رہے اس طرح لیٹے رہنے سے رحم کا منہ مل جاتا ہے اور منی رحم کے گہراؤ میں قرار پکڑ لیتی ہے اگر اسی حالت پر سوجائے تو زیادہ بہتر ہے، سونا جاگنے سے بہتر ہے تاکہ حرکت سے حفاظت رہے۔ کیونکہ حرکت منی کو پھسلا دیتی ہے اور نکال دیتی ہے، کیونکہ رحم (بچہ

دانی) ایک اوندھا عضو ہے اگر نیند نہ آوے تو اٹھنے بیٹھنے، کروٹ لینے، حرکت کرنے سے رکی رہے تا کہ نطفہ رحم میں اچھی طرح جگہ پکڑ لے اگر عورت حرکت کر ے گی تو منی رحم سے باہر آجائے گی ،حرکت نہ کرنے کی وجہ یہی ہے۔ بچہ کی پیدائش کا کام اسی وقت سے شروع ہو جاتا ہے، عورت کو جس قدر سکون وآرام ملے گا تو بچہ کی بنیاد اتنی ہی مضبوط وقوی ہوگی۔

مباشرت سے فارغ ہو کر یہ عمل کریں

مباشرت سے فارغ ہونے کے بعد آلہ تناسل اور فوطوں (خصیوں) وغیرہ کو نیم گرم پانی سے دھونا چاہئے، بہتر تو یہ ہے کہ اسی وقت غسل کر لیوے کیوں کہ نہانے سے سستی وتھکان دور ہو جاتا ہے۔ اعضاء کی طاقت قائم و برقرار رہتی ہے۔ طبیعت کو فرحت حاصل ہوتی ہے گرمی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے نہانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن فوراً نہیں نہانا چاہئے کیونکہ پانی کی سردی سے رگیں ست ڈھیلی پڑ جاتی ہیں۔ مباشرت کے بعد نیند آجائے تو اچھی بات ہے تا کہ جس قدر سستی پیدا ہوئی ہے دور ہو جائے اور مباشرت کی تھکن سے بدن کو آرام مل جائے اور طاقت بھی حاصل ہو جائے۔

صاف کرنے کا کپڑا الگ الگ ہونا چاہئے

شوہر اپنے آلہ تناسل کو اور عورت اپنی شرمگاہ کو الگ الگ صاف کپڑے سے صاف کریں، ایک ہی کپڑے سے دونوں اپنی گندگی صاف نہ کریں، ایک ہی کپڑے سے صاف کرنے سے زوجین (میاں بیوی) کے درمیان دشمنی عداوت نا اتفاقی پیدا ہوتی ہے۔

مباشرت کے بعد کی غذا

مباشرت کرنے کے بعد کوئی میٹھی چکنی غذا ضرور استعمال کرے جیسے کہ کوئی حلوہ وغیرہ (جن کو میں یہاں پر لکھنے سے کتاب لمبی ہونے کا خوف رکھتا ہوں) کھائیں تا کہ جسم اور رگوں کا سنسانا جو

مباشرت کے بعد ہوتا ہے نہ ہووے مباشرت کے بعد ٹھنڈی غذا ہرگز نہیں کھاوے اس سے رگوں وپٹھوں میں سستی پیدا ہو جاتی ہے، طبی وسائنس کے اعتبار سے یہ بات ضروری ہے کہ منہ ہاتھ دھو کر کھائیں۔

مباشرت کرنے کا بہترین وقت

جیسا کہ ہم نے پیچھے ذکر کیا ہے کہ مباشرت کرنے کا بہترین وقت وہ ہے جب طبیعت میں بغیر خیال لائے مباشرت کی طرف راغب و مائل ہو اور آلہ تناسل میں سختی پائی جاتی ہو اور کھانا ہضم کے قریب ہو، وہی سب سے اچھا وقت ہے۔ کیونکہ پیٹ بھرنے پر مباشرت کرنے سے گھٹیا، رعشہ، ورم سوجن، شوگر کی بیماری بھی لاحق ہوتی ہے کہ عام طور پر کھانا کھانے کے دو گھنٹے کے بعد مباشرت کی جائے۔ جبکہ معدی قوی ہو اور اگر معدہ ضعیف ہو تو جب تک کھانا ہضم ہو کر پیٹ ہلکا نہ ہو اس بات کو ہر انسان اپنا حال خود خوب جانتا ہے، ہم اس کو لکھنے سے قاصر ہیں، اتنی بات ضرور کہنی ہے کہ کھانا ہضم ہونے پر جو مباشرت سے حمل ٹھہرے گا اس سے اولاد عقلمند سمجھدار ہوشیار پیدا ہوتی ہے۔

حضرت موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ رات کے شروع حصہ میں مباشرت نہ کرو، آخر رات میں ہر طرح کا اطمینان ہوتا ہے اور دن کے مقابلہ میں رات بہتر ہے رات میں آخر رات بہتر ہے اور دن بھر کے کام کاجوں سے تھکن والوں کے لئے بھی یہی مناسب ہے کہ اول رات میں سو جائیں آرام کریں اور آخر رات میں فعل مباشرت اختیار کریں اور تھکن کی حالت میں مباشرت کرنے سے لڑکا پیدا ہونے کے امکان بہت کم ہوتے ہیں۔

عورتوں کی خواہش کی علامت

عورتوں کی خواہش مباشرت کی یہ علامتیں ہیں۔ جلدی جلدی بالوں کو بکھیرنا، بلاضرورت سینہ کو کھولنا اور بند کرنا، اپنی چھاتی کو ہاتھ سے ملنا، بار بار جمائی وانگڑائی لینا، کبھی دونوں ہاتھ سر پر پھرانا، اپنی چھوٹی اولاد کو اپنے بغل میں دبانا، کبھی کسی بچہ کو اپنی چھاتی پر لٹانا اسے پیار کرنا یا اس سے پیار کروانا،

کانوں کو انگلیوں سے کھجانا، بناؤ سنگھار کرنا، زیور پہننا، سرمہ لگانا وغیرہ وغیرہ۔

عورت کو کس وقت زیادہ خواہش ہوتی ہے

مرد سے زیادہ الگ رہنے کے وقت، حیض سے فارغ ہونے کے بعد، بچہ پیدا ہونے کے ۴۰ یوم بعد، حمل ٹھہرنے کے دو مہینے کے بعد، ننگی تصویر دیکھنے، ناچ گانا سننے کے وقت، سردی کے موسم میں اکیلے رہنے پر، بارش ہونے کے وقت، باغ و پارک کی سیر کرنے پر، مردوں کی تعریف سننے سے، کسی سے مباشرت کی باتیں سننے سے، مرد کے چھونے و پکڑنے سے، زیور و اچھا لباس پہننے سے، عطر و خوشبو لگانے کی حالت میں، ان حالتوں میں عورتوں کو زیادہ خواہش ہوتی ہے اور طبعیت چاہتی ہے۔

مباشرت کے وقت شوہر کے ساتھ عورت کو بھی رغبت رکھنی چاہئے

جس طرح شوہر کے بوس و کنار پیار و محبت و حرکت مباشرت ہو اسی کے ساتھ ساتھ بیوی کو بھی اپنا شوق و رغبت ظاہر کرنا چاہئے۔ بیوی کی چاہت و رغبت سے شوہر کے آلہ تناسل کو قوت و ترقی ملتی ہے اور شوہر کے دل کی خوشی کو بڑھاتا ہے اور بیوی کی بے رغبتی و نفرت سے آلہ تناسل کی طاقت ٹوٹتی ہے۔ اگر شوہر نے بیوی کو بے رغبتی سے زبردستی مباشرت کی اور اس سے حمل ٹھہر گیا تو وہ اولاد کراہیت اور بدصورت اور برے مزاج کی پیدا ہوتی ہے۔

انسان کو کس عرصہ تک مباشرت سے رکنا چاہئے

چونکہ اعتدال کے ساتھ مباشرت سے انسان کے بدن کو فائدے پہنچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم کو بھی پورا کرنا ہوتا ہے مگر وہ فائدے جب ہی ہوں گے جب وہ اپنے حد کے اندر ہو، کوشش یہی رہے کہ بیس سال کی عمر تک اس فعل مباشرت سے دوری اختیار کرلے ورنہ تو اس کی طبعی قوت پوری نہیں ہوتی۔

وقت سے پہلے فعل مباشرت اچھی نہیں ہے

اس وقت قلیل عمر کے لڑکوں کا حال بہت برا ہے کہ پیٹ سے نکلے ہی لپیٹ کی لذت میں آجاتے ہیں، اور فروج سے خروج کرتے ہی دخول کی طرف لپکتے ہیں، یعنی ابھی قوت طبیعہ اپنے عروج کو نہیں پہنچتی اس طرف دل چسپی لینے لگتے ہیں اور اٹھارہ بیس سال کی عمر میں ہی قوت مردانگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں، اور جسمانی بیماریوں میں گرفتار ہو کر ذلیل و خوار ہو جاتے ہیں ان کے والدین نے ابھی ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے اولاد کمزور پیدا ہوئی اور اس کمزور اولاد نے اپنی اور کمزوری اور بڑھالی اور وقت و ماحول کی خرابی اور خراب کر دیتی ہے۔

مباشرت اعتدال کے ساتھ ہونا چاہئے

جیسے کھانے کی مناسب مقدار ہے کہ اُس سے زیادہ نہ ہو یعنی جیسا ہاضمہ ویسی غذا، ایسے ہی مباشرت میں قوت باہ کے اعتبار سے مناسب ہونی چاہئے، مختلف انسانوں کے مختلف مزاج ہوتے ہیں اور قوت مردانگی کے حالات کی وجہ سے مباشرت کی مقدار بھی مناسب مختلف طریقوں پر ہوگی۔ مثال کے طور پر کچھ لوگ ایک رات میں کئی مرتبہ فعل مباشرت ہشاشیت کے ساتھ اختیار کرلیتے ہیں اور بعض آدمی پندرہ روز میں بعض مہینہ بھر میں، بعض ہفتہ میں ایک بار مباشرت کرتے ہیں۔

بھوک پیاس کی طرح مناسب یہ ہے کہ جب تک شہوت طبعی نہ ہو مباشرت نہ کریں اور جب بھی مباشرت کے بعد راحت و فرحت ملنے کے بجائے کمزوری سستی اور تھکن معلوم ہو تو جان لینا چاہئے کہ یہ مباشرت اعتدال سے ہٹ کر بے قاعدگی سے ہوئی ہے۔

ہر انسان کو اپنی قوت مباشرت کا اندازہ اپنے مزاج سے کرلینا چاہئے، عام طور پر موٹے مضبوط لوگ ہفتے میں ایک مرتبہ مباشرت کریں، مباشرت کی زیادتی ہر شخص کے لئے نقصان دہ ہے، خاص طور پر ان ...... لوگوں کو زیادہ نقصان ہوتا ہے جن کے پھیپھڑے کمزور ہوں۔ جن کو بلغم کے ساتھ خون آتا ہو، جن کو آنکھوں کی کمزوری ہو یا مرگی ہو، جن کا معدہ، آنتیں، جگر کمزور ہو اور جریان کی

بیماری ہو یا جو زیادہ پڑھنے لکھنے سینے پرونے کا کام کرتے ہیں۔

زیادہ مباشرت کے نقصانات

زیادتی کسی بھی چیز کی اچھی نہیں ہے، یہاں تک کہ آب حیات کو بھی اتنا ہی پیا جائے جتنی اس کی مقدار ہے تو فائدہ کرے گا ورنہ زیادتی آب حیات کی بھی زہر بن جاتی ہے۔ ہاں زیادتی اللہ تعالیٰ الرؤف الرحیم کی محبت کی ہو تو ٹھیک ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اتنی ہی محبت کرو جتنی اللہ تعالیٰ نے بتائی، نبی کو نبی کے اصلی مقام پر رکھو، بڑھاؤ نہ گھٹاؤ، بہر حال ہر چیز میں اعتدال ہونا چاہئے۔ خاص طور پر اس لذیذ فعل مباشرت میں حد سے آگے نہ بڑھیں۔

مباشرت کی زیادتی سے حمل ٹھہرنے کی قوت بھی جاتی رہتی ہے، کیوں کہ مباشرت کی زیادتی سے مرد کا نطفہ عورت کا تخم پتلا ہو جاتا ہے۔ نوجوان نوجوانی کی دیوانی میں بڑی بے پروائی اور مزے مزے میں اپنی جسمانی طاقت کھو دیتے ہیں۔ اس بات کا بالکل خیال نہیں ہوتا کہ منی خون کے ستر (۷۰) قطروں سے پیدا ہوتی ہے اس کو اس طرح زیادتی کے ساتھ مباشرت کرنے سے ضائع کر دیتے ہیں۔ آخر کار اس کا انجام یہ ہوتا ہے کہ پھر سر پکڑ کر روتے ہیں پھر مقوی دوائیں ...... دوائیں تلاش کرنے لگتے ہیں۔

یورپ کے لوگ دن میں کئی مرتبہ عمدہ عمدہ کھانا کھاتے ہیں اور ہفتہ میں دو تین مرتبہ مباشرت کرتے ہیں اور ہندوستان کے لوگ دن میں دو مرتبہ کھانا کھاتے ہیں وہ بھی اچھی طرح بعض لوگ ہضم نہیں کر پاتے اور بے اعتدالی سے مباشرت کرتے ہیں کہ تمام بدن کے رگ و پٹھے کمزور اور ڈھیلے سست پڑ جاتے ہیں، دماغ ناکارہ ہو جاتا ہے، جس سے تمام بدن کے اندر بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

مباشرت کی زیادتی سے عورت کو بھی نقصان ہوتا ہے

جس طرح مباشرت کی زیادتی سے مرد کو نقصان ہوتا ہے عورت کو بھی نقصان اٹھانا پڑتا ہے کہ وہ بھی تمام عمر کے لئے کمزور ہو جاتی ہے، صحت قائم نہیں رہتی، صحیح تندرست اولاد ہونا بھی ممکن

نہیں رہتا، حاملہ عورتوں سے زیادہ مباشرت کرنا مناسب نہیں ہے۔ پہلے مہینہ میں عام طور پر کمزور بچہ دانی سے حمل گر جاتا ہے بلکہ کثرت مباشرت سے بڑی بڑی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو لوگ تندرست اولاد کے خواہشمند ہیں ان کو ضروری ہے کہ شروع حمل اور آخیر حمل میں مباشرت سے باز رہا جائے، حمل کا پختہ یقین نہیں ہو سکتا جب تک ایک مہینہ حمل کو نہ گزر جائے اس درمیان میں مباشرت نہ ہونی چاہئے۔

مباشرت کی زیادتی سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کے بدن میں گرمی زیادہ ہو خون کی بھی زیادتی ہو، منی بھی زیادہ پیدا ہوتی ہو، یہی لوگ مباشرت نہ کرنے سے سر کے بھاری رہنے اور پیڑو کے درد اور سستی اور کاہلی اور آلہ تناسل ورم خصیہ وغیرہ کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں، لیکن وہ بھی اپنی حدود کے اندر رہ کر ہو زیادتی ان کو بھی نقصان دیتی ہے۔

ایک سبق آموز واقعہ

ایک حکیم صاحب سے اس کے شاگرد نے پوچھا ایک مباشرت کرنے کے بعد سے دوسری مرتبہ مباشرت میں کتنا فاصلہ وعرصہ چھوڑنا چاہئے؟ استاد نے جواب دیا ایک سال، پھر شاگرد نے پوچھا اگر ایک سال برداشت نہ کر سکے؟ تو استاد نے جواب دیا چھ ماہ، آخر کار سوال جواب ہوتے ہوتے استاد نے ہفتہ تجویز کیا اور فرمایا اگر اس پر بھی عمل نہ ہو سکے تو کفن اپنے ساتھ تیار رکھو اور مباشرت کیے جاؤ اور قبر بھی کھود کر تیار رکھ لے۔

مباشرت کی زیادتی سے نقصان بھی زیادہ ہیں

مباشرت میں جیسے مزا ہے ویسے ہی زیادتی میں سزا ہے کہ مباشرت کی زیادتی سے اعضاؤں میں حرارت پیدا ہوتی ہے، چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے، سینہ اور پھیپھڑوں میں نقصان لاحق ہو کر سر کے بال کم اور تمام جسم پر بال زیادہ نکل آتے ہیں، ضعیفوں اور بوڑھوں میں سر کے بال کم اور باقی بدن پر زیادہ بال دیکھے جاتے ہیں۔ جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ زیادتی حرارت عزیزی (اصلی گرمی) زیادتی

ر کے بالوں کی ہے۔ غرض مباشرت کی زیادتی سے جوان بوڑھا، اور موٹا دبلا، اور زیادتی مباشرت
سے یہ بیماریاں کوئی نہ کوئی پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً یرقان (جونڈیس) استسقاء، کان میں بھنبھناہٹ،
سکتہ، بھول کی بیماری (نسیان) فالج، رعشہ، تلی کا ورم، جوڑوں کا درد، نقرس، عرق النساء، ضعف
سامعت، گردہ مثانہ کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے اور اعضاء کے کمزور ہو جانے کی وجہ سے اچھا خون پیدا
نہیں ہوتا، غرض انتہائی سنگین بیماریاں بدن میں جنم لے کر موت کا مزا جلدی چکھ لیتا ہے اگر اس
طرح کی بیماریاں پیدا ہو جائیں تو پوری تفصیل بتا کر اچھے حکیم سے علاج کروانا چاہئے۔ غفلت نہ
برتیں یا ہم سے مشورہ طلب کریں۔ پتہ یہ ہے:

مفتی محمد اشرف، آفس نمبر 281
ای بلاک، بی ڈی اے، لے آؤٹ، ایچ ایم روڈ کراس، چرچ اسٹریٹ
لنگراج پورم، بنگلور، کرناٹک، انڈیا 084 560 فون: 080-5489093

یہ شوہر کے لئے مفید سبق ہے

ہر مرد شوہر کو یہ سبق یاد کر لینا چاہئے اور ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ مباشرت سے زیادہ تر
کمزوری وسستی وتھکن شوہر کو ہی ہوتی ہے یا یوں سمجھو اسی فیصد شوہر کو اور بیس فیصد عورت کو ہوتی
ہے۔ جس کی وجہ سے مرد آرام کا محتاج ہوتا ہے اگر اس بات کو میں اس طرح مثال دوں تو بے جا نہ
ہوگا کہ حق مباشرت میں عورت راستہ اور چلنے والی سڑک کے مانند ہے اور مرد شوہر راستہ چلنے والے
کی طرح ہے، سڑک تھکا نہیں کرتی، سڑک پر چلنے والا تھک جاتا ہے۔ اس بات سے جو سبق ملتا ہے
ہر انسان اس سے خود نصیحت وسبق حاصل کرلے۔

مباشرت کرنے کے اصول

مباشرت کرنے کے اصول تفصیل کے ساتھ پیچھے بھی ذکر کر چکے ہیں اور ''پوشیدہ راز'' کتاب
میں بھی عرض کر دیئے ہیں، مگر چند مختصر یہاں ذکر کئے جاتے ہیں وہ یہ کہ مباشرت باقاعدہ اصول

کے ساتھ اگر مقررہ وقت پر کی جائے تو اس سے بہت سے فائدے حاصل ہوتے ہیں طریقے
اس کا یہ ہے، ایک نقشہ طے کرے مثلاً ہم لوگ دن بھر تین مرتبہ کھاتے ہیں، صبح ناشتہ میں، دوپہر
اور رات کو اگر ان تین وقتوں کے علاوہ یہی شخص چار مرتبہ کھالے تو اس کو اس کھانے سے زیادہ
فائدہ ہونے کے بجائے نقصان ہوگا اور وہ جو تین مرتبہ روز کا معمول کھایا ہے اس کو بھی نقصان دہ
ثابت ہوگا۔ اسی طرح مباشرت کا بھی ایک اصول قائم کرلے، وہ مہینہ میں کتنی مرتبہ کی ہمت
وقوت رکھتا ہے۔ اس مباشرت کرنے کا بھی ایک اصول بنائے مثلاً ہر پندرہ روز میں ایک مرتبہ یا ہفتہ
میں ایک مرتبہ کہ جمعہ کے جمعہ طے کرلے تو اب باقی درمیان کے ایام میں فعل مباشرت اختیار نہ
کرے۔

شرم وحیا کی زیادتی سے مباشرت سے مجبور

بہت سے لوگ شرم وحیا کی زیادتی سے فعل مباشرت پر قدرت نہیں رکھتے، خواہ وہ شرم وحیا
کسی بھی وجہ سے ہو اس کے لئے بڑا کامیاب علاج جو بہت ہی عجیب وغریب ومفید عمل خاص ہے
وعلاج مخصوص ہے مگر یہ علاج صرف حلال کے لئے ہی کرنا ہے دوسری حرام عورت کے لئے ہرگز
نہ کیا کرا جائے ورنہ اس کا علاج کرنے اور کرانے والا دونوں دونوں جہاں میں رسوا و خوار ہوں گے
اور دارین کی پھٹکاری میں مبتلا ہوں گے، حلال ضرورت مند حضرات ہی مجھ سے رابطہ قائم کر سکتے
ہیں۔ میرا پتہ یہ ہے:

مفتی محمد اشرف، آفس نمبر 281
ای بلاک، بی ڈی اے، لے آؤٹ، ایچ ایم روڈ کراس، چرچ اسٹریٹ
لنگراج پورم، بنگلور، کرناٹک، انڈیا 084 560 فون: 080-5489093

Md. Ashraf, Off No.281, E' Block,
B.D.A.Layout, H.M.Road Cross, Church Street, Lingarajpuram,
Bangalore-560 084 Karnataka, India, Phone: 080-5489093

زوجین کو اولاد کی خواہش

اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ کہ اولاد تو ہوئی مگر لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوئیں مگر لڑکا پیدا نہ ہوا۔ حالانکہ لڑکے کی چاہت شوہر سے زیادہ بیوی کو ہوتی ہے کہ کسی طرح لڑکا پیدا ہو جائے اور اس کے لئے ہزاروں بے کار حرکتیں کی جاتی ہیں۔ جھاڑ پھونک ٹونے ٹوٹکے، تعویذ گنڈے، نقش پلیتے کئے کرائے جاتے ہیں۔ لیکن قدرتی اسباب جو مسبب الاسباب سے سبب کے طور پر لڑکا پیدا ہونے کے لئے اختیار کئے جاتے ہیں ان اسباب سے ایسے غافل وجاہل رہتے ہیں کہ ان کو کرنے کا پتہ وخیال تک بھی نہیں اور نہ کوئی عامل کامل اس کو بتاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی توفیق سے چند امور پیش کرتے ہیں۔ ان امور پر لڑکے کی خواہش مند عمل کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی برابر مانگتے رہیں۔ حالانکہ خود رب کائنات نے اپنی پاکیزہ کتاب میں ارشاد فرمایا کہ آسمانوں وزمینوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور جو وہ چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے لڑکے بھی دیتا ہے اور لڑکیاں بھی اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد بنا دیتا ہے۔ پس آپ اسباب اختیار کریں دکوشش کریں اور مانگتے رہیں یعنی دعاء کریں یہ مجرب ہے۔

لڑکا پیدا ہونے کے حالات واوقات

مرد عورت کا بغل گیر ہونا جو نفس کی لذت کے لئے ہوتا ہے عام طور پر امید کے خلاف نتیجہ نکلتا ہے اگر یہی عمل نہایت غور وشعور اور وقفہ کے بعد اختیار کیا جائے تو اولاد والدین کی منشا کے مطابق قادر مطلق کی توفیق ونوازش سے پیدا ہوتی ہے اس کے کچھ قواعد لکھے جاتے ہیں جن کی پابندی اختیار کرنے سے لذت حاصل ہونے میں بھی فرق نہیں آئے گا اور امید ہے کہ آپ کی امید بھی پوری ہوگی ان اسباب کو اختیار کریں، انشاء اللہ آپ کی مرادیں برآ ہوں گی۔

لڑکا پیدا ہونے کے اسباب

لڑکا پیدا ہونے کا ایک ضروری عمل یہ ہے کہ جب تک صحیح معنوں میں رغبت اور غلبہ مباشرت کامل نہ ہو مباشرت نہ کرنی چاہئے۔ جب جذبات اصلی ابھریں تو تب ہی مباشرت اختیار کریں، لڑکا پیدا ہونے کے لئے یہ عمل نہایت ضروری اور مفید ومجرب ہے اور اللہ سے مانگتے ہوئے ضرور سمجھنا چاہئے کہ اس عمل سے لڑکا پیدا ہوا اور ہمیشہ اسی عمل پر کاربند رہیں۔

مباشرت کا بہترین وقت

مباشرت کے لئے رات کا وقت بہترین وقت ہے اس بہترین وقت کا لحاظ رکھنا چاہئے اور دن بھی مصروفیت سے رات کو جاگنے میں خلل واقع نہ ہو، اس کے لئے ضروری ہے کہ دن میں تھوڑا بہت آرام ونیند کرلیں اس کے باوجود بھی رات کے اول حصہ میں آرام کرلیا جائے اور رات کے آخیر حصہ میں مشغول مباشرت ہوں۔

یہ لڑکا پیدا ہونے کا ایک سبب ہے

جیسا کہ ہم نے اوپر بتایا ہے کہ سبب اختیار کرنا انسان کا کام ہے انہیں سببوں میں سے ایک سبب یہ ہے کہ مہینہ میں ایک خاص وقت ایسا بھی آتا ہے جس کا عورتوں کو ضرور خیال رکھنا چاہئے وہ وقت عورتوں کے لئے ایسا ہے جیسے جانوروں میں اس کی مادائوں میں حرارت کا زمانہ ہوتا ہے۔ حیض سے فارغ ہونے کے بعد رغبت زیادہ ہوتی ہے، کچھ عورتوں کو یہ خواہش پورے ماہ بھی رہتی ہے، ایسی عورتوں کو حمل اولاد نرینہ کا جلد ٹھہر جاتا ہے۔ عورتوں کو یہ خواہش حیض کے بعد فوری طور پر رہتی ہے پھر ایک ہفتہ کے بعد اس کا اثر نہیں رہتا، حیض سے فارغ ہونے کے بعد جس قدر جلدی حمل ٹھہرے گا اسی قدر قوی امید ہے کہ لڑکا پیدا ہوگا اور اگر زیادہ تاخیر سے حمل ٹھہرے گا تو مؤنث لڑکی کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

لیکن اس کے خلاف بھی ہو سکتا ہے اور ہوا ہے، مگر کم کہ چند واقعات واقع ہوتے ہیں کہ حیض کے بیس دن گزر جانے کے بعد مباشرت سے لڑکے کا بھی حمل ٹھہرا ہے۔ غرض اس سلسلہ میں

عورتوں کی مختلف حالت ہیں اس تمام تفصیل کے لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر وہ عورت جو لڑکوں کی ماں بننا چاہتی ہے اس کو چاہئے کہ ایک دو مہینے اپنے مزاج کی کیفیت وحالت کا غور سے خیال کرے اور جانے کہ حیض کے دنوں کے بعد کس وقت قدرتی خواہش کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے پس اس وقت کا دھیان میں رکھ کر عمل کیا جائے۔

لڑکیوں کے پیدا ہونے کا سبب

لڑکیوں کے پیدا ہونے کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب یہ ہے کہ زبردستی بار بار مباشرت کی جائے، خاص طور پر جبکہ شوہر کی رغبت ہو اور بیوی کی خواہش نہ ہو۔

ہر شوہر کو یہ سبق سمجھ لینا چاہئے

بعض طاقتور شوہر کی وجہ سے عورت کو فعل مباشرت پر مجبور ہونا پڑتا ہے، اور عورتیں یہ خیال کرتی ہیں کہ ہم شوہروں کی نظروں میں اطاعت گزار فرمانبردار رہیں اور شوہر ہمارے منع کرنے کی وجہ سے دوسری جگہ منہ کالا نہ کریں، یعنی زنانہ کریں ایسی عورتیں صحت کے اعتبار سے برباد ہو جاتی ہیں اور اولاد جننے کا مادہ کم ہو جاتا ہے اور استقرار حمل بھی نہیں رہتا ہے۔

جو شوہر اپنے مزے کی خاطر بیوی کی صحت خراب کرتا ہے وہ ایک جانور سے بھی کم عقل ہے اس لئے کہ ہر جانور اپنی مادہ کو جبکہ وہ ملنے پر رضامند نہ ہو مجبور نہیں کرتا، سب جانتے ہیں کہ جانوروں میں گائے، بھینس، بکری، گھوڑی وغیرہ یعنی مادہ جانور مہینہ میں ایک مرتبہ جفتی کرے تو حمل قرار پاتا ہے۔ بہت سے لوگ ہر روز مباشرت کرتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔ مرد کی منی کا کیڑا جب عورت کے بیضہ کے ساتھ ملتا ہے تب ہی استقرار حمل ہوتا ہے ایسا نہ ہو تو ہرگز حمل نہیں ٹھہرتا اور وہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ ایک ساتھ دونوں طرف سے منی خارج ہو۔

ان ایام میں مباشرت لڑکے کے لئے مناسب ہے

مادہ جنین ہر ماہ میں ایک مرتبہ ہی تین چار روز ماہواری آنے سے پہلے اور اور تین چار روز

ماہواری کے بعد جاری ہوتا ہے، جن دنوں میں وہ خارج ہوتا ہے تو عورت کو مباشرت کی چاہت بہت ہوتی ہے۔ شوہر کو ان ایام میں ضرور مباشرت کرنی چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ ان دنوں میں ضرور روز مباشرت کریں۔ اللہ القوی العزیز قوت وطاقت دے تو ان دنوں میں مباشرت کرنے سے وہ رغبت کا دن بھی معلوم ہو جائے گا۔

لڑکا پیدا ہونے کے لئے یہ تجربات ہیں

لڑکا اور لڑکی پیدا ہونے کے لئے منی کی قوت جانی جاتی ہے کہ اگر شوہر کی منی عورت کی منی پر قوت رکھتی ہے تو لڑکا ہوگا اور عورت کی منی غلبہ رکھے تو لڑکی کا حمل قائم ہوتا ہے۔

اکثر لڑکے کی پیدائش عورت کے رحم کی داہنی طرف ہوتی ہے اور لڑکی کی بائیں طرف ہوتی ہے اس کے برخلاف بھی ہوسکتا ہے مگر بہت کم۔

بعض حکماء کرام نے یہ بھی فرمایا کہ مرد عورت میں سے جس کی منی رحم میں پہلے پہنچے گی کہ اگر مرد کی منی عورت کی منی سے پہلے پہنچے گی تو لڑکا اور اگر عورت کی منی پہلے پہنچی مرد کی منی بعد کو تو لڑکی ہوگی۔

اور اگر مرد عورت میں سے جس کی منی قلیل ورقیق ہوگی یعنی تھوڑی اور پتلی چاہے بعد کو چاہے پہلے پہنچے تو نر و مادہ کا یہیں سے فرق ہو جائے گا۔ جب عورت حیض سے فارغ ہو جائے اسی روز مباشرت کرے تو لڑکے کا حمل ٹھہرتا ہے اور اگر دوسرے دن مباشرت کرے تو لڑکی کا حمل ٹھہرتا ہے۔ اور تیسرے دن مباشرت کرے تو لڑکا۔ اسی طرح چوتھے دن لڑکی، پانچویں دن لڑکا، یعنی اگر طاق دنوں میں مباشرت سے لڑکے کا حمل ٹھہرتا ہے اور جفت دنوں میں مباشرت سے لڑکی کا حمل ٹھہرتا ہے طاق اور جفت کا حساب عورت کے حیض کے پاک ہونے کے دن سے لگے گا۔

ان تدبیروں کے ساتھ ساتھ کچھ دوائیں بھی استعمال کی جاتی ہیں کہ اگر ان کو اختیار کیا جائے تو انشاء اللہ المصور لڑکے کا حمل قرار پائے اولاد نرینہ کے خواہش منداس دوا کو استعمال کرنے کے لئے خط وکتابت کر سکتے ہیں یا ملاقات، پتہ یہ ہے:

مفتی محمد اشرف، آفس نمبر 281
ای بلاک، بی ڈی اے لے آؤٹ، ایچ ایم روڈ کراس، چرچ اسٹریٹ
لنگراج پورم، بنگلور، کرناٹک، انڈیا 084 560 فون: 080-5489093

Md. Ashraf, Off No.281, E' Block,
B.D.A.Layout, H.M.Road Cross, Church Street, Lingarajpuram,
Bangalore-560 084 Karnataka, India, Phone: 080-5489093

انسان سبب اختیار کر کے اچھی اولاد پیدا کرسکتا ہے

ہم نے یہ بات مختلف مقامات پر اپنی کتاب "پوشیدہ راز" میں بھی کہی اور پیچھے بھی عرض کی ہے کہ آدمی کا عقیدہ صحیح ہو کہ یہ دنیا دار الاسباب ہے۔ اللہ مسبب الاسباب انسان مسعی الاسباب ہے انسان اگر چاہے تو مسبب الاسباب سے رجوع ہو کر سبب اختیار کر کے اچھی اولاد پیدا کرسکتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو مکمل اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو انسان کے سبب کو جاندار بنا کر نواز دے۔

سب کچھ اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ وحکمت بالغہ پر منحصر ہے جیسا کہ ہم نے تحریر کیا ہے، اللہ تعالیٰ غلط عقیدوں سے حفاظت فرمائے، مطالعہ فرمائیں۔ حضرت امام فاضل نجم الدین حنفی خوارزمی کی صاحبزادی کے ایک ایسا بچہ پیدا ہوا کہ سر اس کا مثل آدمی کے تھا اور باقی بدن سانپ کی طرح وہ بچہ ماں کا دودھ پی کر حوض میں بیٹھ جاتا کچھ وقت اسی طرح گزرا، اس کے بعد حضرت مفتی وقاضی وقت نے اس کے قتل ہونے کا فتویٰ دیا، بہر حال اس کو قتل کر ڈالا جب اس بچہ کے بارے میں معلوم کیا گیا تو ماں نے سانپ کا خوف بوقت انزال ہونا بیان کیا اس کے علاوہ دوسری وجہ نہ بتائی۔ اس واقعہ کو سامنے رکھ کر ہر انسان عبرت وسبق حاصل کرے اور انزال کے وقت اچھا تصور لا کر اولاد کے اچھا ہونے کا خیال لائے۔

دوسرا عجیب واقعہ

ایک اونچے درجہ کی عورت اپنے محل میں شان وشوکت کیساتھ بیٹھ کر اپنے پاؤں میں سوئی (کپڑے سینے کی سلائی) اور روشنائی سے کچھ نقش ونگار گود کر لکھ رہی تھی اس خاتون عورت کے شوہر

نے دیکھا اور ہنس کر پوچھا یہ کیا بے کار کی زحمت تکلیفیں اٹھا رہی ہو، بیوی نے جواب دیا یہ اس لئے تا کہ میرے پیدا ہونے والی اولاد کے بھی یہی نشان نکل آویں، اور میری اولاد کے پاس میری نشانی رہے، کچھ عرصہ کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا اس کے پاؤں میں بھی نشان موجود تھا۔ یہ لڑکے تھے حضرت محمد جلال الدین اکبر بادشاہ غازی اور وہ خاتون ان کی والدہ محترمہ تھیں۔ یہ بھی ایک سبق آموز واقعہ ہے اس سے سبق حاصل کر لینا چاہئے۔

تیسرا عجیب واقعہ

ایک خاتون تصویر دار کپڑے پہن کر روزگار کاروبار کیا کرتی تھیں اس کو بار بار حساب وکتاب کرنے کا اتفاق ہوتا تھا۔ اس خاتون کی بھی یہی چاہت تھی کہ میری اولاد حساب وکتاب میں ایک اونچا مقام رکھے، کچھ عرصہ کے بعد اس کے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام زیرا گولبرن تھا جو حساب میں بہت اونچا گزرا ہے تمام علم ریاضی رکھنے والے ان سے واقف ہیں۔

چوتھا عجیب واقعہ

ایک عورت کے بالکل کالا سیاہ لڑکا پیدا ہوا اس کے شوہر کو اپنی بیوی سے بدگمانی پیدا ہوئی اور عدالت تک جانے کی نوبت آ گئی۔

عدالت نے کچھ حکیموں کو بلایا اور حکیموں سے اس بارے میں تحقیق لیں۔ تحقیق سے عورت کا قصور ثابت نہیں ہوا پھر مزید تحقیق وتفتیش کی گئی تو پتہ چلا کہ بیڈروم (سونے وآرام کے کمرے میں) میں ایک حبشی سیاہ فام شخص کی تصویر لگی ہوئی تھی جس کو اکثر دیکھنے سے ایسا بچہ پیدا ہوا جو مثل حبشی کے تھا۔

اہل قلم نے اس اصول کو مانا ہے کہ حمل کے شروع دنوں میں یا پہلے جس طرح کا اثر ماں کے ذریعہ بچہ پر ڈال سکتے ہیں وہ پڑتا ہے خواہ وہ اثر جسمانی ہو یا اخلاقی یا روحانی۔

پانچواں عجیب واقعہ

یونان کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ جو انتہائی کالا کلوٹا اور بری عورت کا تھا اس بادشاہ کی

چاہت تھی کہ میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہو جو شکل وصورت کا خوبصورت ہو۔اس مقصد کے لئے اس نے حکیم جالینوس سے جو اس زمانہ کا سب سے بڑا نامور حکیم تھا،عرض کیا تو حکیم جالینوس نے مشورہ دیا کہ تین اچھی تصویریں بنائی جائیں،اور گھر میں تین جانب رکھدی جائیں اور بیوی کو کہو کہ وہ ان تصویروں کو دیکھا کرے،اس بادشاہ نے حکیم صاحب کے کہنے کے مطابق عمل کیا،پھر اس بادشاہ کے یہاں انتہائی خوبصورت لڑکا پیدا ہوا۔

اس واقعہ میں تصویر لگانے کا ذکر ہے،مگر حدیث شریف میں آتا ہے کہ جس جگہ جاندار کی تصویر فوٹو ہوتا ہے اس جگہ اللہ کی رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے،اس لئے میں محمد اشرف امروہوی مشورہ دیتا ہوں کہ مباشرت کے وقت اچھی صورت وسیرت کا خیال وتصور باندھا کریں تاکہ اولاد بھی اچھی سیرت وصورت کی پیدا ہو۔

چھٹا مفید واقعہ

علامہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کے والدین بوقت انزال اچھی شکل وصورت وسیرت کا تصور کرتے حالانکہ وہ خود خوبصورت نہ تھے جس کا نتیجہ یہ نکلا امام فخر الدین رازی اچھی شکل وصورت کے پیدا ہوئے لوگ بھی حیران ہوئے اور تعجب کیا کہ اور نہایت خوبصورت پیدا ہوا لوگ والدین کے حسن وجمال کے تصور سے بے خبر تھے،اے اللہ تیری شان عجیب تر تیری قدرت عظیم تر۔

یہ ہر زوجین کی خواہش ہوتی ہے

ہر وہ انسان جو اولاد والا بننا چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کو اولاد عنایت کرے وہ ضرور اس بات کے آرزومند ہوتے ہیں کہ اس کی اولاد نیک ہو بری نہ ہو،عقلمند ہو بے عقل نہ ہو،تندرست ہو بیمار نہ ہو،ہنس مکھ ہو،ترش رو نہ ہو،خوبصورت ہو،بدصورت نہ ہو،چست ہو مست نہ ہو،چالاک ہو بدھو نہ ہو،طاقت ور ہو کمزور نہ ہو،فرمانبردار ہو نافرمان نہ ہو۔فیاض ہو بخیل نہ ہو،بااخلاق ہو بداخلاق نہ ہو،باادب ہو بے ادب نہ ہو،سچی ہو جھوٹی نہ ہو،لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ صاحب اولاد ہونے کے باوجود اپنی اولاد کو ایسا بنانے کی کوشش کرتے ہیں؟ جیسا کہ وہ ان کے بننے

کی آرزو کرتے ہیں لیکن جاہل وغافل ہونے کی وجہ سے ان چیزوں پر کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

یہ سوچنے وعمل کرنے کی بات ہے

آج وہ زمانہ ہے کہ تہذیب خیال کئے جانے والے ملکوں میں جانوروں کی نسل کو ترقی دینے اور کوشش کرکے عمدہ پھل وپھول پیدا کرنے کے صلہ میں انعام دیا جاتا ہے۔پودوں،درختوں وجانوروں کی حالت میں ترمیم وتبدیلی کرکے واصلاح پیدا کرکے بڑی بڑی نمائش وجلسے کئے جاتے ہیں تو کیا انسان کے بچہ کی حالت کی اصلاح کے لئے جس کو اشرف المخلوقات ہونے کا فخر حاصل ہے وہ کچھ بھی نہ کرے لہذا ضروری ہے حمل ٹھہرنے کے وقت سے ہی کہ اسی وقت سے بچہ کی فطرت کی بنیاد پڑتی ہے اور اس بچہ کی طبیعت وخصلت وشکل وصورت پر اثرات پڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔

انداز زندگی کیا ہو؟

جو لوگ صحت کی حفاظت کے اصول کی پابندی کرتے ہیں کہ کھانے پینے میں اعتدال ہو،محنت وآرام میں وقت کی پابندی ہو،صفائی وستھرائی میں بدن وروح کی پاکیزگی کا خیال رکھیں تو ان کی اولاد تندرست وحسین جمیل پیدا ہوتی ہے۔

شادی کہاں کریں؟

شادی کہاں کریں؟ اس کا پورا جواب تفصیل سے ”پوشیدہ راز“ کتاب میں لکھدیا ہوں چونکہ یہ بات بہت اہم ہے،مختصر الفاظ میں اشارہ کرتا ہوں کہ زوجین مختلف مزاج کے ہوں اور نہایت لیاقت مند ہوں اور مختلف قوم مختلف نسل کے ہوں تو ان سے اولاد زیادہ لائق پیدا ہوتی ہے برخلاف نزدیکی رشتہ داری کے قریبی رشتہ داری سے اولاد عام طور پر اچھی صحت مند پیدا نہیں ہوتی۔

عیاشی پن اچھا نہیں ہے

جو لوگ عیاشی اور بے اعتدالی کی زندگی اختیار کرتے ہیں ان کی اولاد پیدا ہی نہیں ہوتی اور اگر

ہوتی بھی ہے تو خوبصورت لیاقت مند پیدا نہیں ہوتی اور خوبصورت لیاقت مند پیدا ہونے کے لئے زندگی کو اعتدال کے ساتھ اختیار کرنا چاہئے جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا کہ عیش پرستوں کے یہاں لڑکیاں زیادہ پیدا ہوتی ہیں، یہ صحیح تجربہ کی بات ہے کہ عیش پرست لوگ لڑکوں کی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔

مباشرت کے وقت کی حالت

مباشرت اس وقت کرنی چاہئے جب دل ودماغ سکون وراحت سے ہوں اور کوئی بڑا صدمہ روح یا بدن میں ایذا رساں نہ ہو تو ایسی حالت کی مباشرت سے جو حمل ٹھہرے گا اس کا نتیجہ بہت عمدہ ہوگا اور اگر خوف ووحشت ومایوسی رنج وغم سوار ہونے کے وقت کی مباشرت سے نتیجہ بھیانک وخوفناک ہوگا اور مباشرت کی حالت میں زوجین تندرست نہ ہو تو اولاد کی صحت خراب ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

اس بات کا خیال رکھنا چاہئے

جو لوگ راتوں کو جاگنے کے عادی ہیں، ٹی وی وغیرہ کے مناظر دیکھتے یا دوستوں کی محفل میں راتوں کو بہت دیر تک بیٹھے رہتے ہیں اور نیند وتھکن سے مباشرت کرتے ہیں تو ان کی اولاد کمزور بدن اور کم عقل پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح شراب پینے والے اور نشہ کرنے والے کی نشہ کے وقت کی مباشرت سے پیدا ہونے والی اولاد بے عقل دیوانی یا مرگی (فٹس) کی بیماری میں گرفتار ہونے والی پیدا ہوتی ہے اس کے برخلاف روح میں تروتازگی پیدا کرنے کے مقام پر یا چمن، دل بہار مقام پر مباشرت سے جو اولاد ہوتی ہے وہ حسین وجمیل پیدا ہوتی ہے۔

خوبصورت اولاد پیدا ہونے کا سبق

حاملہ عورت کو ضروری ہے کہ وہ شروع حمل سے ہی کسی حسین وجمیل شخص کی تصویر (

خوبصورت چہرہ) اپنے قریب رکھے کہ وہ حسین وجمیل بھی ہو اچھی سیرت وہوشیار، عقل مند بھی ہو، مباشرت کے وقت خاص طور پر انزال کے وقت اس کا خیال وتصور کرے اس کی مناسبت سے اس کی دلربائی پر اس کی فراست پر برابر خیال جماتی رہے اور اس کا تصور کرتے کرتے ایسا نقش جمالے کہ گویا وہ اس کے بدن کا ایک حصہ بن گیا ہے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ باغ امید (بچہ جو پیٹ میں) ہے ایسا ہی پیدا ہوگا۔

ضروری مسئلہ کسی جاندار کی تصویر لینا، بنانا، رکھنا، شریعت اسلام میں منع ہے اور اس مسئلہ کی وضاحت اپنے علماء کرام سے معلوم کریں کہ صرف چہرہ کا فوٹو لینا کیسا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

انتہائی مفید سبق

اگر اولاد کو حکیم (ڈاکٹر، عالم فاضل وغیرہ بنانا ہو تو عورت کو حمل کے شروع ایام میں ہی دن رات اسی طرح کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے، جس نظریات کا خیال ہے اور اپنی پوری توجہ اسی طرف پھیر دے اور بھی باتوں کو خوب سمجھو مثلاً اگر بچہ کو حساب داں بنانا ہے تو حمل کے زمانے میں ولادت تک حساب وکتاب کا مشغلہ رکھیں۔

اگر بچہ کو ولی صفت بنانا ہے تو حرام اشیاء سے بالکل پرہیز کریں، قرآن مجید کی تلاوت زیادہ کریں، اور حاملہ عورت اکثر باوضو رہے، سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسیرت وصحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین پر گہرا مطالعہ کریں، بزرگان دین اولیاء اللہ کی زندگی اور ان کے تقوے کو مطالعہ میں لائیں۔ دل کو ہر قسم کی کدورت سے پاک رکھیں، سنتوں کی پابندی سے بھرپور اہتمام ہو تو ضرور اللہ تعالیٰ ایسی عورت کی گود سے ولی صفت پیدا فرمائے گا۔ اور اگر اپنی اولاد کو بہادر بنانا ہے تو نبیوں ورسولوں وصحابہ کرام وولیوں وبہادروں کی بہادری وبے باکی کا مطالعہ کرے آپ کا بیٹا بھی مجاہد وبہادر بنے گا۔ اگر اپنی جیسی اولاد ہونے کی تمنا ہے تو حاملہ عورت اپنی صورت روزانہ سو کر اٹھنے کے بعد شیشہ وآئینہ میں دیکھا کرے۔

مزید کچھ تفصیل ''پوشیدہ راز'' میں مطالعہ کریں فقط والسلام از: حکیم مفتی محمد اشرف امروہوی

جادو کی وجہ سے اولاد سے محرومی

بعض لوگوں کو اولاد سے محرومی سحر (جادو) کی وجہ سے ہوتی ہے یعنی کوکھ بند ہوا دی جاتی ہے جس کی وجہ سے حمل نہیں ٹھہرتا ہے حالانکہ تندرستی کے اعتبار سے زوجین بالکل صحیح ہوتے ہیں اور ایسی حالت میں کوئی ڈاکٹری و حکیمی علاج بھی کارگر نہیں ہوتا کہ دوا کے ذریعہ بندش ختم ہو اور یہ کوکھ بندی کئی طرح کی ہوتی ہے، جس کی مختلف علامتیں ہیں، مثلاً ایک علامت ہوتی ہے کہ شوہر کی منی عورت کو چھونے سے پہلے ہی نکل جاتی ہے یا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شوہر کو مباشرت کے وقت عورت کا دبدبہ و رعب چڑھ جاتا ہے یا آلہ تناسل میں انتشار ہی پیدا نہیں ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ

اس لئے اس کا علاج کسی اچھے عامل سے کرائیں جو کہ عقیدہ علم و عمل کا صحیح ہو۔ ضرورت پڑنے پر مجھ سے بھی رابطہ قائم کر سکتے ہیں، لیکن شوہر کا نام اس کی ماں کا نام، بیوی کا نام اس کی ماں کا نام، اور کتنے سال سے ہے لکھ کر روانہ کریں جوابی خط میں پتہ ہے:

Md. Ashraf, Off No.281, E' Block,
B.D.A.Layout, H.M.Road Cross, Church Street, Lingarajpuram,
Bangalore-560 084 Karnataka, India, Phone: 080-5489093

حاملہ عورت کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے

جب عورت کو حمل ٹھہر جائے اپنی حفاظت کیساتھ جنین کا بھرپور خیال رکھے، مثلاً حمل کی حالت میں زیادہ گرم اشیاء یا زیادہ ٹھنڈی چیزیں نہ کھائیں۔

تجربہ کار حکیم کامل کے منع کرنے پر روزے نہ رکھیں اگر وہ نقصان بتائے اور حمل کی حالت میں دیرہضم غذائیں کھانے سے اور قے کرنے سے اور جلاب لینے سے اور تیز رفتار چلنے سے بچے اور الٹا سونے سے اس لئے اس حرکت سے بچہ جنون یا مرگی والا پیدا ہوتا ہے۔ زیادہ سونے سے بچہ موٹا اور گونگا اور مرض جریان والا پیدا ہوتا ہے، اور بہت زیادہ کھٹا کھانے سے جزامی پیدا ہوتا ہے اور مستقل بہت زیادہ نمکین کھانے سے سر کی بیماری والا پیدا ہوتا ہے۔ برے کام کرنے سے برا،

اچھے کام کرنے سے اچھا پیدا ہوتا ہے۔

بہر حال حاملہ عورت کو ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔ شدت فعل مباشرت یعنی حرکت کی زیادتی سے، وزن اٹھانے سے رنج و غم و غصہ نہ کرے، استنجاء (بیت الخلاء) کی حاجت روکنے سے اور حاملہ عورت کو جن دنوں میں حیض آتا تھا ان دنوں میں بہت احتیاط رکھنی چاہئے اگر ان دنوں میں بے اعتدالی کی تو حمل گرنے کا سخت اندیشہ ہے۔ حاملہ عورت کو زود ہضم اور مقوی کھانا کھانا چاہئے، اور حالت حمل میں چنے، تل، تخم کرفس وحشتناک آواز سے اور بو سونگھنے سے اور جو چیزیں جنین کو حرکت میں لاویں ان سے بچنا چاہئے اور کسی بیمار کی کراہٹ اور روح نکلنے کی حالت کو نہ دیکھے، وحشت پیدا کرنے والی تصویروں سے دور رہے گندی ہواؤں سے بچے، قبض نہ ہونے دے، اگر قبض ہو جائے تو تیز اثر دوا استعمال نہ کرے بلکہ دودھ میں شیریں بادام کا تیل دس ماشہ ڈال کر پیوے یا گلقند استعمال کرے۔ زیادہ تفصیل اس کتاب میں نہیں لکھ سکتے، کسی حکیم کے مشورے سے عمل کریں اور علاج کرائیں۔ بہت کم مضمون پر ختم کر کے اس کتاب کو پورا کرنے کا ارادہ ہے بالآخر نویں مہینہ میں

حاملہ کی غذا:

جب حاملہ کو نواں مہینہ شروع ہو جائے تو حاملہ ہر دن دس ماشہ روغن بادام شیریں، صبح کے وقت پی لیا کرے، چکنی روغنی غذائیں زیادہ کھائیں انشاء اللہ تعالیٰ ولادت بڑی آسانی ہوگی۔

ولادت کی آسانی کیلئے کامیاب عمل

ولادت کی آسانی کے لئے نایاب مفید عمل ہے کہ تھوڑے سے گڑ پر عم یتساء لون اور والسماء والطارق پوری سورت پڑھ کر دم کر کے حاملہ کو کھلا دیں آدھے گھنٹہ کے اندر اندر بچہ کی ولادت ہو جائے گی اور تکلیف نہ ہوگی۔

اگر اس سلسلہ میں مزید عملیات دیکھنا ہو تو ہماری کتاب ''پوشیدہ خزانے'' جو عملیات کی کتاب ہے، مطالعہ کر کے فیض اٹھائیں، کتاب دستیاب نہ ہونے پر مجھے اطلاع دیں۔

پوشیدہ خزانے: 40 روپئے اس کا ہدیہ ہے

جس عورت کے مشکل سے ولادت ہوتی ہو

بچے کی ولادت میں جس عورت کو بہت زیادہ دشواری ہوتی ہو اور درد ہوتے ہوں تو یہ گولی کھلائیں نہایت مجرب اور میری آزمائی ہوئی ہے اور انتہائی مفید ہے۔ زعفران چار ماشہ پیس کر گڑ میں ملا کر کھلا دیں اوپر سے گرم پانی یا دودھ پلا دیں اور اگر ہو سکے تو گولی کے اوپر مرغ کے گوشت کا شوربہ پلائیں تو بہت جلد ولادت ہو جاتی ہے۔

حمل سے روکنے کی تدبیریں و ترکیبیں

بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ مرد (شوہر) کو خواہش زیادہ ہے اور عورت کو کم یا عورت بیوی انتہائی ضعیف و نحیف ہے یا عورت کم عمر ہے یا اس کی جان کو خطرہ ہے اور اس بات کا خوف ہے کہ اگر مباشرت کروں گا تو حمل ٹھہرے گا اور جب حمل ٹھہر جائے گا تو عورت بیوی ہلاک ہو جائے گی۔ یا دودھ پیتا بچہ گود میں ہے اس حالت میں مباشرت کرنے سے حمل ٹھہر جائے گا اور جب حمل ٹھہر جائے گا تو دودھ خراب ہو جائے گا اور دودھ پیتے بچوں کی صحت خراب ہو جائے گی کیوں کہ حمل ٹھہرنے سے دودھ خراب ہو جاتا ہے تو بعض مرتبہ بچہ وہ دودھ پی کر مر جاتا ہے، اور شوہر مباشرت کرنے پر مجبور ہے تو شوہر کو چاہئے کہ اس طرح پر مباشرت کرے کہ حمل نہ ٹھہرے اور شہوت کی آگ ٹھنڈی پڑ جائے۔

حاملہ نہ ہونے کی ترکیبیں

وہ شکلیں وطریقے جس سے مباشرت کرنے سے عورت حاملہ نہیں ہوتی ہے مباشرت کے وقت عورت کو نہ بہت لپٹائے نہ چمٹائے نہ نقطہ بازی چھیڑ چھاڑ کرے تاکہ عورت کی طبیعت نہ چاہے نہ اس کی رانوں کو اونچا اٹھائے، انزال کے وقت جہاں تک ہو سکے آلہ تناسل کو باہر کی طرف نکلا ہوا اور اس بات کا بھی خیال رکھے کہ دونوں کا انزال ایک ساتھ نہ ہو اور انزال ہونے کے بعد جلدی الگ

ہو جانا چاہئے، عورت بھی جلدی کھڑی ہو جائے اور سات مرتبہ آگے کی جانب کودے اور چھینک ئے تاکہ منی باہر نکل جائے، ساڑھے سات تولہ عرق تلسی پی لیا کرے تو بھی حمل نہ ٹھہرے۔

بعض حکماء نے بیان کیا ہے کامنی کے پھول کو پانی میں گھوٹ کر ماہواری کے بعد پی جایا کرے تو حمل نہ ٹکے۔ اگر شوہر مباشرت سے پہلے آلہ تناسل پر نیم کا تیل لگایا کرے پھر مباشرت کرے تو حمل نہ ٹھہرے۔ اگر عورت آنکھ بند کر کے ارنڈ کا ایک دانہ حیض کے فارغ ہونے کے بعد کھائے تو حمل نہ ٹھہرے گا۔

نسبندی کرانے سے متعلق لب کشائی

نسبندی بایں معنی کرنا کہ افلاس وتنگدستی کا خوف رکھے کہ فاقہ کشی کا منہ دیکھنا پڑے گا اور راحت وآرام وعیش وعشرت میں فرق وکمی آجائے گی تو یہ حرام ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا کہ نحن نرزقکم و ایاھم۔ ایک دوسری جگہ ارشاد فرمایا نحن نرزقکم و ایاھم۔ مطلب یہ ہے کہ ہم تمہیں بھی اور تمہاری پیدا ہونے والی اولاد کو بھی رزق ہم دیں گے، بلکہ اللہ تعالیٰ کا جس طرح اللہ نام ہے اسی طرح اس کا نام رزاق بھی ہے یعنی رزق دینے والا۔ تو رزق دینے کی ذمہ داری تو خود اس نے لے لی ہے بلکہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد عالی ہے کہ تمام چوپائے جاندار جانوروں کو رزق دینے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ پر ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ میں تشریف لانے سے پہلے ہی اس کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ اس بنیاد پر نسبندی کرانا حمل ہونے سے رکوانا منع ہے۔ اسکے جزئیات کی تفصیل وتشریح اپنے علماء کرام ومفتیان عظام سے معلوم کریں۔ بس میں تو صرف اتنا عرض کروں گا کہ نسبندی کرا کر بچہ دانی نکلوا کر بہت سی مرتبہ ایسا بھی ہوا ہے اور ہوتا ہے کہ جو اولاد پیدا ہوئی تھی وہ مر گئی پھر اس عورت میں حمل ٹھہرنے کی صلاحیت نہیں رہی، یا بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا ہے اور ہو سکتا ہے کہ اس نسبندی کی ہوئی عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا اب اس عورت کو نکاح ثانی (دوسرے نکاح) کی محتاجگی واقع ہوئی اور دوسرا شوہر ان بچوں کو ساتھ میں لینے کو تیار نہیں ہے اب اس دوسرے شوہر کو اولاد کی ضرورت ہوتی ہے اس نے پہلے شوہر کی موجودگی میں نسبندی کرالی

ہے اولاد ہونے کی صلاحیت واستعداد اس میں باقی نہیں رہی اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی نظروں سے بھی گری اور اپنے دوسرے شوہر کی نظروں سے گری، اولاد سے بھی دور ہوئی، ان مواقع کو سامنے رکھتے ہوئے اور تفہیم کے پیش نظر غور کرنا چاہئے تاکہ رسوائی اور گناہ سے بچا جاسکے، حمل سے بچنے کے عارضی ووقتی اسباب اختیار کئے جاسکتے ہیں جن کی مختلف تدبیریں ہیں اور میں نے ان کو تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے بس اب میری ارحم الرحمین سے دعاء ہے کہ اللہ رزاق ہمیں اپنے وعدوں پر یقین کامل نصیب فرمائے، دونوں جہاں کی ذلت ورسوائی سے بچا کر امن وامان وسلامتی وسرخروئی عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

بار بار حمل گرنا

بعض عورتوں کو حمل گرنے کا سبب اثرات جناتی وشیطانی ہوتے ہیں اور وہ عورتیں مجبور وتنگ ہوکر غلط سلط الٹے قسم کے ٹونے ٹوٹکے کرتی وکراتی ہیں، بدعت وشرک کو اختیار کرلیتی ہیں اگر واقعی اثرات کی بنیاد پر حمل گرتا ہو تو اس کا علاج کرائیں، صحیح علاج نہ ہونے پر یا نہ کرسکنے پر مجھ سے تعلق قائم فرمائیں۔

ضروری نوٹ: خط وکتابت کرنے والے حضرات اپنا پتہ صاف پن کوڈ نمبروں کے ساتھ جوابی خط ڈالیں اور مجنونہ خاتون کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھکر روانہ کریں تاکہ علاج کرنے میں دشواری نہ ہو۔

حمل کس طرح ٹھہرتا ہے وجنین کی حالت

جب مرد عورت کو ایک ساتھ انزال ہوتا ہے تو حمل ٹھہر جاتا ہے اور دونوں کی منی مل کر ایک مزاج پیدا کرتی ہے پھر اس سے چار نقطے حیات کے مانند ظاہر ہوتے ہیں ایک دل کی جگہ، دوسرا دماغ کی جگہ، تیسرا جگر کی جگہ، اور چوتھا نقطہ ان تینوں کو گھیر لیتا ہے یہ شکل ایک ہفتہ میں تیار ہوتی ہے بات مختصر کرتا ہوں۔

اگر لڑکا ہے تو جلدی اور لڑکی ہو تو دیر میں پیدا ہوتی ہے، جنین (ماں کے پیٹ میں بچہ) بچے دانی میں دونوں زانوں پیٹ سے ملائے ہوئے بیٹھا رہتا ہے۔ داہنی ہتھیلی داہنے زانو بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر سر دونوں زانو پر رکھے ہوئے ہوتا ہے اس طرح کہ ناک دونوں زانوں کے درمیان ہوتی ہے اور پاؤں کی ایڑیاں کھڑی ہوتی ہیں، منہ ماں کے پیٹ کی طرف ہوتا ہے۔

ماں کے پیٹ کے اندر کے بچے کو جنین کہتے ہیں، عورت کی منی میں چھوٹے چھوٹے کیسہ ہوتے ہیں اور مرد کی منی میں چھوٹے چھوٹے کرم (کیڑے) ہوتے ہیں۔ یہ جب دونوں مل جاتے ہیں تو حمل ٹھہر جاتا ہے اور مرد کی منی کا کیڑا عورت کے کیسہ میں گھس جاتا ہے اور وہاں ہی غائب ہوکر اللہ تعالیٰ کی قدرت سے نطفہ قرار پاجاتا ہے اسی کو حمل ٹھہرنا کہتے ہیں، صحت کے صحیح ہونے کے ساتھ ساتھ اس میں جان پڑتی ہے اور بڑھتے بڑھتے آج کچھ کل کچھ ہوکر انسان کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ سبحان اللہ کیا خالق ذوالجلال کی شان قدرت ہے کہ ایک ناپاک قطرہ سے کیسی خوبصورت خوش شکل انسان کو عجیب خلقت سے پیدا فرمایا اور پھر خود ہی فرمایا لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم، ہم نے انسان کو بہترین سانچے میں پیدا کیا ہے، یعنی ڈھالا ہے۔

بے اختیار اس کا منہ چومنے کو دل چاہتا ہے، جس کو حضرت شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے خوب فرمایا ہے دہد نطفہ را صورت چوں پری کہ کرداست برآب صورت گری۔

منی یعنی تخم انسان کی پہچان

منی یعنی جس سے بچے پیدا ہوتے ہیں یا انسان کا بیج کہو تو اس منی کی پہچان یہ ہے کہ مرد کی منی گاڑھی لیسدار چپکتی ہوئی ہوتی ہے اور سفید رنگ کی ہوتی ہے اور چمکدار ہوتی ہے۔ اگر کسی کپڑے پر گرجائے تو مکھیاں اس پر بیٹھتی ہیں اور چاٹتی ہیں، منی کی بو چمبیلی کے زرد پھولوں کی سی آتی ہے۔ یہی منی کی پہچان ہے۔ اگر منی ایسی نہ ہو جیسے ہم نے اوپر علامات لکھی ہیں تو سمجھ لو کہ منی میں کمی ہے۔ پھر یہ مذکورہ علامات پیدا کرنے کے لئے علاج کرانا چاہئے۔ اور عورت کی منی پتلی ہوتی ہے گاڑھی

نہیں ہوتی، زردی مائل ہوتی ہے، سفیدی نہیں، یعنی عورت کی منی میں پتلا پن اور پیلا پن ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کی صفائی

بہت سے لوگ عورت کی منی کو مانتے ہی نہیں، حالانکہ سچ وحق بات یہ ہے کہ عورت کی منی بھی ہوتی ہے اور عورتوں کو بھی احتلام وانزال ہوتا ہے، اس انزال ہی کی وجہ سے انزال ہونے کے بعد مرد کی طرح عورت کے بھی جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ جس طرح مردوں کے خصیے ہوتے ہیں عورتوں کے بھی خصیے ہوتے ہیں اگر عورتوں کی منی نہ ہوتی تو عورتوں کے خصیوں کی پیدائش بے کار ہو جاتی، منی ہی کی وجہ سے اولاد کبھی باپ کی کبھی ماں کی شکل پر ہوتی ہے۔ قرآن کریم سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت نہیں ہو سکتا انسان کو پیدا کرنے والے اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا ، فلینظر الانسان مم خلق ، خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب و الترائب، انسان کو اس بات پر غور کرنا چاہئے یہ انسان ایک اچھلتے ہوئے پانی سے بنایا گیا ہے یعنی منی سے جو مرد کی پیٹھ سے اور عورت کے سینے سے نکلتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ باپ کا جو اعضا کمزور ہوتا ہے، بیٹے کا بھی اکثر وہی اعضاء کمزور ہوتا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ منی تمام اعضاء سے ٹپک کر آتی ہے۔

زوجین کی منی سے اولاد بنتی ہے

تجربہ کاروں کا کہنا ہے کہ منی کے کیڑے انزال ہونے کے کچھ دیر بعد تک زندہ رہتے ہیں خاص طور پر عورت کے اعضاء مخصوصہ کے اندر بہت دیر تک زندہ رہتے ہیں، مطلب یہ ہے کہ جب مرد کی منی کے کیڑے عورت کے کیسہ (بیضہ) سے مل جائیں گے تو حمل ٹھہر جائے گا۔

اگر عورت بے حیا ہو جائے

اگر عورت بے حیا ہو جائے یا خواہش کا بہت بھڑکاؤ ہو جائے اور شوہر کی طرف سے خواہش

پوری نہ ہونے کی وجہ سے ناراض رہتی ہو یا غلط نظر غیروں پر اٹھاتی ہو کہ فاحشہ بن جائے تو اس دوا سے خواہش کی آگ بجھائیں اور حیا کے پردہ میں چھپائیں، عزت کی حفاظت کریں و کروائیں، پھٹکری بریاں شدہ شربت مصری سے ہر روز پلایا کریں یا پھر مجھ سے ملاقات کریں یا خط و کتابت کریں مصنف کتاب ''تنہائی کے سبق'' حکیم مفتی محمد اشرف امروہوی، مقیم حال بنگلور -84 شہر، فون :080-5489093

چھاتی اور دودھ سے متعلق کچھ مفید معلومات

جب آدمی جوان ہوتا ہے تو چھاتیوں میں گرہ (گانٹھ) سی پڑ جاتی ہے، مردوں میں حرارت کی وجہ پگھل جاتی ہے، عورتوں میں حرارت کم ہونے کی وجہ سے اور حیض کی کثرت کی وجہ سے ابھر جاتی ہیں اور روز بروز ابھار ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ بچوں کے رزق کا چشمہ بن جاتی ہیں۔

ایک چھوٹا سا لطیفہ

کسی نے پوچھا اس میں (پستانوں میں) کیا ہے؟ تو جواب دینے والے نے جواب دیا غذائے طفل (بچہ) وشہوت کا مزہ۔

بہر حال دودھ اور منی اور خون یہ تینوں صورت میں الگ الگ ہیں مگر تینوں کی پیدائش کا سبب ایک ہے، اس لئے کہ دودھ اور منی حقیقت میں خون ہے مگر اپنی اپنی جگہ میں صورتیں بدل جاتی ہیں اس لئے اگر کسی مستورات کا دودھ کم ہو جائے جس کی وجہ سے بچہ بخوبی پرورش نہیں پاتا تو اس کی وجہ یہی ہے کہ بدن میں خون کم ہے یا عورت کو اچھی غذا نہیں مل رہی ہے یا حیض ونفاس زیادہ مقدار میں جاری رہتا ہے۔ یا عورت ہمیشہ غم و پریشانی میں مبتلا رہتی ہے۔ ان تمام اسباب کو دیکھ کر علاج کرنا اور کرانا چاہئے یا اسی طرح کسی عورت کے دودھ زیادہ ہو جانے سے بعض کو دودھ خود بخود بہنے لگتا ہے اور درد بھی ہوتا ہے خاص کر جب کہ حیض رکا ہوا ہو تو ان صورتوں میں پہلی صورت کے بالمقابل الٹے اسباب ہوتے ہیں، مثلاً خون کی زیادتی یا حیض ونفاس کا رک جانا وغیرہ ان کے اسباب پر غور کر کے علاج کیا جاتا ہے۔

حیض کے متعلق کچھ ضروری معلومات

جیسا کہ میں نے ذکر کیا کہ حیض (ماہواری) کے دنوں میں مباشرت کرنا ہر اعتبار سے انتہائی نقصان دہ ہے۔ شریعت اسلام میں حالت حیض میں مباشرت کرنے کو حرام کہا ہے۔ یہ حیض ایک قسم کا پتلا بہنے والا خون ہوتا ہے۔ حیض کے خون میں ایک قسم کی بو ہوتی ہے اور دوسرے خونوں کے مقابلہ میں اس کا وزن ہلکا ہوتا ہے۔ حیض کے خون کا رنگ کسی قدر لال سرخ ہوتا ہے اور صفراوی مزاج کی عورتوں کا گاڑھا اور کالا مائل ہوتا ہے، جب حیض پہلی مرتبہ آتا ہے تو چہرہ چاند کی طرح چمکیلا، بدن سڈول، آواز سریلی، چال میں کشش ہو جاتی ہے اور پستان بڑھنے لگتے ہیں۔

حیض کا خون عام طور پر بارہ سال کی عمر سے آنا شروع ہوتا ہے اور پینتالیس سال کی عمر تک آتا رہتا ہے اور کسی کسی عورت کو پچاس پچپن سال کی عمر تک بھی آجاتا ہے۔ جن دنوں عورت کو حیض کا خون باقاعدہ آتا ہے ان دنوں کے زمانے کو امید کا زمانہ کہتے ہیں یعنی ان دنوں میں حمل ٹھہرنے کی امید ہوتی ہے اور جب حیض آنا بند ہو جائے تو ان دونوں کو یاس (ناامیدی) کا زمانہ کہتے ہیں۔

باقاعدہ حیض آنا یہ عورت کی خوش قسمتی کی علامت ہے اور بے قاعدہ آنا یہ بدبختی اور بیماریوں و مصیبتوں کی علامت ہے۔ ان حیض کے دنوں میں مباشرت کرنے سے سخت پرہیز کرنا چاہئے ورنہ مباشرت کرنے سے عورت کو بھی مرد کو بھی شدید نقصان ہوتا ہے، حالت حیض والی عورت کو ہر قسم کی سردی سے بچنا ضروری ہے۔ یہاں تک کہ ٹھنڈے پانی میں ہاتھ منہ دھونا، بارش میں بھیگنا، گیلے کپڑے بدن پر رہنا اس سے آتا ہوا حیض کا خون بند ہو جاتا ہے اور بہت سی بیماریوں کے پیدا ہونے کا سبب ہوتا ہے اسی طرح حیض کے دنوں میں کھانے پینے میں بھی زیادہ ٹھنڈی اشیاء استعمال نہ کرے۔

حیض کے دنوں میں زیادہ دوڑ دھوپ، محنت کرنے، بوجھ اٹھانے سے بھی بچے، اسی طرح زیادہ گرم چیزیں کھانے سے بھی بچنا چاہئے جیسے زیادتی چائے کافی وغیرہ وغیرہ۔

ایک عام غلط فہمی

بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں اور غلط سمجھتے ہیں کہ یہ حیض (ماہواری) کا خون، بچہ دانی میں بچہ کی

غذا ہوتا ہے۔ یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ گندہ مادہ ہے طبیعت اس سے نفرت کرتی ہے بدن اس سے کراہت کرتا ہے یہ ایسا گھناؤنا ہے بیکار فضلہ کس طرح بچہ کی غذا ہو سکتا ہے جبکہ بچہ کا بدن بھی لطیف، مزاج بھی لطیف، اور بچہ بھی معصوم اور استعداد بھی ضعیف، کہاں یہ گندہ مادہ گھونٹنے والا اور کہاں یہ بچہ کی غذا؟

ایک سچ فہمی

حمل ٹھہرنے پر یہ حیض (ماہواری) کا خون باہر آنا رک جاتا ہے اور اس کے رک جانے میں یہ فائدہ ہے کہ اس فضلہ کی وجہ سے بچہ پھسل کر باہر آجاتا ہے۔ یہیں سے سمجھ لینا چاہئے کہ اگر یہ حیض کا خون بچہ کی غذا ہوتا ہے تو بچہ کی ولادت (پیدائش) کے وقت زیادہ مقدار میں کیوں آتا ہے؟

جنین (ماں کے پیٹ میں بچہ) کو غذا ملتی ہے ماں کے بہترین خون سے اور عمدہ خون سے اور جو غذا کے قابل نہیں ہوتا وہ خون، خون حیض بچے کے پیدا ہونے کے وقت نکل جاتا ہے جس کو نفاس کہتے ہیں۔ یہیں سے سمجھ لینا چاہئے کہ حیض کے خون کی تین قسمیں ہیں (۱) اس میں جو سب سے پاک فلٹر کیا ہوا ہوتا ہے وہ بچہ کی غذا کے کام آتا ہے (۲) وہ خون جو دودھ بننے کے لئے عورت کی چھاتیوں کی طرف چلا جاتا ہے (۳) وہ خون جو ولادت کے وقت تک بند رہتا ہے اور ولادت کے بعد نکلتا ہے جس کو نفاس کہتے ہیں۔

خاص ضروری مسئلہ یاد رکھیں

ہر اس عورت کو جس کو حیض کا خون آتا نہ ہو، حمل نہیں ٹھہر سکتا اور یہ حیض کم سے کم تین روز زیادہ سے زیادہ دس دن تک آتا ہے اور نفاس کے زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہیں، کم کی کوئی تعداد نہیں ہے۔ بچہ کے پیدا ہونے کے بعد جب یہ خون رک جائے، چاہے ایک دن میں یا ایک ہفتہ یا ایک ماہ میں یا چالیس روز میں رکے، جب آنا بند ہوا اسی دن سے غسل کر کے نماز پڑھنا ضروری ہے۔

ہمارے ہندوستان میں اکثر علاقہ میں اکثر مستورات اس مسئلہ کو بالکل نہیں جانتیں اور وہ چالیس دن

کے انتظار میں رہتی ہیں اور ان ناپاکی کے دنوں میں عورت نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزے رکھ سکتی ہے اور نہ ہی مباشرت کی جاسکتی ہے۔ چونکہ یہ کتاب مسائل کی نہیں ہے ان تمام مسائل کو علمائے کرام سے معلوم کریں اور اوپر جو مسئلہ میں نے ذکر کیا ہے اس کتاب کو پڑھنے اور سننے والے حضرات اپنی خواتین کو بتائیں اور وہ دوسروں کی رہنمائی کریں۔

اور یہ حیض ونفاس کے خون کا آنا بہت ضروری ہے اگر کسی عورت کو نہ آوے اس کو علاج کے لئے حکیم وطبیب سے رجوع ہونا چاہئے۔

آلہ تناسل کے متعلق کچھ خاص معلومات

آلہ تناسل کو عضو تناسل اور آلہ مردی اور قضیب وذکر بھی کہتے ہیں۔ لیکن ہم آلہ تناسل کو اختیار کرتے ہیں، جیسا کہ ''پوشیدہ راز'' کتاب میں بھی یہی استعمال کیا گیا ہے، یہ آلہ تناسل مرد کے اعضاؤں میں سے ایک عضو ہے اس کو عضو مخصوص بھی بولتے ہیں، مرد کے بالغ ہونے کے بعد اس کی قوت وانتشار کا ظہور مکمل ہوتا ہے۔ آلہ تناسل اور اس کے انتشار کا فائدہ یہ ہے کہ منی رحم میں پہنچتی ہے جس سے بچے پیدا ہوں اور پیشاب کو باہر نکالے۔ اس آلہ تناسل میں ہڈی نہیں ہوتی لیکن مثل ہڈی کے سخت ہو جاتا ہے۔ اس آلہ تناسل میں کچھ گوشت پوست، پٹھے، موٹی اور باریک رگیں ہوتی ہیں۔ اس آلہ تناسل کی جڑ میں ادھر ادھر دو رگیں ہیں جو پیڑو کی ہڈی سے جمی ہوئی ہیں، ایک انچ تک اوپر کو آئی ہوئی ہیں۔ جس وقت مرد کے دل میں عورت کی خواہش پیدا ہوتی ہے تو بڑی رگوں کی شاخوں سے جو پیٹ میں ہیں ان میں خون آتا ہے اور اس سے وہ تمام رگیں چوڑی ہو جاتی ہے اور دونوں رگیں پیڑو کے پاس کی دونوں طرف سے آلہ تناسل کو کھینچتی ہیں جس کی وجہ سے وہ سیدھا تن کر ٹیٹ کھڑا ہو جاتا ہے۔

آلہ تناسل سے متعلق مفید سبق

انسان کی غلط عادتوں کی وجہ سے اس آلہ تناسل پر صدمہ پڑتا ہے جس کی وجہ سے یہ آلہ تناسل

سے سوائے پیشاب کرنے کے کوئی فائدہ نہیں ہوتا تو اس غلط کاموں کی وجہ سے آلہ تناسل کی کمیں نقصانات کو دور کرنے کے لئے آلہ تناسل پر دوائیں لگانی پڑتی ہیں اور اسی سے متعلق دوائیں کھانی بھی پڑتی ہیں، کھانے والی دوائیں وغذائیں پیٹ کے اندر کی رگوں کو تندرست کرتی ہے اور لگانے کی دوائیں باہر اوپر سے سست رگوں کو چست اور مردہ رگوں کو زندگی بخشتی ہیں اسی وجہ سے ان رگوں پر دواؤں کی مالش کی جاتی ہے تاکہ رگیں خوب طاقت والی بنیں، اور اپنے کام کو اچھی طرح انجام دیں۔ اس آلہ تناسل کا گوشت انتہائی نازک ہوگا ہے اور اندرونی پردے میں بہت جوف دار پردے ہیں اس میں رگیں اسی وجہ سے چوڑی اور کشادہ ہیں کہ ان میں ریح وخون داخل ہو کر آلہ کو پھیلائیں تاکہ مباشرت کے وقت شرمگاہ کے اندر پھنسا ہوا رہے اور منی باہر نہ نکلے اگر کسی وجہ سے آلہ تناسل کو صدمہ ہوا یعنی غلط کاریوں سے آلہ تناسل پتلا ہو جائے تو نقصان یہ ہوگا کہ منی شرمگاہ سے باہر نکل جائے گی اور رحم میں داخل نہیں ہوتی جس سے کہ اولاد پیدا ہوتی ہے۔ آلہ تناسل بچھا ہوا اور کچا ہوا اس لئے رکھا گیا ہے کہ بیٹھنے کی حالت میں آلہ تناسل ڈھیلا ڈھالا اور نرم ہوتا ہے اور خواہش وجوش کے وقت موٹا اور سخت اور لمبا ہو جاتا ہے اس تن کر کھڑے ہوئے کو عربی میں انتشار کہتے ہیں ہم اس پوری کتاب میں ایسے موقعوں پر انتشار کا لفظ استعمال کریں گے یاد رکھیں۔

اس آلہ تناسل میں احساس بہت زیادہ ہے، جس سے مزا اور لذت بے پناہ ملتی ہے۔ خاص طور پر اسکے سر میں حس وحرکت کی زیادتی کی وجہ سے مباشرت کے وقت لذت زیادہ ملتی ہے۔ آلہ تناسل کے سر میں کوئی تیز دوا نہیں لگانی چاہئے کیونکہ اس کے منہ پر دوا لگانے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہے بلکہ نقصان ہوتا ہے کہ پھنسیاں نکل آتی ہیں اور بعض مرتبہ تیز دوا لگانے کی وجہ سے بے چینی میں مبتلا ہو کر آدمی بے ہوش بھی ہو جاتا ہے اور مرجانے کا بھی اندیشہ ہے، تیز اثر دوائیں آلہ تناسل کے سر پر نہ لگائیں ہاں ضرورت کے وقت آلہ تناسل پر دوا لگانا چاہئے وہ بھی حکیم وطبیب کے مشورہ واجازت سے۔

اگر آلہ تناسل پر پھنسیاں اور زخم نکلیں تو فکر نہ کریں، آلہ تناسل کے سکڑنے اور بیٹھے رہنے کے وقت اس کے اوپر کی کھال سمٹی ہوئی رہتی ہے، وہی زائد آگے کی کھال ختنہ میں کاٹی جاتی ہے۔

شریعت محمدی میں اس کام سے ... ہو جاتا ہے اور یہ ختنہ مسلمانوں کا شعار ہے۔ اس زائد
کھال کے اندر کچھ گندگی سے پیشاب کے قطروں کا اور رہ جانے کا اندیشہ رہتا ہے جس کی وجہ سے بے
ختنہ والے شخص کی پاکی کا اعتبار نہیں رہتا ہے اور ختنہ والے شخص سے حمل ٹھہرنے کا قوی امکان
ہوتا ہے اور بے ختنہ والے شخص کے ذریعہ حمل ٹھہرنے کا امکان کم ہوتا ہے کہ اس کی منی عورت
کے رحم میں آسانی سے داخل نہیں ہوتی ہے۔ یہ آلہ تناسل ایک راستہ ہے جس سے منی نکلتی ہے
جس کی پہچان تفصیل سے بیان کر دی ہے۔

آلہ تناسل سے متعلق مفید سبق

جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے کہ یہ آلہ تناسل مل کر بنا ہے کچھ گوشت پوست و پٹھوں سے اور
موٹی و باریک رگوں سے اور بگی ہوئے گوشت کے ٹکڑوں سے۔ اسی آلہ تناسل کی جڑ میں ادھر
ادھر دو رگیں ہیں پیڑوں کی ہڈی سے جدا ہوئی ایک انچ تک او   پر کو آئی ہوئی ہیں۔ جس وقت خواہش
پیدا ہوتی ہے اور مباشرت کرنے کو دل مائل ہوتا ہے تو بڑی رگوں کی شاخوں سے جو کہ پیٹ میں ہیں
وہ چوڑی ہو جاتی ہیں اور وہ دونوں رگیں پیڑو کے پاس کی دونوں طرف سے آلہ تناسل کو کھینچتی ہیں
جس سے وہ سیدھا کھڑا ہو جاتا ہے۔

آلہ تناسل لمبائی اور چوڑائی جب تک بڑھ سکتی ہے جب تک عمر بڑھنے کی ہو انسان کے بڑھنے
کا زمانہ تیس، پینتیس سال تک ہے اس سے زیادہ عمر والوں کا قد تو بڑھ سکتا ہے مگر آلہ تناسل نہیں
بڑھ سکتا، ہاں البتہ موٹا اور گول ہو سکتا ہے جس کے لئے بہت سے نسخے (فارمولے) ہیں۔ آلہ
تناسل کی لمبائی تین قسم کی ہیں نمبر (۱) چھ سات انگل۔ نمبر (۲) نو انگل۔ نمبر (۳) بارہ انگل۔
نمبر (۱) عام لوگوں کی ہوتی ہے۔ نمبر (۲) بہت بڑے کئے مضبوط طاقتور لوگوں کی ہوتی ہے۔ نمبر (۳)
یہ سائز والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں جو مرد قوی لمبا قد ہوتا ان کی لمبائی بارہ انگل کی مگر یہ اچھی
نہیں خراب ہوتی ہے۔ عورت بھی مرد کے سائز کی ہونی چاہئے اگر عورت چھوٹے قد کی ہو اور شوہر
بڑے قد کا تو عورت برداشت نہ کرے گی۔ ہندوستان میں مرد و عورت کی مطابقت 6-7/ انگل ہے

کسی شخص کو زیادہ لمبائی کی ہوس نہیں کرنی چاہئے۔ ہاں اگر 6-7/ انگل سے کم ہو تو علاج کرانا
ضروری ہے جس سے کہ لمبے اور موٹے ہوتے ہیں اور ایسی دواؤں کو استعمال کیا جا سکتا ہے اس سے
اس میں زیادتی ہو۔ چونکہ اس بیماری کی طرف عام توجہ ہے اس لئے تھوڑی سی تفصیل ذکر کر رہا ہوں
تا کہ اچھی طرح اطمینان ہو جائے۔ اگر واقعی یہ شکایت ہے تو ضرور اس کا علاج کرنا چاہئے۔ بڑی
کامیابی کے ساتھ اس کا علاج و حل موجود ہے۔ ضرورت پڑنے پر خدمت لی جا سکتی ہے۔ حکیم مفتی
محمد اشرف امروہوی،

اور سنو و پڑھو کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح جس آدمی کا بدن بنایا ہے ویسے
ہی اس کے رگ و پٹھے و بدن کے اعضاء بنائے ہیں
اور اسی طرح آلہ تناسل بنایا ہے کہ اکثر آدمیوں کا آلہ تناسل کی لمبائی 6-7/ انگل ہونی چاہئے
۔ اگر عورت بھی معمولی جسم کی ہے یا لمبے قد کی ہے تو ایسے مرد و عورت کی آپس میں خوب اچھی
طرح گزرے گی اور اولاد بھی اچھی پیدا ہوگی اور اگر مرد تو ہے 6-7/ انگل کی لمبائی کا اور عورت اتنی
کی، خوب ڈیل ڈول کی ہے تو آپس میں ہرگز نہ بنے گی چاہے مرد ملک کا وزیراعظم ہی کیوں نہ ہو
اور خوب عورت پر خرچ ہی کیوں نہ کرے۔ تب بھی آپس میں جوڑ نہ کھا کر ہی رہے گی اور اولاد سے
بھی محرومی ہو سکتی ہے تو ایسی عورت کے شوہر کو ضرور آلہ تناسل کے بڑھانے کا علاج کرنا چاہئے۔
جب مرد طاقتور ہو ایسے ہی عورت بھی طاقتور اور جوڑ کی ہو تو ان کا آپس میں خوب اچھی طرح
گزران گزرے گا اور عیش سے رہیں گے اور ایک بات اور یاد رکھیں جس عضو کا جو کام ہے اس کو وہی
کام کرنے سے طاقت و قوت ملتی ہے اور چھوڑ دینے سے لاغری و کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ اس کا مطلب
خوب ظاہر ہے یہ سبق ہے سمجھنے وا ل کے لئے۔

ایک سمجھنے کی بات مسئلہ کے ساتھ

جیسا کہ ہم نے پیچھے اور پہلے ذکر کیا ہے منی کے علامتوں کو۔ اب بتانا یہ ہے کہ منی نکلنے سے
غسل فرض ہو جاتا ہے، خواہ منی سوتے میں نکلے یا جاگتے میں۔ خواہ وہ منی خود نکلے یا کسی اور وجہ سے

تھوڑی ہو یا زیادہ، تمام حالتوں میں غسل کرنا فرض ہو جاتا ہے، چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔

انسان کے اس آلہ تناسل سے منی کے علاوہ دو قسم کے پانی اور نکلتے ہیں (۱) ودی، یہ بھی ایک قسم کا سفید پانی ہوتا ہے، انڈے کی سفیدی کی شکل پر جو پیشاب کے آگے پیچھے یا مل کر آتا ہے۔ اس سے غسل فرض نہیں ہوتا ہے۔ (۲) مذی یہ بھی ایک قسم کا پتلا پانی ہوتا ہے جو مباشرت کے خیال آنے یا عورت کے قریب بیٹھ کر یا مباشرت کا ذکر ہوتے وقت آلہ تناسل کے منہ پر نکل آتا ہے اس مذی کے نکلنے سے بھی غسل فرض نہیں ہوتا۔ باقی تفصیل منی، ودی، مذی کی حکیم صاحبان سے معلوم کریں اور ان کے احکام علمائے کرام سے معلوم کریں۔

خصیوں سے متعلق کچھ علم

خصیوں کا تعارف ہم اپنی کتاب ''پوشیدہ راز'' میں بیان کر چکے ہیں، مختصر ساذکر اس کتاب میں بھی کرتے ہیں تاکہ معلومات میں اضافہ ہو کر اسکی حقیقت اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔ خصیے جن کے فوطے بھی کہتے ہیں اور بیضے بھی بولتے ہیں۔ یہ خصیے ہر حیوان و انسان کے ہوتے ہیں اور یہ مال گدام کی حیثیت سے ہوتے ہیں، ان کا گوشت سفید ہوتا ہے، ان دو تھلیوں کے اندر بہت سی رگیں اور پٹھیں جھلی سے لپٹے ہوئے ہیں تمام بدن کے اعضاؤں میں سب سے زیادہ نازک ہوتے ہیں، ذرا سی چوٹ یہ برداشت نہیں کر سکتے، ان کا گوشت بھی سفید ہوتا ہے اسی وجہ سے منی بھی یہاں سفید ہو جاتی ہے، جس طرح عورت کی چھاتیوں میں چھاتیوں کے اثر سے دودھ سفید ہوتا ہے، منی خصیوں میں ہی سفید ہو کر جمع ہو جاتی ہے اور مباشرت کے وقت نکلتی ہے۔

خصیوں کے بال زیادہ ہونا منی کا جلن سے نکلنا منی کا رنگ پیلا ہونا، بڑے بڑے خصیے یعنی فوطے ہونا یہ علامات لڑکوں کے زیادہ پیدا ہونے کی ہوتی ہے، خصیوں کا ٹھنڈا رہنا اور لٹکتے ہوئے ہونا قوت مردانگی کم ہونے کی علامت ہے۔

امساک (رکاوٹ) پیدا کرنا

امساک کے متعلق لمبا مضمون ہم اپنی پہلی کتاب ''پوشیدہ راز'' میں تحریر کر چکے ہیں، لیکن

چونکہ یہ کتاب اپنی نوعیت کی ایک نئی کتاب ہے اور اس کا انداز ہی نرالا ہے اور یہ فضل رب تعالیٰ ہے اس لئے ہم اس کتاب کو بھی امساک کے مضمون سے محروم نہ کریں گے۔ عام طور پر امساک تین منٹ سے سات منٹ تک پایا جاتا ہے۔ حرکت کے ساتھ ساتھ سات منٹ سے زیادہ کی رپورٹ خبر اب تک لوگوں سے نہیں ملی اگر چہ اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے شہوت کی طاقت عورتوں پر سرعت کی وجہ سے مردوں کو ترجیح دی، لیکن مردوں کے سرعت انزال کا سبب باوجود زیادہ قوی ہونے کے یہ ہے کہ سرعت منی کی کثرت کی وجہ سے ہے۔ بہ نسبت عورتوں کے اور مردوں کی منی کا نزول کمر سے ہوتا ہے، مسافت قریب ہونے کی وجہ سے جلدی حرکت میں آکر جلدی منی نکل جاتی ہے، مرد کا دیر تک رکاؤ نہیں ہوتا، منی کے مقام کے قریب ہونے کی وجہ سے۔

اور یہ بات ضروری ہے کہ جتنی شہوت ولذت زیادہ ہوگی اسی قدر انزال بھی جلدی ہوگا، اور مزاج کی گرمی بھی انزال کے جلدی ہونے کا سبب ہے کہ مردوں کا مزاج گرم ہوتا ہے اور عورتوں کی منی چھاتیوں سے نکل کر آتی ہے اور یہ مقام دور ہے، اس دوری کی وجہ سے دیر سے ان کو مباشرت کی خواہش ہوتی ہے اور عورتوں میں منی بھی کم پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے دیر میں ان کو انزال ہوتا ہے اور عورتوں کے مزاج میں سردی بھی ہے اس وجہ سے دیر میں فارغ ہوتی ہیں۔ مزاج میں سردی ہونے کی وجہ سے اور مرد کا مزاج گرم ہونے کی وجہ سے مرد جلدی فارغ ہو جاتا ہے اور ابھار جوش بھی جلدی ہو جاتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ عورت کو مباشرت سے ایک ہی مرتبہ انزال ہوتا ہے اور مرد کو ایک ہی رات میں مباشرت سے ہر مرتبہ کی مباشرت سے انزال ہوتا ہے نہ کہ عورت کو کہ ہر مرتبہ کی مباشرت سے انزال نہیں ہوتا ہے اور اسی وجہ سے عورت کو مباشرت سے کمزوری کم ہوتی ہے اور مردوں کو منی زیادہ نکلنے اور ہر مرتبہ کی مباشرت میں انزال ہونے کی وجہ سے کمزوری زیادہ ہوتی ہے۔ پس یہیں سے سمجھ لینا چاہئے۔ مرد عورت کے انزال کا فرق اور خیال رکھنا چاہئے کہ مرد کے انزال کے ساتھ عورت کو انزال ہو جانے کا۔

منتقل ہونے سے بچی رہے۔ اسی وجہ سے عورت کو پہلے مساس کرے تاکہ شہوت سے مست ہو جائے اور بے تشکی میں کسی اشیاء کو استعمال کیا جائے یا آلہ تناسل پر لگانے والی دواؤں کو استعمال کر کے مباشرت کرنی چاہیے تاکہ مرد عورت دونوں کا ایک ساتھ انزال ہو اور شوہروں کو بیویوں کی نظروں میں حقیر و ذلیل ہو کر شرمندہ نہ ہونا پڑے اس لئے ایسی دواؤں کی ضرورت ضروری ہے جس سے کچھ امساک پیدا ہو اور ان ادویات میں افیون نشہ لانے والی چیزیں نہ ہوں۔

امساک کیسے پیدا ہوتا ہے؟

امساک یعنی رکاوٹ منی کے گاڑھا ہونے اور ٹھنڈا ہونے پر ہوتا ہے یا منی کے خشک ہونے پر۔ امساک کی مثال ایسی ہے جیسے سردی کے موسم میں پانی جم جاتا ہے اور خشک کی مثال ایسی ہے جیسے یخنی کے نیچے زیادہ آگ جلانے سے شوربا (گوشت کا پانی) خشک ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو امساک ہوتا ہو تو اسکو مزید امساک کی حرص (ہوس) نہیں کرنی چاہیے۔ اور جس کو امساک نہ ہوتا ہو تو ان کو امساک کی دوائیں استعمال کرنی چاہئیں امساک کی کچھ خاص و مخصوص دوائیں اور امساک کی خاص و مخصوص تدبیریں ہمارے پاس ہیں اور ان تدبیروں میں جڑی بوٹی درست کامیابی و کامرانی ہے کہ انہیں نہ لگانے کی ضرورت اور نہ کچھ کھانے کی ضرورت اور خوب امساک ہوتا ہے۔ لیکن ان دوائیوں کے ساتھ ساتھ تدبیروں کو اختیار کرنے سے پیٹ بھر کر امساک کیا جا سکتا ہے۔ فائدہ اٹھانے والے جو کہ حقیقی طور پر شدید ضرورت مند ہیں وہ مجھ سے ملیں یا لکھیں ہمارا پتہ یہ ہے:

Md. Ashraf, Off No.281, E' Block,
B.D.A.Layout, H.M.Road Cross, Church Street, Lingarajpuram,
Bangalore-560 084 Karnataka, India, Phone: 080-5489093

عورت کی خواہش کم کرنے کے لئے

بعض عورتوں کی خواہش بہت زیادہ ہوتی ہے کہ شوہر کے ملنے سے ان کی خواہش کی آگ

ٹھنڈی نہیں پڑتی اور جوش کی پیاس نہیں بجھتی ہے، غیروں کی طرف بھی نظر اٹھتی نظر آئے یا اٹھتی ہو تو ان کے لئے بھی ایسی دواؤں کا استعمال کرنا چاہیے جیسے مرد حضرات امساک پیدا کرنے کی طرف توجہ دیتے ہیں۔

اور ایک بات یہ بھی ہے کہ مباشرت جو رغبت سے کی جاتی ہے وہ بھوک کے ساتھ ہو یعنی مباشرت کی بھوک ہے۔ تو ایسی مباشرت سے جو اولاد پیدا ہوتی ہے وہ خوبصورت اور سیرت میں تعریف کے لائق اور عقلمند ہوتی ہے۔ اس لئے کہ شہوت کا ہیجان اور لذت کا حاصل کرنے اور رغبت کی زیادتی کی وجہ سے اصل جوہر یعنی منی نکل کر عورت کی رحم میں جگہ پکڑ لیتی ہے۔

اور اگر نطفہ بغیر رغبت و خواہش کے ٹھہرے گا تو اولاد بدصورت اور کم دماغ کی اور نالائق پیدا ہوتی ہے اور ایسی حالت مذکورہ میں منی بھی بہت خراب نکل جاتی ہے اس لئے ایسی دواؤں کو استعمال نہ کیا جائے اگر آلہ تناسل چھوٹا بھی ہو تو ان کے ذریعہ سے عورت کی رحم تک منی پہنچ جائے اور حمل ٹھہر جائے اور لذت بھی زیادہ ہو اور عورت کی خواہش جو زیادہ ہے وہ بھی کم ہو۔ کسی تجربہ کار حکیم سے مشورہ و علاج کے لئے رجوع ہو کر اپنی شکایت دور کر سکتے ہیں۔

قوت مردانگی کو نقصان دہ چیزیں

وہ چیزیں جو مردانگی کو نقصان دیتی ہیں ان سے بچنا چاہیے۔ ہم مختصر کر کے بتا دیں ان چیزوں کی طرف روشنی ڈالتے ہیں جیسے کہ پیٹ کی خرابی کہ وہ ہرگز خراب نہ ہو اور ہمیشہ بہت زیادہ ٹھنڈا پانی نہ پیا کریں اور جو چیزیں منی کو کھاتی اور خشک کرتی ہیں ان سے بچیں جیسے سوڈا کی ایجاد کی ہوئی سرکہ سفید و کالا ہر قسم کا کھٹا اچار، سرکہ، لیموں، اچار، کھٹائی یعنی رکھا ہوا سرخ مرچ وغیرہ اور زیادہ نمک و نمکین کھانے سے بھی بچیں اگر زیادہ دل چاہے تو کالی مرچ کا استعمال کریں اور سالنوں میں بھی دہی استعمال میں لائیں، اسپغول، گلاب کے پھول، کاہو کے بیج، کافور، اور نشہ پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کریں، بھنگ، چرس، افیون یہ نشہ پیدا کرنے والی چیزیں گردہ و مثانہ وغیرہ میں رطوبت کو جلا دیتی ہیں اور ہوش و حواس میں سنسناہٹ پیدا کر کے آلہ تناسل کے اندر اور باہر والے پٹھوں

ورگوں میں سن و سردی پیدا کردیتی ہیں جس سے رگوں میں سستی وفالج کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور
جب تک مباشرت کرنے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے تو فعل مباشرت سے دور رہنا چاہئے۔

شراب نوشی مضر باہ ہے

شراب کے لفظی معنی ہیں شر۔آب: شر معنی فتنہ فساد آب کے معنی پانی، شراب کے معنی
ہوئے فتنہ فساد کا پانی۔ شراب کے متعلق کچھ لوگوں کا فاسد خیال ہے کہ اس سے قوت باہ یعنی
مردانگی میں اضافہ ہوتا ہے، تو شراب حقیقتاً قوت مردانگی کے لئے وقتی طور پر مفید معلوم ہوتی ہے
اور جب نشہ اتر جاتا ہے تو اپنے برے اثرات سے جکڑتی ہے۔ شرعی اعتبار سے شراب حرام ہے، اس
کا تھوڑا بھی اور زیادہ بھی حرام ہے، بلکہ دوا کے طور پر جانوروں کے زخم پر لگانا بھی منع ہے۔ حدیث
شریف میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں، مروی ہے کہ شرابی کا چہرہ قبر میں قبلہ سے پھیر دیا جاتا ہے
اور شراب تمام برائیوں کی اماں ہے۔ ایک جگہ ہے کہ شراب تمام برائی کی چابی (کیلی) ہے اور شرابی
کو سلام کرنا یا اس سے مصافحہ کرنا یا گلے ملنا گناہ ہے۔ اس کے نامہ اعمال سے چالیس سال کی عبادت
مٹ جاتی ہے۔ جس نے شرابی کی مدد کی اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی اور جس نے شرابی کو
قرض دیا گویا اس نے مسلمانوں کے قتل پر مدد کی اور جو شرابی کا دوست بنا قیامت کے دن اندھا اٹھایا
جائے گا اور شرابی کا نکاح نہ کرو اور بیمار ہو جائے تو بیمار پرسی نہ کرو۔ اللہ کی قسم شرابی توریت میں،
زبور میں، انجیل میں، اور قرآن کریم میں ملعون و مردود ہے اور شراب پینے پر چالیس روز تک نماز
قبول نہیں ہوتی۔ جس نے اپنی لڑکی کا شرابی سے نکاح کیا تو اس نے زنا کرنے کے لئے بیٹی کو دیا۔
شرابی نشہ کی حالت میں مر کر شیطان کی دلہن بنتا ہے۔ یہ تمام روایتیں کتابوں میں موجود ہیں، واللہ
اعلم بالصواب، شراب کو خانہ خراب بھی بولا جاتا ہے اور یہ بالکل صحیح بات ہے اس لئے کہ اس
سے جان بھی برباد مال بھی برباد ہوتا ہے۔ شراب کے برے اثرات سے دماغ اور پٹھوں پر بہت اثر
ہوتا ہے اور شراب پینے والے شخص کا دل بھی جلد بگڑ جاتا ہے، دل کی کمزوری انتہائی ہو جاتی ہے اور
ہارٹ اٹیک کی بیماری ہو کر اچانک موت کی نیند میں سو جاتا ہے۔ شراب پینے سے اعضاء رئیسہ بھی

کمزور ہو جاتے ہیں اور جگر پر ورم ہو جاتا ہے اور شرابیوں کی اولاد کمزور ضعیف نحیف اور دل و دماغ
کی بیماری والی پیدا ہوتی ہے۔ شراب کے نشہ کے وقت طاقت فرحت و سرور معلوم ہوتا ہے اور نشہ
اترنے کے بعد مغموم و رنجیدہ دل ہوتا ہے۔ شراب پینے کے بعد انتہائی گرمی معلوم ہوتی ہے۔
نشہ اترنے کے بعد انتہائی سردی لگتی ہے اسی لئے شرابی شراب کے مزے کی خاطر بار بار منع کرنے
کے باوجود بھی نہیں رکتا ہے، شرابی کو کتنا ہی قرآن و حدیث بتاؤ اور عقلی و طبی نقصان سمجھاؤ پر وہ اس
ملعون و مردود مزے کی خاطر قرآن و حدیث و بزرگوں کی نصیحتیں و ہدایتیں پس پشت ڈال دیتا ہے
کیونکہ جب یہ شراب ایک مرتبہ منہ کو لگ گئی تو پھر اس سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ شراب کی برائی
دنیا کے عقلمندوں نے بھی مختلف طریقے سے بتائی و سمجھائی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ میں کہتا ہوں کہ
انسان شراب کے نشہ میں انسان نہیں رہتا بلکہ جانور حیوان بن جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ خود
جانور بھی شراب کے نشہ سے جانور رہتا ہے یا نہیں؟ تو طبی حکمت و سائنس سے معلوم ہوا کہ
شراب جانور و حیوان کے شعور و سمجھ و احساس کو بڑی بری طریقہ سے گرا دیتی ہے۔ نئی معلومات ہے
کہ بلیوں پر اس کا تجربہ کیا گیا تو بلیوں کی عقل و شعور ختم ہوگئی گویا کہ بلیوں کے سروں میں دماغ ہی
نہیں تھا پھر کتوں پر اس کا تجربہ کیا گیا تو کتوں پر بلیوں سے زیادہ برا نتیجہ سامنے آیا کہ شراب کا برا
نتیجہ جانوروں و کتوں بلیوں کے بچوں پر بھی اور ان کی نسل پر بھی پڑا ہے، شراب کا نقصان صرف
یہی نہیں کہ وہ بدن کا جز نہیں بنتی بلکہ شراب کا نقصان یہ بھی ہے کہ وہ دوسری غذاؤں کو بھی جز
بننے دیتی ہے تو یہ عرض کر رہا تھا کہ بہت سے لوگ شراب پینے کو قوت مردانگی کا ذریعہ سمجھ کر اختیار
کرلیتے ہیں پھر ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ شراب پیئے بغیر مباشرت کر ہی نہیں سکتے اور اس کے
اثرات سے عورتوں کو بھی عادی بنا دیتے ہیں۔ پس دینی و دنیاوی و عقلی و طبی اعتبار سے شراب کو ہاتھ
ہی نہیں لگانا چاہئے بلکہ شرابیوں کے قریب ہی نہیں بیٹھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ نے اس کو رجس من
عمل الشیطان فرمایا ہے۔ فرمایا ہے کہ یہ ناپاک ہے اور دین و دنیا دونوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور
شراب لوگوں میں بے عزتی و ذلت خواری کا سبب ہے آپ دیکھتے ہیں کہ شرابی شراب کے نشہ میں
اس گندگی و پلیدگی میں پڑا رہتا ہے جہاں کتا بھی نہیں بیٹھتا گویا کہ کتا بھی شرابی کی اس حرکت پر لعنت

ور گوں میں سن و سردی پیدا کر دیتی ہیں جس سے رگوں میں سستی و فالج کی بیماری پیدا ہوتی ہے اور جب تک مباشرت کرنے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے تو فضل مباشرت سے رکا رہنا چاہئے۔

شراب نوشی مضر باہ ہے

شراب کے لفظی معنی ہیں شر۔آب: شر معنی فتنہ فساد آب کے معنی پانی، شراب کے معنی ہوئے فتنہ فساد کا پانی۔ شراب کے متعلق کچھ لوگوں کا فاسد خیال ہے کہ اس سے قوت باہ یعنی مردانگی میں اضافہ ہوتا ہے، تو شراب حقیقتاً قوت مردانگی کے لئے وقتی طور پر مفید معلوم ہوتی ہے اور جب نشہ اتر جاتا ہے تو اپنے برے اثرات سے جکڑتی ہے۔ شرعی اعتبار سے شراب حرام ہے، اس کا تھوڑا بھی اور زیادہ بھی حرام ہے، بلکہ دوا کے طور پر جانوروں کے زخم پر لگانا بھی منع ہے۔ حدیث شریف میں بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں، مروی ہے کہ شرابی کا چہرہ قبر میں قبلہ سے پھیر دیا جاتا ہے اور شراب تمام برائیوں کی اماں ہے۔ ایک جگہ ہے کہ شراب تمام برائی کی چابی (کیلی) ہے اور شرابی کو سلام کرنا یا اس سے مصافحہ کرنا یا گلے ملنا گناہ ہے۔ اس کے نامہ اعمال سے چالیس سال کی عبادت مٹ جاتی ہے۔ جس نے شرابی کی مدد کی اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی اور جس نے شرابی کو قرض دیا گویا اس نے مسلمانوں کے قتل پر مدد کی اور جو شرابی کا دوست بنا قیامت کے دن اندھا اٹھایا جائے گا اور شرابی کا نکاح نہ کرو اور بیمار ہو جائے تو بیمار پرسی نہ کرو۔ اللہ کی قسم شرابی توریت میں، زبور میں، انجیل میں، اور قرآن کریم میں ملعون و مردود ہے اور شراب پینے پر چالیس روز تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ جس نے اپنی لڑکی کا شرابی سے نکاح کیا تو اس نے زنا کرنے کے لئے بیٹی کو دیا۔ شرابی نشہ کی حالت میں مر کر شیطان کی دلہن بنتا ہے۔ یہ تمام روایتیں کتابوں میں موجود ہیں، واللہ اعلم بالصواب، شراب کو خانہ خراب بھی بولا جاتا ہے اور یہ بالکل صحیح بات ہے اس لئے کہ اس سے جان بھی برباد مال بھی برباد ہوتا ہے۔ شراب کے برے اثرات سے دماغ اور پٹھوں پر بہت اثر ہوتا ہے اور شراب پینے والے شخص کا دل بھی جلد بگڑ جاتا ہے، دل کی کمزوری انتہائی ہو جاتی ہے اور ہارٹ اٹیک کی بیماری ہو کر اچانک موت کی نیند میں سو جاتا ہے۔ شراب پینے سے اعضاء رئیسہ بھی

کمزور ہو جاتے ہیں اور جگر پر ورم ہو جاتا ہے اور شرابیوں کی اولاد کمزور، ضعیف و نحیف اور دل و دماغ کی بیماری والی پیدا ہوتی ہے۔ شراب کے نشہ کے وقت طاقت و فرحت و سرور معلوم ہوتا ہے اور نشہ اترنے کے بعد مغموم و رنجیدہ دل ہوتا ہے۔ شراب پینے کے بعد انتہائی اچھی گرمی معلوم ہوتی ہے۔ نشہ اترنے کے بعد انتہائی سردی لگتی ہے اسی لئے شرابی شراب کے مزے کی خاطر بار بار منع کرنے و روکنے پر بھی نہیں رکتا ہے، شرابی کو کتنا ہی قرآن و حدیث بتاؤ اور عقلی و طبی نقصان سمجھاؤ پر وہ اس ملعون و مردود مزے کی خاطر قرآن و حدیث و بزرگوں کی نصیحتیں و ہدایتیں پس پشت ڈال دیتا ہے کیونکہ جب یہ شراب ایک مرتبہ منہ کو لگ گئی تو پھر اس سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ شراب کی برائی دنیا کے عقلمندوں نے بھی مختلف طریقے سے بتائی و سمجھائی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ میں کہتا ہوں کہ انسان شراب کے نشہ میں انسان نہیں رہتا بلکہ جانور حیوان بن جاتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ خود جانور بھی شراب کے نشہ سے جانور رہتا ہے یا نہیں؟ تو طبی حکمت و سائنس سے معلوم ہوا کہ شراب جانور و حیوان کے شعور و سمجھ و احساس کو بڑی بری طریقہ سے گرا دیتی ہے۔ نئی معلومات ہے کہ بلیوں پر اس کا تجربہ کیا گیا تو بلیوں کی عقل و شعور ختم ہو گئی گویا کہ بلیوں کے سروں میں دماغ ہی نہیں تھا پھر کتوں پر اس کا تجربہ کیا گیا تو کتوں پر بلیوں سے زیادہ برا نتیجہ سامنے آیا کہ شراب کا برا نتیجہ جانوروں و کتوں بلیوں کے بچوں پر بھی اور ان کی نسل پر بھی پڑا ہے، شراب کا نقصان صرف یہی نہیں کہ وہ بدن کا جز نہیں بنتی بلکہ شراب کا نقصان یہ بھی ہے کہ وہ دوسری غذاؤں کو بھی جز بننے دیتی ہے تو یہ عرض کر رہا تھا کہ بہت سے لوگ شراب پینے کو قوت مردانگی کا ذریعہ سمجھ کر اختیار کر لیتے ہیں پھر ان کی یہ حالت ہو جاتی ہے کہ شراب پئے بغیر مباشرت کر ہی نہیں سکتے اور اس کے اثرات سے عورتوں کو بھی عادی بنا دیتے ہیں۔ پس دینی و دنیاوی و عقلی و طبی اعتبار سے شراب کو ہاتھ ہی نہیں لگانا چاہئے بلکہ شرابیوں کے قریب ہی نہیں بیٹھنا چاہئے، اللہ تعالیٰ نے اس کو رجس من عمل الشیطان فرمایا ہے۔ فرمایا ہے کہ یہ ناپاک ہے اور دین و دنیا دونوں کو نقصان پہنچاتی ہے اور شراب لوگوں میں بے عزتی و ذلت خواری کا سبب ہے آپ دیکھتے ہیں کہ شرابی شراب کے نشہ میں اس گندگی و پلیدگی میں پڑا رہتا ہے جہاں کتا بھی نہیں بیٹھتا گویا کہ کتا بھی شرابی کی اس حرکت پر لعنت

ولامت بھیجتا ہے اور شراب ہر اعتبار سے نقصان دہ ہے، شراب پیتے ہی فوراً پٹھوں کو نقصان دیتی ہے
۔ ہاتھ پاؤں میں لغزش پیدا کرتی ہے، شرابی نشہ کے وقت اپنے اختیار میں نہیں رہتا، ادھر ادھر
لڑھکتا ہے، دماغ کو اس قدر نقصان دیتی ہے، ہوش وحواس ختم ہو جاتا ہے کہ یہ کتوں کو بھی باپ
کہہ دیتا ہے۔ شراب بدن میں رعشہ پیدا کرتی ہے، پٹھے کھنچنے لگتے ہیں جگر میں فتور پیدا کرتی ہے، پیٹ
کو خراب کرتی ہے، گردوں کو کمزور بنا دیتی ہے، پھیپھڑوں کی عمر کم کر دیتی ہے، شراب خاص کر دل کو
نقصان وتباہ کرتی ہے، کیونکہ شراب کے اجزاء کو دل بہت جلدی جذب وقبول کرتا ہے، دل کی بیماری
میں شرابی گرفتار ہو کر ذلت کی موت مرجاتا ہے اور خسر الدنیا والاخرۃ ہو جاتا ہے۔

اس لئے وہ بھائی جو اس کتاب کا مضمون پڑھ رہے ہیں اپنے دوسرے شراب کے عادی
مریضوں کو سنائیں وسمجھائیں اور اس کی تباہ کاریاں ونقصانات سے آگاہ کریں بہتر ہے کہ یہ مضمون
عام لوگوں کو بھی بتا دیں وسنا دیں کہ اس وقت شراب کی گندی ہوا سے بچیں اور نفرت کریں کہ جس
طرح سور خنزیر کو برا جانیں اس کو بھی برا جانیں، فقط حکیم مفتی محمد اشرف۔ وماعلینا الا البلاغ، بات
کہہ دینا میرا کام، پہنچانا آپ کا کام، سمجھنا ان کا کام، فقط دعا والسلام

نامردی کی علامات واسباب

نامردی جس کو عربی میں عنین کہتے ہیں اس کے اسباب وعلامات پر غور کرتے ہوئے حکیم سے
رجوع ہونا چاہئے کیونکہ بعض عنین (نامرد) ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کا علاج ہو سکتا ہے، جس کا
مختصر میں ذکر کرتا ہوں کہ اگر عنین کے پٹھوں میں بلغمی فضلہ ٹھہر جائے یا ٹھنڈے پانی میں بہت دیر
تک رکنے یا برف پر اٹھنے بیٹھنے کا اکثر اتفاق ہوتا ہو اس زیادتی کی سردی کی وجہ سے نیچے کے حصے میں
گرمی بہت کم پیدا ہو اور آلہ تناسل سست رہے کہ اس سے مباشرت اچھی طرح نہ ہو سکے، عنین کی
علامات یہ ہیں کہ منی بہت کم پیدا ہو اور وہ بھی بہت پتلی ہو اور بغیر حس وانتشار کے نکل جائے کہ
آلہ تناسل میں احساس وحرکت نہ ہو کہ جو عورت سے مباشرت کر سکے بلکہ وہ آلہ تناسل روز بروز
ڈھیلا پتلا ہوتا ہے اور جب ٹھنڈا پانی لگے تو نہ سکڑے اس لئے کہ وہ تو پہلے ہی سے سکڑا ہوا ہے اور نہ

کم اٹھے بلکہ وہ پہلے ہی کی طرح ایک حالت پر رہے اگر ایسے عنین شخص کو اس بیماری کی زیادتی ہو گئی
اور زمانہ بھی زیادہ گزر گیا ہے اور انتشار نام کی کوئی چیز نہیں ہے تو ایسا عنین لاعلاج ہے۔

اور اگر مذکورہ علامتوں میں سے کم ضعفی ہو اور ٹھنڈا پانی ڈالنے و لگنے سے فرق پیدا ہوتا ہو تو علاج
ہو سکتا ہے، قابل تجربہ کار حکیموں سے رجوع فرما کر علاج کرانا چاہئے اور اس کے بتائے ہوئے
اصولوں وہدایتوں کو پابندی سے اختیار کرنا چاہئے تاکہ نامرادی مرادی سے بدل جائے اور ناامیدی
امیدی میں تبدیل ہو جائے مگر عنین ثانی کم ضعفی والے کا علاج ہونے میں زیادہ عرصہ لگتا ہے جس
کے لئے علاج کے درمیان صبر سے کام لیں۔

یہ ضروری ہدایت ہے

مریض آدمی کو ضروری ہے کہ وہ اپنی بیماری کو حکیم سے چھپائے نہیں، صاف صاف اپنا پورا
حال بیان کر دے، شرم کرنے سے آلہ تناسل کی خرابی ہرگز ختم نہیں ہوتی، کچھ بیماریوں کو نبض
وقارورے کے ذریعہ جان لیا جاتا ہے لیکن آلہ تناسل کا حال نبض وقارورے کے ذریعہ معلوم
نہیں ہوتا، بیمار شخص کے کہنے سے ہی معلوم ہوتا ہے اور حکیم صاحبان بھی پوری دلچسپی ومحبت سے
علاج کریں گے۔ اس لئے کہ اس علاج سے فائدہ ہونے پر اولاد پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق
بڑھتی ہے اور آلہ تناسل کی تندرستی کا فائدہ سب کو معلوم ہے کہ اس کے ذریعہ سے منی رحم
میں جاتی ہے جس سے حمل ٹھہرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

احتلام کا مطلب

احتلام کہتے ہیں سوتے میں منی کے نکل جانے کو جیسا کہ ہم نے "پوشیدہ راز" کتاب میں کچھ
تفصیل سے لکھا ہے، مزید معلومات کے لئے یہاں پر بھی عرض ہے۔ یہ احتلام عام طور پر ان لوگوں
کو درپیش ہوتا ہے جو شہوت کی لذت کے مائل وخیال میں رہتے ہیں اور اپنی خدمت کے واسطے شکل
وصورت یا کسی کے دل میں خیال کے خزانے کے پیش کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے اور یہ احتلام
نظروں کی برائی کے اثرات کے سبب زیادہ تر وقوع پذیر ہوتا ہے اور یہ احتلام دنیا کے گرفتاروں کو

لاحق زیادہ ہوتا ہے۔ تمام تعریفیں و خوبیاں حمد و ثنا سب اللہ تعالیٰ ہی کے لئے لائق ہے، بندہ حقیر کو اللہ تعالیٰ نے کئی سالوں تک اس سے بالکل حفاظت میں رکھا، حفاظت زیادہ لمبی ہونے کی وجہ سے بھی میں گھبرا گیا اپنے مشفق و مربی استاذوں سے اس کا ذکر کیا، انہوں نے فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے اگر انسان کو دس سال بھی احتلام نہ ہو تو کوئی فرق نہیں پڑتا اس کے بعد میں اس کی معلومات میں آگے بڑھا۔ چند ایام کے بعد حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمودہ نظروں سے گزرا کہ اکثر احتلام کا ہونا انسان کی نظروں و خیالوں کا عذاب ہوتا ہے پھر چند ایام کے بعد حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد مطالعہ سے گزرا کہ احتلام نظروں کی خرابی سے بھی ہوتا ہے اور قرآن کریم کی تفسیر میں میں نے پڑھا ہے جس کو علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی بھی پوری زندگی احتلام نہیں ہوا ہے، اور حضرت مولانا شیخ زکریا علیہ الرحمۃ کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ آپ کو آپ کی پوری زندگی میں صرف ایک مرتبہ احتلام ہوا ہے وہ بھی اونٹ کی سواری کرتے ہوئے۔

حضرات انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام سے اس طرح کی ناقص حرکتوں کا پایا جانا ممکن نہیں ہے۔ چونکہ احتلام شیطانی اثرات سے بھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ان عبادی لیس لک علیھم من سلطان یعنی میرے نیک بندوں پر شیطان کا اثر غالب نہیں ہوتا، اس لئے میں کہتا ہوں کہ احتلام کا ہونا ضروری نہیں ہے، اور اگر کسی کو مہینہ میں دو تین مرتبہ احتلام ہو جاتا ہے تو اس کو علاج کرانے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر اس سے زیادہ ہو تو حکیم و طبیب سے رجوع ہونا چاہئے۔

اگر کسی کو مسلسل احتلام ہوتا رہے تو ضرور کمزوری پیدا ہوتی ہے، یہاں تک کہ بعض لوگوں کو ایک ہی رات میں دو تین مرتبہ احتلام ہو جاتا ہے تو ایسے لوگوں پر بے حد تھکان اور خستہ حالی، بدحالی اور اداسی چھا جاتی ہے، طبیعت نہایت پریشان ہوتی ہے ایسے لوگو کی منی پتلی پڑ جاتی ہے پھر ایسے لوگوں کو احتلام ہونے کا پتہ بھی نہیں چلتا، کیونکہ منی پانی کی طرح نکل جاتی ہے یا پیشاب پخانے کے بعد یا کسی عورت سے باتیں کرنے سے یا کسی شہوت بھرے مضمون کو دیکھنے و پڑھنے سے اور جب یہ منی پتلی ہو جاتی ہے تو اولاد کے پیدا ہونے کا سلسلہ کمزور پڑ کر ختم ہو جاتا ہے۔

جریان و احتلام کی زیادتی و کثرت مباشرت کے نقصان

جریان کی وہ احتلام کی زیادتی و کثرت مباشرت کے نقصان شروع ابتدائی مرحلوں میں تو ہلکی سی کمزوری ہوتی ہے جس طرف توجہ بھی نہیں ہوتی کہ صبح کو سر میں درد اور سر میں بھاری پن، خاص طور پر جبکہ منی نکل جائے اور اگر ایک ہی رات میں کئی دفعہ احتلام ہو جائے تو پریشانی اور بھول کی بیماری پیدا ہونے لگتی ہے، آنکھوں تلے اندھیرا، روشنی میں کمی آجاتی ہے، کسی بیماری سے انسان اتنا اندھا نہیں ہوتا جتنا اس منی کے نکلنے سے ہوتا ہے۔ احتلام کی زیادتی سے آنکھوں سے کم نظر آتا ہے دل کمزور ہو جاتا ہے، رگوں و پٹھوں میں لرزہ و رعشہ پیدا ہو جاتا ہے، کھانا ہضم نہیں ہوتا فوطے (خصیے) لٹک جاتے ہیں اور اعضاء سست ہو جاتے ہیں، کانوں سے قوت سماعت (سننے کی طاقت) کم ہو جاتی ہے، بعض مرتبہ کانوں میں سن سناہٹ کی آوازیں آنے لگتی ہیں، بعض لوگوں کو نیند نہیں آتی مگر ایسے لوگ کم ہوتے ہیں، اکثر ایسے احتلام کے مریضوں کو نیند زیادہ آتی ہے اور جب وہ سوتے ہیں تو خوفناک بھیانک خواب دکھائی دیتے ہیں، ایسے مریض لوگوں کو سونے سے آرام نہیں ملتا بلکہ الجھنی دماغ بنتا ہے، چہرہ پر خشکی آتی ہے، گورے رنگ کے لوگوں کا چہرہ پیلا ہو جاتا ہے اوپر نیچے اترنے چڑھنے سے ہانپنی جلدی ہو جاتی ہے اور تھوڑا کام کرنے سے بدن تھک جاتا ہے، جلدی جلدی پیشاب آنے لگتا ہے، کچھ لوگوں کے پیشاب میں بو بھی پیدا ہو جاتی ہے، بہترین سے بہترین کھانا کھانے سے وہ بدن کو نہیں لگتا ہے اور بدن بجائے پھولنے کے گھلنے اور سوکھنے لگتا ہے۔ یہ احتلام کی بیماری بڑی جان لیوا ہے، ان علامتوں کو جو ہم نے ذکر کی ہیں سمجھ کر علاج کی طرف فوراً توجہ دینی چاہئے۔

احتلام کی بیماری کے مختلف اسباب ہیں

جن میں یہ مرض لاحق ہوتا ہے اس کے مختلف اسباب ہیں۔ مثلاً جلق و زیادتی مباشرت، اغلام بازی، منی کا زیادہ ہونا، گندے محبت بھرے خیالات کا ہونا، چت لیٹنا (کمر کے بل سیدھے) پیٹ کی

خرابی، زیادہ کھانا کہ وہ ہضم نہ ہو، یا پیٹ میں کیڑے یا آلہ تناسل پر خارش، کھجلی کا ہونا، یا آلہ تناسل کی کھال کا لمبا ہونا، یا بری صحبت، محبت وعشقیہ ناولوں ومناظروں کا دیکھنا، مثانہ کی کمزوری وغیرہ وغیرہ۔

احتلام کی بیماری کا علاج

احتلام کے نقصانات مختصراً اوپر آپ نے پڑھے، اب اس سے متعلق کچھ ہدایات عرض کرتا ہوں۔ احتلام کے علاج میں سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ خیال کو پاک وصاف رکھا جائے، اور طبیعت کو قابو میں رکھے، اور اچھے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے، پھر غذا اور پیٹ کو صحیح رکھنا ضروری ہے۔ احتلام کے مریض زیادہ مسالہ وگرم دیر ہضم چیزوں سے دور رہیں، جیسے گوشت، کباب، انڈے، زیادہ چائے، کافی، بیگن، مسور کی دال وغیرہ وغیرہ۔ غذا ہلکی سادی خاص طور پر ہری سبزیاں لیں رات کا کھانا ذرا کم کھائیں اور سونے سے دو گھنٹے پہلے کھالینا چاہئے اور سوتے وقت پانی، چائے وغیرہ زیادہ نہ پیویں اور سونے سے پہلے استنجا سے فارغ ہو کر سونا چاہئے ورنہ تو پیشاب مثانہ میں جمع ہو کر احتلام ہونے کا ذریعہ ہوتا ہے۔ قبض ہرگز نہ ہونے دیں کیونکہ اکثر احتلام کے مریض قبض کے بھی مریض ہوتے ہیں اور اسی کی وجہ سے احتلام کا بھی ذریعہ ہوتا ہے، نرم اور گرم بستر پر سونا بھی احتلام کا باعث ہوتا ہے، اسی لئے احتلام کے مریض کے لئے بستر زیادہ گدگدہ نہ ہو، کچھ سخت ہو اور کمرہ ہوادار ہو زیادہ گرم نہ ہو، اگر احتلام کے مریض کو چت (کمر کے بل سیدھا) لیٹنے کی عادت ہو تو کمر پر کوئی گرہ دار چیز باندھ کر سونا چاہئے کیونکہ چت لیٹنے سے بھی احتلام ہوتا ہے، آخیر رات میں جب پیشاب کی حاجت ہو (جو کہ عام طور پر سردی کی لمبی راتوں میں ہوتی ہے) تو فوراً اٹھ کر پیشاب کرلینا چاہئے اگر گرمی کا موسم ہو اور مزاج بھی گرم ہو اور ٹھنڈا پانی نقصان نہ کرتا ہو تو روزانہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرنا بہت فائدہ مند ہوتا ہے۔ احتلام کو روکنے والی دوائیں زیادہ عرصہ تک نہیں کھانی چاہئیں، اس کی زیادتی سے نامردگی پیدا ہوتی ہے۔ احتلام کے مریض آلہ تناسل پر کوئی طلا یا محرک لیپ نہ لگائیں ورنہ احتلام کی زیادتی ہو جائے گی اور احتلام کے مریض کو علاج کرانے سے پہلے اپنے معدہ پیٹ کا حال ضرور بتانا چاہئے، اور علاج کے درمیان کوئی دوا یا غذا ایسی

استعمال نہ کریں جو شہوت کو بھڑکا دے اور احتلام کے مریض کو رات کی غذا میں کچی پیاز، استعمال نہ کرنا چاہئے، ورنہ تو احتلام اسی رات میں ہو جائے گا، تمباکو، بیڑی، سگریٹ بھی نہیں پینا چاہئے اگر عادت سے مجبور ہوں تو بہت کم کر کے بالکل چھوڑتے چلے جائیں، اس لئے کہ تمباکو کا جو ہر دل ودماغ اور منی کے لئے انتہائی نقصان دہ ہے، بلکہ زہر سے کم نہیں ہے، تمباکو اس کے استعمال کرنے والوں کے اعضاء رئیسہ پر برا اثر ڈالتا ہے۔ تمباکو واقعی ایک زہر ہے اگر اس کی کچھ مقدار زیادہ استعمال کرلی جائے تو دردسر سستی، قے، بدخوابی، بے خوابی، آنکھوں میں کمزوری، سننے کی کمزوری، ہاتھوں ہتھیلیوں میں جلن، سانس لینے میں خشکی، ہاضمہ ودماغ میں کمزوری اور بھول بھی لاحق ہوتی ہے۔ حلق میں درد اور بہراپن بھی پیدا ہو جاتا ہے، بلکہ اس کو کثرت سے استعمال کیا جائے تو پھیپھڑے بھی خراب ہو جاتے ہیں، خون بالکل پتلا ہو جاتا ہے، بدن میں بیماریوں سے روکنے والی قوت مدافعت مٹ جاتی ہے، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے، دل پھیل جاتا ہے، پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں، یہ تمام نقصانات تمباکو میں پائے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ تمباکو استعمال کرنے والوں کی اولاد بھی اکثر کمزور ہوتی ہے۔ میرا خوب تجربہ ہے۔

نوٹ: جو لوگ اس تمباکو کو چھوڑنا چاہتے ہیں اور چھوڑنا مشکل ہو تو مجھ سے ملاقات کریں یا لکھیں حکیم مفتی محمد اشرف امروہوی۔ فون: 080-5489093

تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تمباکو احتلام کے مریضوں کے لئے خاص طور پر مضر ہے اس عادت کو بالکل چھوڑ دینے کی کوشش کریں اور احتلام کے مریض سردی کے زمانے میں سوتے وقت سادے پانی سے پاؤں دھو کے (وضو) کر کے سوئیں، پانی میں تیرنا احتلام کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے اور ہلکی ورزش جس سے تھکان نہ ہو وہ بھی مفید ہے، اور اگر مناسب وموافق ہو تو صبح کیوقت شبنم (اوس) پر ننگے پاؤں چلنا فائدہ مند ہے لیکن کچھ لوگوں کو سردی زکام ہو جاتا ہے، خاص کر سردی کے زمانے میں اس میں احتیاط رکھیں اور احتلام کے مریض سوتے وقت آلہ تناسل کو ٹھنڈے پانی میں کچھ دیر ڈال کر ٹھنڈا کر کے (تاکہ گرمی ختم ہو جائے) سوئیں تاکہ احتلام نہ ہونے میں مدد ملے۔

مسواک کرنے سے قوت باہ زیادہ ہوتی ہے

قوت باہ میں مردانگی طاقت زیادہ کرنے والی چیزوں کی تفصیل ہماری ''پوشیدہ راز'' کتاب میں ذکر ہیں وہاں دیکھ لیں اور قوت باہ بڑھانے کے ہزاروں نسخے (فارمولے) ہیں جو کہ انتہائی مجرب آزمودہ ہیں ہم ان کو بیان کرنے سے قاصر و مجبور ہیں جن کو بڑی محنتوں و مشکلوں سے حاصل کیا گیا ہے ضرورت مند حضرات ضرورت پر ہم سے رجوع ہوں ہم ضرورت مندوں کے ساتھ فیاضی اختیار کریں گے اور ضرورت مندوں کو فائدہ ہی ہوگا۔ حکیم مفتی محمد اشرف امروہوی

اب اس وقت ایک روحانی ایمانی، جسمانی فیضانی نسخہ آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سمجھتے ہوئے اختیار کریں وہ ہے مسواک، مسواک کرنے سے جس طرح دین و دنیا کے بے شمار فائدے ہیں اسی طرح مسواک کرنے کا فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے قوت باہ زیادہ ہوتی ہے، مسواک سے خواہش بھی پیدا ہوتی ہے، بعض مرتبہ مرد یعنی شوہر کے منہ یا بیوی کے منہ کی بدبو سے فعل مباشرت میں جذبات ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں اور اس بدبو کو مٹانے کا سب سے بہترین کامیاب علاج مسواک کرنا ہے، مختلف حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مسواک منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے، زبان میں صفائی پیدا کرتی ہے، دماغ کو تیز کرتی ہے، مسواک میں بہت سی بیماریوں سے شفا ہے، مسواک کرنے والے سے فرشتے مصافحہ کرتے ہیں، زنا سے حفاظت کا ذریعہ ہے، دانتوں کو مضبوط بناتی ہے اور چمکاتی ہے، مسوڑھوں کو طاقت دیتی ہے، بلغم نکالتی ہے، آنکھوں کی روشنی تیز کرتی ہے، بھوک بڑھاتی ہے، قبض کو ختم کرتی ہے، مسواک کی پابندی سے روزی آسان ہو جاتی ہے، بڑھاپے کو دیر میں لاتی ہے، کمر کو مضبوط کرتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

زنا کرنے سے متعلق وعیدات

زنا سے متعلق خاص اہم کلام میں پہلے عرض کر چکا ہوں مگر اس کی زیادتی و وباء کے پیش نظر مستقل الگ سے کچھ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ جو چیز عام ہو جاتی ہے اس کی برائی ذہنوں سے نکل

جاتی ہے اس لئے اب زنا عام وباء ہو چکی ہے اور لوگ اب زنا کرنے کو بطور فخر کے ذکر بھی کرتے ہیں جبکہ آسمانوں و زمینوں کے پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ولا تقربوا الزنا انه كان فاحشة وساء سبيلا** اور زنا کے قریب بھی نہ جاؤ کیونکہ وہ بڑی بے حیائی کی بات ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ توریت میں لکھا ہے کہ زنا، نہ کرو اگر زنا کرو گے تو تمہاری عورتیں بھی زنا کریں گی۔ زنا کرنے والا جس جگہ نہاتا ہے وہ جگہ بددعا کرتی ہے، زنا کرنے سے اگر دنیا میں لذت ہے تو آخرت میں مصیبت ہے، زنا کی آگ ایمان کو جلا دیتی ہے، زنا کی برائی زنا کرنے والے کے پڑوسی پر بھی پڑتی ہے اگرچہ وہ اس کو برا نہ سمجھے۔

جس جگہ زنا ہوتا ہے وہاں آفتیں، بلائیں، مصیبتیں، زلزلے نازل ہوتے ہیں، زنا کرنے والا بڑی قسم کی سنگین آفتوں میں زندگی کاٹتا ہے۔

الزنا یخرب البنا، زنا ہر بنیاد کو خراب کرتا ہے، زنا سے بچنے والے شخص کو (جب کہ زنا کا موقع فراہم ہو) قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا، زنا سے بچنا جنت میں داخل ہونے کا ذریعہ ہے، حدیث میں ہے کہ تین شخص کو اگر جہنم میں ڈال دیا جائے تو بھی آگ ان کو نہ جلائے گی (۱) جو قرآن کریم زیادہ پڑھے اس سے رغبت رکھے (۲) جو مہمان کی عظمت کرے (۳) جو زنا سے بچے، زنا سے چھ نقصان پیدا ہوتے ہیں، چہرہ کی رونق ختم، رزق میں بے برکتی، عمر میں بے برکتی، اللہ کے قہر میں مبتلا، حساب و کتاب میں سختی ہوگی۔ لمبے زمانے تک جہنم میں رہے گا، فرمایا زنا کرنے والے کی قبر میں بیس لاکھ آگ کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور ہر دروازے کے ساتھ ساتھ سانپ، بچھو آتے ہیں اور یہ سب قیامت تک رہے گا اور فرمایا زنا کرنے سے اسی سال کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ جہنم میں ایک خاص کنواں ہے جو زنا کرنے والوں کے لئے ہے اور اس میں اتنا شدید عذاب ہے کہ اگر اس کنویں کا منہ کھول دیا جائے تو اس کی تیزی و شدت سے جہنم والے بھی جل جاویں اور اگر اس کا عذاب ذرہ برابر بھی جہنم میں ڈال دیا جائے تو تمام جہنم جل جاوے، اس کنویں میں زنا کرنے والے، سود کھانے والے، والدین کو ستانے والے رہیں گے فرمایا زنا کرنے کے بعد جب وہ غسل کرتا ہے اور [illegible] قطرہ زمین پر گرتا ہے تو زمین کہتی ہے اے اللہ مجھے حکم دے میں اس زنا کرنے

والے کو نگل جاویں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شہر جا بسر کر تجھی میں آجائیگا۔ فرمایا زنا کرنے والا زنا کرتے
وقت مومن نہیں رہتا۔ ایک دفعہ اس زنا سے بنی اسرائیل کے ستر ہزار آدمی اچانک وبا میں آکر
پھنس کر مر گئے۔ جیسا کہ اس سال ۱۴۲۲ھ ۲۰۰۱ء میں گجرات کے علاقہ بھج میں شدید زلزلہ آیا۔
اسی (۸۰) سال کی عمر کے لوگوں نے بتایا کہ ہم نے اپنی عمر میں کبھی بھی ایسا زلزلہ نہ دیکھا نہ سنا ہے۔
بے گنتی بے شمار آدمی اپنے گھروں سمیت زمین کا لقمہ ہو گئے، بہت سے لوگ زمین میں آدھے دب
کر رہ گئے اور آدھے باہر، جن کی لاشوں کو کتوں نے بھی نہ کھایا سڑ سڑ کر کتوں بلی سے زیادہ بری
موت مرے، نام و نشان بھی نہ رہا، نہ خاک ملی نہ راکھ، ان کا نشان تک ہوا لا پتہ، ہو گئے۔ صحیح مخبروں کے
ذریعہ سے پتہ چلا کہ اس وقت زنا کا ناچ و ڈانس کا بڑا پروگرام چل رہا تھا یا ہونے والا تھا تو جس جگہ زنا
ہوتا ہے وہاں آفتیں آسمانی بلائیں، زلزلے آتے ہیں۔ آج کل جو یہ آفتیں آرہی ہیں اسی زنا کی وجہ
سے ہیں۔ زنا بھی اس وقت کتنی زیادتی سے ہو رہا ہے کہ لوگ اپنی اولاد لڑکیوں کو بھی نہیں بخشتے۔ زنا
سے جوہر انسانی (منی) جس سے انسانی نسل قائم ہے بے کار جاتی ہے، اول تو لوگ نطفہ ٹھہرنے نہیں
دیتے، اگر ٹھہر بھی جائے تو گرانے کی ترکیبیں کرتے ہیں۔ یہ ذلیل عادت انسان کی روحانی قوت اور
ایمانی طاقت کو برباد کر دیتی ہے، تمام نیک خصلت و پاکیزہ عادت فوت ہو جاتی ہیں قدرتی طور پر زنا
کرنے والے کی قدر و منزلت بالکل جاتی رہتی ہے، نیک عورتیں زانی سے خوف کھاتی ہیں اور اس
زانی سے تمام نیک کاموں کی توفیق ختم ہو جاتی ہے، چہرہ پر، زندگیوں پر، کمائیوں پر، اللہ کی پھٹکار پڑتی
ہے۔ زنا کو دنیا کے تمام مذہبوں و دھرموں میں برا جانا گیا ہے، دنیا کا کوئی مذہب اس کی اجازت نہیں
دیتا اور ہر مذہب نے اس کی برائی کی ہے، ہندوؤں کے مذہب میں بھی اس کی سزا ہے کہ برادری کی
عورت سے زنا کرنے والے کو وہ سزا مقرر ہے جو بڑے چور کو دیجاتی ہے، اور جو اپنی قوم سے الگ
عورت سے زنا کرے اس کو درمیانی درجے کے چور کی سزا دینی چاہئے اور اونچے درجے کے قوم کی
عورت کے ساتھ زنا کرنے والے شخص کو قتل کر دینے کا حکم ہے اسی طرح جو عورت نیچی قوم سے
زنا کرائے اس کے ناک کان کٹوا دینے چاہئیں، کتاب منوسمرتی میں لکھا ہے کہ زنا کرنے والے مرد
کے لئے ایک لوہے کا مرد اور ایک لوہے کی عورت بنوا کر اس کو آگ میں اتنا گرم کیا جائے کہ

والا ہے کہ مرد عورت سرخ لال ہو جائیں، پھر عورت کو لوہے کے بنے ہوئے مرد سے اور مرد کو
لوہے کی بنی ہوئی عورت سے ملا دیا جائے یعنی داغ دیا جائے۔ یہ سزا ہندوؤں کے مذہب و کتابوں میں
ہے۔ اسلام کی سزا قرآن کریم کے اٹھارویں پارے میں سورت نور میں دیکھیں وہ لمبی تفصیل ہے۔ بہر
حال زنا کرنے والے اپنی حلال بیویوں سے دور رہتے ہیں اور حرام عورتوں سے زنا کرتے ہیں صرف
اس خیال سے کہ زنا کرنے میں بڑا مزہ ہے۔

اس مزے کے اندر اتنے جراثیم نقصانات ہیں، جس کو میں لکھنے سے مجبور ہوں، میرے
بزرگوں کا تجربہ ہے کہ اس زنا کی وجہ سے بڑے بڑے صاحب ثروت بھیک مانگنے والے بن گئے اور باپ
دادا کی خون پسینہ کی زندگی بھر کی کمائی ہوئی دولت و عزت تباہ و برباد کر کے دونوں جہان کی
رسوائی و ذلت کے کنویں میں فنا ہو جاتے ہیں۔

میرے بھائیو یہ نفسانی خواہش چند روز کی ہے، ایک دن اس کو چھوڑتا ہے، بڑھاپے میں یہ انسان
کو خود چھوڑ دیتی ہے اس وقت کتنی بہادری دکھاتے ہو، بہادری اس انسان کی ہے جو جوانی میں ان
بری عادتوں سے بچے، بس اب دعا ہے کہ اللہ اس ملعون و مردود فعل سے حفاظت میں رکھے اور مبتلا
لوگوں کو بچائے اور زنا کی عادت میں مبتلا لوگوں کو یہ دعا ضرور پڑھنی چاہئے۔

اللھم انی اعوذبک من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی
ومن شر منی۔ ترجمہ: اے اللہ پناہ چاہتا ہوں میں آپ کی کانوں کے شر سے، آنکھوں کے شر سے،
زبان کے شر سے، دل کے شر سے، اور منی کے شر سے۔ یہ دعا حدیث شریف میں آئی ہے اس دعا کو
تین تین مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنی چاہئے۔

لواطت کرنے سے متعلق تھوڑی سی وعید

لواطت یعنی لڑکوں کے ساتھ مل کر اپنی خواہش پوری کرنے والا انسان اگر تمام دنیا کے پانیوں
سے بھی غسل کرلے تو بھی قیامت کے دن ناپاک اٹھے گا، بغیر توبہ معافی نہیں ہے۔ توبہ ہی اس گناہ
کو دھوتی ہے جو شخص کسی بچے کو شہوت سے پیار کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہزار سال جہنم میں پھینک

[illegible] ظاہر ہوتی

[illegible] ہوتی ہیں

[illegible] کرنے لگتے ہیں

[illegible] دل گھبراتا

[illegible] میں بدبو آتی ہے،

[illegible] لاحق ہو سکتی

[illegible] خوش رہتی ہے

اللھم احفظنا من [illegible] عذاب الآخرۃ

جلق سے روکنے کی تدبیریں

جلق اس قدر بری عادت ہے کہ اس سے مال، جمال، اعمال، ایمان اولاد سب کا نقصان ہوتا ہے [illegible] والدین اور ان کے سرپرستوں کو چاہئے کہ چھوٹی عمر سے اپنی اولاد کی عادتوں کی طرف پورا پورا خیال رکھیں، اور چھوٹی سی چھوٹی بات پر گہری اور کڑی نظر رکھیں تا کہ برے سے اندیشے سے بھی حفاظت ہو، جوان مرد و عورت کو خود ضروری ہے کہ ایسے خیالات و حالات سے بچیں، جو جلق کی بری عادت کی طرف مائل کریں اور اگر پہلے مبتلا ہوں تو ان کو بہت جلد چھوڑیں اور جن میں یہ علامات پائی جائیں تو ان کا فوراً بندوبست و انتظام کرنا چاہئے تا کہ وہ جلق کی خبیث عادت سے بچ جائیں، مثلاً چہرہ بے رونق ہو، بدن انتہائی دبلا پتلا ہو، رفتار بے سلیقہ، آنکھیں بے رونق ہوں، تنہائی پسند ہو، صورت شرمندہ جیسی ہو، کسیلا مزاج ہو، انتہائی ڈرپوک بزدل ہو، بظاہر میں بڑی نیک چلن اپنے ساتھیوں سے بھی کنارہ کشی اختیار کرتے ہوں، اگر ان عادتوں کو دیکھتے ہوں اور والدین سرپرستوں نے نہیں روکا تو پھر جلق کے برے اور بڑے نتیجے ظاہر ہونے لگتے ہیں، مثلاً مزاج میں ہر وقت [illegible] مارنے اور قتل کرنے خون کرنے خونی ہونے کا ہوجاتا ہے۔ کسی سے بھی اس کی موافقت نہیں ہو پاتی، پاؤں میں زنجیر ڈالنے یا نمبانس پاگل خانے میں بھیجنے کی حالت ہوجاتی ہے اور عام طور پر

مجلوق مریض ہی پاگل خانوں میں زیادہ ہوتے ہیں، جبکہ ان کا مرض ترقی کر چکا ہوتا ہے، پاگل خانہ میں بھی اکیلا رہنا پسند کرتے ہیں، کسی سے بھی کوئی میل جول نہیں رہتا، اپنے آپ کی خبر نہیں رہتی، بستر پر پڑا رہتا ہے، کوئی نہ اٹھائے تو اٹھتا نہیں، دوسرے سے کپڑے بدلوائے کپڑے خود نہیں بدلتا ہے، بےخبری لاشعوری، لاعقلی کی زندگی کاٹتا ہے، بعض مرتبہ خودکشی بھی کر لیتا ہے، یعنی اپنا مرجانا زندگی کے مقابلے میں اچھا سمجھتا ہے کہ ہلاک ہوجاتا ہے۔

اور بعض جلق کے مریض اپنے آلہ تناسل کو کاٹ ڈالتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ اسی غلط کاری کی وجہ سے میرے اوپر یہ مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے ہیں اور پھر اپنے تندرست ہونے کی امید بھی ختم ہوجاتی ہے۔ مجلوق کو عام طور پر ہتھیلیوں میں پسینہ زیادہ آتا ہے اور اگر ان سے بات کی جائے تو وہ شرم کی وجہ سے سامنے سیدھے کھڑے ہو کر نہیں دیکھتا، یہ علامت مجلوق کی علامتوں سے بھی ہوتی ہے، اور جیسا کہ ہم نے ''پوشیدہ خزانے'' کتاب میں تحریر کیا ہے کہ یہ علامت آسیب کی بھی ہوتی ہے۔ یہ آسیب جنات کی ہی قسم میں سے ہے، جنات و آسیب کی پوری تفصیل ہماری دوسری کتاب میں مطالعہ کریں۔

ہر وہ انسان جو زمین کی طرف دیکھ کر باتیں کرتا ہو اس کو مجلوق ہی نہیں سمجھنا چاہئے کیونکہ کسی پر بلاوجہ بدگمانی کرنا منع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم کہ بدگمانی سے بہت بچا کرو اس لئے کہ بدگمانی گناہ کی چیز ہے۔ اسی طرح سمجھو جو لوگ زنا کی کثرت میں مبتلا ہوتے ہیں تو زنا کے برے اثرات کی وجہ سے بھی عام طور پر ان کے سر کے بال جوانی میں ہی گرنے لگتے ہیں اڑ جاتے ہیں، اس کا سر بالوں سے خالی ہو کر ننگا چکنا پتھر کی طرح ہوجاتا ہے لیکن اس بات کے پیش نظر کہ ہر وہ شخص جس کے سر پر بال نہ ہوں اڑ جائیں ان کو زانی زنا کرنے والا مت سمجھو۔ یہ بیماری اور وجہ سے بھی ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

چند مضمون سے متعلق حدیثیں

نکاح انسان کی ضروریات میں سے بہت ضروری ہے، جس انسان کو نکاح کرنے میں کوئی شدید

دے گا۔ جب شیطان کسی شخص کو کسی لڑکے پر چڑھا ہوا دیکھتا ہے تو شیطان بھی عذاب کے خوف سے
وہاں سے بھاگ جاتا ہے اور عرش الٰہی لرزنے لگتا ہے، شہوت کی نظر سے لڑکے کا بوسہ لینا مثل اپنی
ماں کے ساتھ زنا کرنے کے برابر ہے۔ یعنی گناہ ہے اور ماں سے زنا کرنا نبیوں کے قتل کرنے کے
برابر ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک دن شیطان سے پوچھا کہ تیری نظروں میں کونسا عمل
اچھا ہے؟ تو شیطان نے جواب دیا، لواطت اور کہا عورت کا عورت سے برا کام کرنا مجھے بہت خوش کرتا
ہے، اس عادت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قوم لوط پر عذاب بھیجا اور ان کو ہلاک کیا کہ زمین کے نیچے
کے حصے کو اوپر اور اوپر کے حصہ کے نیچے کردیا اور اس قوم کے اوپر پتھروں کی بارش برسائی
۔ جو لوگ عمل قوم لوطی کرتے ہیں یا بیوی کے چھوٹے پیچھے کے مقام کو استعمال کرتے ہیں تو ان کے
لئے حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ان کو قتل کرکے آگ میں جلا دو۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
فرماتے ہیں کہ پہاڑ کی چوٹی پر یا بلند اونچی جگہ پر سے گرا کر پتھروں سے مار مار کر ہلاک کردو۔
اگر یہ مضمون اور زیادہ دیکھنا ہے تو "پوشیدہ راز" کتاب کا مطالعہ کریں، محمد اشرف امروہوی

جلق کا مختصر سا ذکر

جلق جس کی تفصیل ہم نے پہلے بھی بیان کردی ہے لیکن چونکہ یہ بھی ایک بری گندی عادت
عام ہو رہی ہے، ہم کچھ لکھنے پر مجبور ہیں ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان چند سطروں کو ذریعہ بنا کر
کسی کی حفاظت فرمادیں۔

جلق یعنی ہاتھ سے منی نکالنا، یہ جلق والی عادت وعمل بہت بڑا اور بہت برا خبیث عمل ہے
اور اس عمل خبیث کی اس قدر زیادتی ہے کہ دنیا بھر میں شاید کوئی ایک دو ملک ایسا ہو کہ جہاں یہ
خبیث عمل نہ ہوتا ہو۔ اور اس خبیث عمل کی بدولت بہت سے لوگ ہلاکت اختیار کئے ہوئے ہیں،
پڑھے لکھے ہوئے بھی اور ان پڑھ بھی اس کی وجہ سے جریان منی زیادتی احتلام، سرعت انزال، رقت
منی، برے خیالات، وحشت میں ڈالنے والے خیالات، صورت کا بے رونق ہونا، چہرہ کا حلیہ خراب
ہونا، معدہ کمزور ہونا، گردہ ومثانے کی کمزوری، جس کی وجہ سے پیشاب کی زیادتی، آنکھوں کی روشنی کم

ہونا، دماغ کا کمزور ہونا، پاگل و دیوانہ ہوجانا، ہول دل، دل کا دھڑکنا، آلہ تناسل کا ٹیڑھا جھکا ہوا ہونا،
اس کی جڑ پتلی ہوجانا، نیچے گڈھا ہوجانا، رگوں کا ابھرا ہوا ہونا، نامرد ہوجانا، بزدل ہوجانا، رنج وغم
کا زیادہ ہونا، وغیرہ وغیرہ، جو لوگ اس بری عادت کا خمیازہ بھگت چکے ہیں وہی لوگ اس کی حقیقت
و تباہی کو خوب جانتے ہیں یعنی قبر کا حال مردہ ہی بخوبی جانتا ہے کہ جلق کی وجہ سے مذکورہ بیماریاں پیدا
ہوتی ہیں۔

جلق کی حقیقت کا ذکر

جلق کو زلق بھی کہتے ہیں، یعنی پھسلنا لغزش کرنا، طریقہ اس خبیث عادت کا یہ ہوتا ہے کہ ہاتھ
کو تھوک یا تیل یا کوئی ملائم چیز لگا کر انزال کرلیتے ہیں، بعض لوگ ہاتھ کے بجائے چارپائی وغیرہ کے
سوراخ وغیرہ میں اپنے مزے کو فنا کردیتے ہیں اور بہت سے طریقے ہیں، جن کو بیان کرنے سے بھی
گھن آتی ہے اور یہ عادت اکثر تنہا اکیلے رہنے والے لوگوں کو لگتی ہے کہ وہ یہ خبیث عمل کرنے لگتے
ہیں۔ حکیموں طبیبوں کی نظر ورائے میں قوت مردانگی کو کھونے والا اور آلہ تناسل کو برباد کرنے
والا انتہائی درجہ کا نقصان وتباہ کرنے والا جلق کے برابر کوئی اور عمل نہیں ہے۔ بلکہ مردہ عورت
کیساتھ زنا کرنے بھی زیادہ برا ہے۔ خاص کر یہ جلق کا فعل رنج وغم کو پیدا کرتا ہے کیونکہ اس کے
کرنے والے کی لذت حیات وعشرت شباب وراحت حیات ومسرت زندگی فنا ہوجاتی ہے، اور زندگی
کا اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے، دل بجھا بجھا اور غمگین ہوجاتا ہے پورے دن کی کمزوری، انتہائی درجے
کو پہنچ جاتی ہے، طبعیت ہر وقت پریشان رہتی ہے اور آلہ تناسل میں انتشار ہونے سے پہلے ہی منی
نکل جاتی ہے کہ انتشار کی طاقت مٹ جاتی ہے، یہاں تک کہ علاج سے بھی ناامید ہوجاتا ہے، کیونکہ
آلہ تناسل مثل فالج لگے ہوئے اعضا کی طرح ہوجاتا ہے اور ایسے مریض مثل ہجڑے اور نامرد کے
ہوجاتے ہیں۔

اس بات کو خوب سمجھ کر چھوڑ دو

اللہ تعالیٰ نے عورت کی شرمگاہ کو اس لحاظ سے پردہ دار بنائی ہے کہ آلہ تناسل کو اندر داخل

کرنے اور باہر نکالنے کے وقت آلہ تناسل کشادہ پھیلا پھولا ہوا ہوتا ہے، کسی طرح کی چوٹ نہیں لگتی اور نہ رگڑ لگتی ہے۔

اس کے برخلاف مردوں کا مقعد (پخانہ نکلنے کی جگہ) اس پر جو رگیں ہیں جس فضلہ سے (ان کا کام پخانہ روکنے کا ہے) کہ جب تک پخانہ غلاظت باہر نہیں نکلتا وہ رگیں کھلتی نہیں ہیں جبکہ اس کمینہ فعل یعنی لواطت میں زبردستی کی حرکت اندر باہر کرنے کی اس فعل کے خلاف ہوگی لازمی طور پر آلہ تناسل کو رگڑ و چوٹ لگے گی۔

دوسرے یہ کہ رحم (عورت کی شرمگاہ) میں جذب کرنے کی قوت قدرتی طور سے ہوتی ہے، اور یہ کیفیت پخانہ کی جگہ کو حاصل نہیں ہے اور یہ کام شیطانی ہے غیر فطری ہے، غیر طبیعی ہے چونکہ اس کمینہ حرکت سے بدن کی طاقت خاص کر کمر کی طاقت ختم ہو جاتی ہے، آلہ تناسل کی رگیں مردہ ہو جاتی ہیں، مقعد کی تنگی آلہ تناسل کی جڑ کو پتلا کر دیتی ہے، قوت مردانگی بالکل نابود و فوت ہو جاتی ہے، لذت مجامعت کا بالکل بھی احساس نہیں ہوتا۔

عورت سے مباشرت کرنا طبیعی ہے اور فطری ہے کہ اس کی طرف طبعیت کو خواہش ہوتی ہے، پھر عورت کے حسن و جمال کو دیکھ کر قوت باہ کو ترقی ملتی ہے، اور آلہ تناسل کو غذائیت حاصل ہوتی ہے اس کے برخلاف اس کمینہ حرکت میں یہ فائدے نہیں ہوتے بلکہ نقصان ہی نقصان ہیں جیسا کہ اوپر ذکر کیا ہے۔ شریعت اسلام میں سخت حرام ہے اور حکومت کے قانون میں بھی بہت بڑا جرم ہے اور اس کمینہ حرکت کی سزا آخرت میں جو کچھ ملے گی وہ قرضہ میں ہے پہلے دنیا میں ہی مل جاتی ہے، ذلت و رسوائی جسمانی بیماریاں پیدا کر کے عورت کی لذت سے محروم بلکہ اس کے حسن و جمال کو دیکھ کر ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا اور اولاد کی پیدائش سے نسل کٹ جاتی ہے۔

بات اتنی کہہ کر ختم کرتا ہوں۔

اس کار بد سے کرو توبہ و استغفار

وقنا ربنا عذاب النار

کوئی زندگی ہے یہ زندگی نہ ہنسی رہی نہ خوشی رہی

مری گشت کے حسرتیں مر گئیں میں اس حسرتوں کا مزار ہوں

مستورات کا جلق کرنا

مردوں کی طرح جلق کی خبیث عادت عورتوں میں بھی پائی جاتی ہے، نوجوان عورتیں (لڑکیاں) جو شہوت بھری گفتگو سننے یا دیکھنے پر برانگیختہ ہو جاتی ہیں اور اس طرح کا اسٹاک ٹی وی پروگراموں میں بھرا ہوا ہے اور یہ جلق کنواری عورتوں میں یا بیواؤں میں عادت پڑتی ہے، یا پھر ان عورتوں میں یہ عادت پیدا ہو جاتی ہے جن کے شوہروں سے ان کو تسکین نہیں ہوتی ہے یعنی ان کی خواہش کی آگ ان کے شوہروں سے بجھتی نہ ہو۔ جیسا کہ پرانے زمانے میں ایسا گندا رواج بدکار فاحشہ عورتوں میں پایا جاتا تھا کہ وہ اپنی خواہش پوری نہ ہونے کی وجہ سے اپنی ہمت اور حوصلہ کے مطابق چمڑے یا ریشم کے کپڑے کا ایک آلہ جس میں باریک روئی بھر کر موٹا و لمبا چاہت کے مطابق کر کے خوب مضبوط بناتی ہیں پھر اس کو دوسری عورت کی کمر میں باندھ کر مردوں کی طرح سے مل کر منہ کالا کر کے طبیعت کو خوش کرتی ہیں۔ اس طرح کا خبیث کام کرانے والی عورتیں جلق والے مرد کی طرح مصیبتیں سہتی ہیں پھر ان عورتوں کو مردوں سے ملنے میں بالکل خوشی نہیں ہوتی اور نہ مردوں کو ان عورتوں سے ملنے میں خوشی ہوتی ہے اور نہ ایسی عورتوں کو حمل ٹھہرتا ہے اور نہ ایسی عورتیں بچہ (اولاد) جننے کے قابل رہتی ہیں اور ایسی عورتوں کا علاج انتہائی مشکل و دشوار ہو جاتا ہے

مجلوق عورتوں کی علامات و تباہیاں

مجلوق عورتوں کی علامت اس لئے لکھ رہا ہوں تا کہ ان مجلوق عورتوں کے وارث علامتوں سے اندازہ لگا کر روکنے کی بھرپور کوشش کریں وہ ہدایت کریں اور ان کے خیر خواہ بن کر ان کی خیر خواہی چاہیں تا کہ دونوں کا بھلا ہو، اور دونوں کی عزت و احترام باقی رہے، ورنہ ان علامت کو لکھ کر کسی کو ذلیل کرنا مقصد نہیں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ جو کسی کے عیب کو چھپائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپائے گا۔

مجلوق عورتوں کی علامتیں یہ بھی ہے کہ وہ کڑوے مزاج کی، جلد غصہ ہونے، ہر وقت ناک پر

مجبوری نہ ہو تو اس کو مجرد نہیں رہنا چاہئے۔ (۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا محتاج ہے، محتاج ہے وہ مرد جس کی بیوی نہ ہو اور فرمایا محتاج ہے محتاج ہے وہ عورت جس کا شوہر نہ ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اگر چہ وہ مالدار ہوں؟ آپ نے فرمایا چاہے وہ کتنے ہی مالدار کیوں نہ ہوں، مطلب یہ ہے کہ بغیر نکاح کے راحت و آرام و سکون نہیں ملتا، وجعل منھا زوجھا لیسکن الیھا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے میاں بیوی کا جوڑا اس لئے بنایا کہ سکون حاصل ہو۔ (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میاں بیوی ایک دوسرے کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کو رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ نکاح والے شخص کی دو رکعت نماز بے نکاح والے کی بیاسی (۸۲) رکعتوں والی نماز سے افضل ہے۔ نکاح آدھا ایمان ہے، یعنی بغیر نکاح کے ایمان کامل نہیں ہوتا۔ اسی طرح ہر عبادت کا ثواب مکمل نہیں ملتا ہے۔ (۳) اور آپ نے فرمایا جب کوئی شوہر بیوی کا بوسہ لیتا ہے تو اس کے ہر بوسہ کے عوض ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب گلے لگاتا ہے تو دو ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب مباشرت کرتا ہے تو تین ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اور جب غسل کرتا ہے تو چار ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (۴) اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کے لئے زیب و زینت اختیار کرے تو اس کو دو ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ اور جو شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نکلے تو زمین و آسمان اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں، جب تک وہ لوٹ کر نہ آئے اور جو عورت غیروں کو اپنا بدن دکھاتی ہے تو غیروں کی ہر نظر کے بدلہ تین سو ساٹھ (360) لعنتیں پڑتی ہیں (۵) اور آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عورت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی ہے جبکہ شوہر خوش بھی ہو تو عورت کو دن کو روزہ رکھنے اور راتوں کو عبادت کرنے والے کی برابر ثواب و اجر ملتا ہے اور جب بچہ پیدا ہونے کا درد ہوتا ہے اس کے لئے جنت میں آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان تیار کر دیا جاتا ہے اور جب بچہ کو دودھ پلاتی ہے تو ایک گھونٹ بچہ کے پینے سے ایک نیکی ملتی ہے اور اگر بچہ کی وجہ سے رات کو جاگنا پڑے تو ستر (۷۰) غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے اور اگر اسی حالت میں انتقال کر جائے تو شہادت کا درجہ ملتا ہے۔ (بحوالہ حدیث ابن ماجہ شریف)

لڑکیوں کے رشتے و نسبتوں کے لئے

اس وقت رحمت و برکتوں کا قحط پڑ رہا ہے، اسی طرح بہت سی لڑکیاں بے نکاح بیٹھی ہوئی ہیں، اور وہ اپنے ماں باپ کے لئے بوجھ بنی ہوئی ہیں، رشتے و نسبتے نہ ہونے کی وجہ سے اور لڑکے والے انتہائی بھکاری ہیں، کاروں میں بیٹھ کر بے کاروں میں بھیک مانگتے ہیں جو کہ انتہائی شدید ترین حرام ہے، یہ کتاب فتویٰ کی نہیں ہے لیکن میں فتویٰ دیتا ہوں کہ اگر کوئی ایسا رشتہ و نسبت آئے اور مجبوراً لاچار بے بس و بے کس ہیں تو اگر سود وغیرہ کا حرام کا مال مل جائے تو ایسے حرامیوں کو یہ حرام کا روپیہ دے دیں اور عزت کی حفاظت کریں۔

مگر بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ دشمن نسبتوں و رشتوں کو سحر یعنی جادو و شیاطین کے ذریعہ رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں جس کی علامت یہ ہوتی ہے کہ وہ لڑکی نظروں میں جمتی و بھیتی نہیں ہے بلکہ مکروہ و ناگوار صورت میں نظر آتی ہے، بلا کسی بات کے دل پھر جاتا ہے وغیرہ وغیرہ، تو اگر سحر و جادو وغیرہ کے اثرات سے رکاوٹ ہو تو ہمارے پاس اس کا مخصوص روحانی علاج و عمل ہے۔ ضرورت مند حضرات ملیں یا لکھیں یا فون پر بات کریں اور یہ عمل صرف جمعہ کو یا پیر کے دن کیا جاتا ہے اس کے علاوہ نہیں ہوتا ہے۔

حسب منشا شادی کرنے کے لئے

حسب منشا یعنی چاہت کے مطابق شادی کرنے کے لئے کہ جس میں اپنی مرضی کے مطابق صحیح رشتہ کے لئے ہے اور کوئی مزاحمت نہیں ہوتی ہے بلکہ مخالفین موافقین ہو کر خوشی سے رشتہ کر دیں اس کے لئے بھی ایک عمل ہے مگر جائز ضرورت مند ہی ملاقات یا خط و کتابت کریں۔

ضروری نوٹ: ناجائز رشتہ کے لئے اس عمل کو کرانے کا خیال بھی نہ لائیں ورنہ اس کی تباہی و بربادی کے سوا کچھ بھی فائدہ نہیں ہوگا۔

زوجین (میاں بیوی) کی نااتفاقی دور کرنے کے لئے

آج کل زوجین یعنی شوہر بیوی کے درمیان اتفاق واتحاد و محبت نہ ہونے کا اکثر قحط پڑ رہا ہے جس کی وجہ سے زندگی دونوں کی دکھ و اجیرن بنی ہوئی ہوتی ہے اس کے لئے کام یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی دل و جان سے ظاہر او باطنا بھرپور عزت واحترام کرے اور شوہر زیادتی پر صبر کرے اور جب شوہر باہر سے گھر میں آئے ہنس مکھ و بشاشت سے استقبال کرے، کھانا باوضو پکائے اور ہمیشہ مستقل طور پر شوہر کے ساتھ ہی بیٹھ کر ایک ہی دسترخوان پر کھانا کھایا کرے اس کے علاوہ ایک حیرت مجرب عمل میاں بیوی کی محبت پیدا کرنے اور بڑھانے کے لئے خاص ہے، جس کے لئے خط وکتابت کریں یا ملاقات کریں۔

انتہائی کامیاب علاج

ہمارے یہاں تمام قسم کے جادو جنات شیطان آسیب، بدنظری، روحانی، جسمانی، ہوائی بیماریوں کا علاج گھر، مکان دکان وغیرہ کی بندش امانت داری کے ساتھ کی جاتی ہے، اسکے علاوہ شادی و رشتوں کا نہ لگنا، میاں بیوی کی نہ اتفاقی، اولاد کی نافرمانی، دشمنوں کی دشمنی سے نجات کیلئے، کاروبار کا نہ چلنا، روزگار کی بے برکتی، جائز محبت پیدا کرنے کیلئے، ناجائز محبت ختم کرنے کیلئے، بھاگے ہوئے کو واپس بلانے کے لئے جادو کوکھ بندی کی وجہ سے اولاد سے محرومی، زنا بدکاری، گندی عادت چھڑانے کیلئے شیطانی جناتی حملوں سے بچنے کیلئے، مرگی کا بہترین مجرب تعویذ و علاج اور بہت سے مشکلات سے چھٹکارہ پانے کیلئے وقت مقررہ پر ملاقات کریں۔

عامل کامل محمد اشرف، روحانی شفاخانہ

آفس 281 بی ڈی اے لے آؤٹ، ایچ ایم روڈ کراس، چرچ اسٹریٹ، لنگراج پورم، بنگلور 84-

فون: 5489093

صبح 8 بجے سے 1 بجے تک: شام 4 سے 8 بجے تک۔ جمعہ کو تعطیل رہے گی

مفید خوشخبری

کسی بھی قسم کا پرانے سے پرانا جادو، جنات، شیطان، آسیب نظر بد، روحانی ہوائی بیماریوں کا علاج، جائز محبت کے لئے دشمنوں سے حفاظت کے لئے مکان دکان کی بندش کا عمل کیا جاتا ہے۔ اپنے تمام خاص تکلیفوں کو مریض کا نام اور ماں کا نام لکھ کر علاج کرا سکتے ہیں۔

مکمل پتہ: عامل کامل محمد ارشد روحانی شفاخانہ

نمبر 281 رای بلاک، بی ڈی اے لے آؤٹ، ایچ ایم روڈ کراس، چرچ اسٹریٹ، لنگراج پورم

بنگلور 084 560 کرناٹک انڈیا فون 5489093

ملاقات کا وقت: صبح 9.00 سے 1.00 بجے تک۔ شام 5.00 سے 8.00 بجے تک

جمعہ کو چھٹی رہتی ہے۔ مقررہ وقت پر ہی ملاقات کریں۔

زندگی کے لئے کچھ سبق

ہر انسان خاص کر مسلمانوں کو زندگی گزارنے سے متعلق یہ کچھ اسباق ہیں کہ ان پر عمل پیرا ہوں، ہر انسان کے لئے ضروری ہے کہ رات کو جلدی سوئے، صبح کو جلدی اٹھے، جو صبح کو دیر سے اٹھتا ہے اس کی روزی کم ہوجاتی ہے۔ نوم الصبحۃ یأکل الرزق کہ صبح کو دیر تک سونا رزق کو کھا جاتا ہے اور صبح کو جلدی اٹھنا عقل وتندرستی کو بڑھاتا ہے۔ صبح اٹھنے کے بعد بیت الخلاء (لیٹرن) سے فراغت ہوجانا بڑی اچھی عادت ہے، اگر صبح کے وقت بیت الخلاء ہونے کی تکلیف ہو تو نہار منہ ایک گلاس بھر کر پانی پی لیا کریں پیٹ کی مذکورہ تکلیف دور ہوجائے گی۔ بیت الخلاء (لیٹرن) ننگے سر ہرگز نہیں جانا چاہئے، اس سے خبیث جنات وشیاطین کا اثر جلدی ہوجاتا ہے، بلکہ سر کو ڈھانک کر جانا چاہئے۔ بیت الخلاء جانے سے پہلے اُس کی دعا ضرور پڑھنی چاہئے۔ دعا علمائے کرام سے معلوم کریں، صبح کے وقت ہر موسم میں سادے یا ٹھنڈے پانی سے منہ دھونا، وضو کرنا زیادہ اچھا ہے، ٹھنڈے پانی سے چہرہ پر خوبصورتی وحسن وجمال پیدا ہوتا ہے، گرم پانی میں یہ خوبی نہیں ہوتی۔ یہ میرے تجربہ کی خاص بات ہے۔ آپ بھی تجربہ کرکے دیکھیں کہ ہر موسم میں ٹھنڈا پانی چہرہ وغیرہ پر استعمال کریں۔

سواک کا خاص اہتمام کرنا چاہئے، اس سے دانت مضبوط ہوتے ہیں اور چمکتے ہیں، دانتوں کی بے شمار بیماریاں کٹتی ہیں اور حفاظت ہوتی ہے۔ ہر انسان کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے عبادت کرنی لازمی ہے یہ عبادت روح کی غذا ہے، جیسے کھانا بدن کی غذا ہے۔ غسل کرنا اچھی بات ہے غسل کرنے سے صحت کو ترقی ملتی ہے، تمام بدن میں خون حرکت میں آتا ہے، بہت سی بیماریوں سے نجات وحفاظت ہو جاتی ہے، سادے پانی سے نہانا مناسب ہے، گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے مگر ہمیشہ یاد رکھنا زیادہ گرم پانی سر پر ڈالنے سے بال جلدی سفید ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا کوئی بھی موسم ہو سر پر تیز گرم پانی نہ ڈالیں اس سے آنکھوں کی روشنی کو بھی نقصان ہوتا ہے اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے سے پٹھے ست ہوتے ہیں اور بڑھاپا جلدی آتا ہے۔

اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں کہ مباشرت سے فارغ ہونے کے بعد، ورزش، کثرت کرنے کے بعد، کھانا کھانے کے فوراً بعد، چل کر آنے کے بعد جب تک پسینہ خشک نہ ہو جائے غسل نہیں کرنا چاہئے اور غسل کرنے کا اچھا وقت صبح کا ہے، صبح کو ناشتہ کرنا ضروری ہے، بزرگوں نے ناشتہ کو عقل فرمایا کہ جب صبح کو گھر سے نکلو تو اپنی عقل ساتھ لے لو، عقل سے مراد ناشتہ کرنا ہے۔ ناشتہ چھوڑنے سے سرین کا گوشت کم ہو جاتا ہے۔ حضرت علیؓ کا فرمان ہے ناشتہ کرنے سے انسان کو غموں سے نجات ملتی ہے۔

کھانا ہمیشہ بھوک سے ہی کھانا چاہئے، فل پیٹ بھر کر نہ کھائیں، کھانا دن میں کم سے کم دو مرتبہ، اور زیادہ سے زیادہ چار مرتبہ کھا سکتے ہیں۔ ہاتھ منہ دھو کر ہی کھانا کھائیں۔ حدیث میں ہے کھانے سے پہلے اور بعد کو وضو یعنی منہ دھو کر کھانے سے قرض و غم سے چھٹکارا ملتا ہے۔ کھانے کو دانتوں سے خوب چبا کر پیس کر کھائیں، اس لئے کہ پیٹ میں دانت نہیں ہیں، کھانے کے درمیان زیادہ پانی پینا برا ہے، ضرورتاً کم پر تھوڑی مقدار میں پیویں، کھانے کے بعد بھی فوراً پانی نہیں پینا چاہئے۔ سنتی و طبی اعتبار سے اچھا نہیں ہے کم سے کم ایک گھنٹہ کے بعد پانی پیویں، کھانے کے فوراً بعد پانی پینے سے پیٹ کا نظام خراب ہو جاتا ہے، ہضم میں فتور پیدا ہو جاتا ہے اور کھانا پیٹ میں بکھر جاتا ہے، پخانہ کچا پکا ہوتا ہے۔

کھانے کے بعد فوراً کوئی محنت کا کام یا مباشرت نہیں کرنی چاہئے۔ دوپہر کا کھانا کھا کر کچھ آرام

کرنا چاہئے، جس کو قیلولہ کہتے ہیں۔ یہ قیلولہ سنت رسولؐ ہے۔ قیلولہ کرنے سے دماغ تیز ہوتا ہے، عقل بڑھتی ہے، رات کا کھانا کھا کر کم سے کم ایک سو چالیس قدم چلنا چاہئے، بہتر ہے کہ رات کا کھانا عشاء کی نماز سے پہلے کھائیں۔ حدیث میں ہے کہ اپنے کھانے کو نماز کے ذریعہ ہضم کرو یعنی نماز کی حرکتوں سے دنیاوی بھی نفع ہوتا ہے۔ رات کا کھانا کھا کر فوراً سونے سے دل بھی سخت ہو جاتا ہے۔

رات کو نماز وعبادت کر کے جلدی سونا چاہئے، وضو کر کے سونے سے جلدی نیند آتی ہے، داہنی کروٹ سونا سنت ہے، بائیں کروٹ سونے سے کھانا جلدی ہضم ہوتا ہے، چت یعنی کمر کے بل سونے سے خواب اچھے نظر نہیں آتے، دن رات میں آٹھ گھنٹے سے زیادہ نہیں سونا چاہئے، بھوک کی حالت میں سونے سے جسم کمزور ہوتا ہے، رات کا کھانا چھوڑ دینے سے بڑھاپا ہوتا ہے، عورت سے مل کر سونے سے قوت باہ مردانگی کم ہوتی ہے، زیادہ سونے سے بلغم وصفرہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔ کوئی اگر زیادہ موٹا ہو ورزش کرنے سے پتلا ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ پتلا ہو تو موٹا ہو جاتا ہے، بدن کو صحیح رکھنے کے لئے مناسب ورزش عمل میں رکھنی چاہئے۔ اس سے پٹھوں کو طاقت ملتی ہے، ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں، ورزش کا بہترین وقت صبح وشام ہے، ورزش کے وقت پیٹ بھرا ہوا نہ ہو، ورزش کرنے کے بعد کوئی ٹھنڈی چیز نہیں کھانا پینا چاہئے۔

ہر انسان کو ناف کے نیچے کے بال، بغلوں کے بال پندرھویں دن مونڈھ دینا چاہئے، زیادہ سے زیادہ چالیس دن کے اندر صاف کر دینا ضروری ہے۔ ناف کے نیچے کے بال رہنے سے کھجلی خارش پیدا ہو جاتی ہے، اور اسی خارش سے نوجوانوں کو جلق کی خبیث عادت لگ جاتی ہے، بس ہم اس سبق کو یہیں پر ختم کر دیتے ہیں، کتاب کے طویل ہونے کے خوف سے ایک دو عمل خیر و برکت کا تحریر کرتا ہوں۔

ایک انتہائی مفید ترین مجرب عمل

جب کوئی بڑی مشکل میں مبتلا ہو جائے تو اس عمل کو اختیار کیجئے کہ سات یا گیارہ روز روزے رکھیں اور ہر روز رات کو عشاء کے بعد یا تہجد کے وقت دو رکعت نماز حاجت پڑھیں۔ بہتر ہے کہ ان دو رکعتوں میں سورت یٰسٓ شریف تلاوت کریں یا سورت کافرون واخلاص والی سورتیں پڑھیں بعد

نماز کے ۳۱۳/مرتبہ دعائے یونس پڑھیں، (بہتر ہے کہ یہ دعا پڑھتے ہوئے احرام والے بغیر سلے ہوئے کپڑے دو چادر لپیٹ لیں یہ احرام حج کرنے والوں کی وردی ہے یہ اللہ کے گھر کا طواف کرنے والوں کا لباس ہے) اس کے بعد اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف درمیان میں دعا و اپنی حاجت رو رو کر اللہ رحمٰن ورحیم کے روبرو پیش کریں انشاء اللہ اس سے بڑے بڑے مسئلہ ہو جائیں گے۔

اس عمل کی فضیلت میں لکھنے سے قاصر ہوں، علمائے کرام ومفتیان عظام سے معلوم کرسکتے ہیں یا خط کے ذریعہ مجھ سے معلوم کریں۔ فقط

خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ عمل

دو رکعت نماز، نماز حاجت پڑھیں اور چاروں سجدوں چالیس چالیس مرتبہ آیت کریمہ پڑھیں مسلسل سات یا گیارہ دن کریں۔ جس مقصد کو چاہیں خیر کی دعا کریں کامیاب ہوں گے، انشاء اللہ القوی۔

رزق کی برکت وترقی کے لئے تعویذ وعمل

میرے استاد مکرم ومحترم مدظلہ العالی نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ وتوکل کرتے ہوئے اس تعویذ وعمل سے رزق میں برکت خوب ملتی ہے، عمل تو یہ ہے کہ چاشت کی نماز پڑھ کر سورت یاسین شریف ایک مرتبہ پڑھیں اور مغرب کے بعد سورت واقعہ ایک مرتبہ پڑھ لیں تو غیب سے رزق کی خیر وبرکت ہو کر دست غیب کا گمان تک ہونے لگتا ہے اتنی کشادگی ہو جاتی ہے۔

نماز کی پابندی کرنے والے حضرات ہی اس تعویذ وعمل سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

قوت مردانگی کی کمزوری کا روحانی علاج

قوت مردانگی کے علاج ہم نے اپنی پہلی کتاب میں لکھے ہیں مگر یہاں اسی کا علاج روحانی بھی تحریر کرتا ہوں جو کہ مستند بزرگوں سے مجھے حاصل ہوا ہے، اور اس سے فائدہ اٹھانے والوں نے مجھے خطوط بھی لکھے ہیں دل چاہا کہ اپنی اس کتاب کو اس سے بھی مزین کروں وہ روحانی عمل یہ ہے کہ

جب بھی غسل کریں یا جب کبھی بھی مباشرت سے فارغ ہوں تو کسی میٹھی چیز پر سات مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر کے ہمیشہ کھالیا کریں انشاء اللہ القوی فائدہ ہوگا۔ آیت یہ قرآن کریم کے تیسرے پارہ کی دسویں رکوع کی چودھویں آیت ہے۔

صحیح فکریں

عورت کو سنگار کرنا جائز ہے، فیشن ناجائز ہے (دونوں کا مطلب خوب سمجھ لیں)

عورت کا مرید شوہر اپنی اولاد کی نظروں میں ذلیل خوار ہو جاتا ہے۔

جس کی بیوی بے حیا بے وفا ہو اس کو جہنم کی ضرورت نہیں ہے۔

جو عورت کے ساتھ زیادہ وقت گزارتا ہے وہ کمزور ہمت و ناکارہ ہو جاتا ہے۔

کسی بیوہ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے سے قدرت لرز اٹھتی ہے۔

لعنت ہے ان لوگوں پر جو اپنی عورتوں کا غیروں سے تعارف کراتے ہیں پھر ان پر شک کرتے ہیں (شک کی ضرورت نہیں یقین کی ضرورت ہے)

جو اپنی بیوی کو نہیں سنبھال سکتا وہ دوسروں کو کیا سنبھال سکتا ہے؟

جو عورت اپنے شوہر سے وفا نہ کر سکے وہ دوسروں سے کیا وفا کر سکے گی؟

زنا کرنے والے شخص سے اس کی ماں کو بھی پردہ کرنا چاہئے۔

کتنے بے شرم بے حیا ہیں وہ لوگ جو اپنی مکار بیوی کو خوش کرنے کے لئے اپنی ماں کے آنسو نکالنا پسند کرتے ہیں۔

اس اولاد کی قسمت میں کوئی خوشی وخوبی نہیں ہے جو اپنی ماں کو رلائے۔

لڑکیوں کے جوان ہوتے ہی ان کی شادیوں کی فکر کرو کیوں کہ حرام خور نظریں جوان لڑکیوں کے گھروں کا طواف کرتی رہتی ہیں۔

عورتوں کو غلط راستے پر مرد ہی لے جاتے ہیں مرد کا زیور محنت، عورت کا زیور شرم وحیا ہے۔

جو جوڑے جہیز یا رقم لے کر شادی کرتا ہے اسے دولہا کہہ کر نہ پکارو، کیونکہ وہ خریدے ہوئے غلام سے بھی بدتر غلام ہے۔

اپنی مکار بیوی کا دل خوش کرنے کے لئے اپنے والدین کا دل نہ دکھاؤ۔
فیشن پرست عورت اعتبار کے قابل نہیں ہوتی وہ یکجائی نہیں ہرجائی ہوتی ہے۔
عورت کی کمائی پر جینے والا مرد دو بے شرم ہوتا ہے۔
بس میں اپنی کتاب کو یہیں پر ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ فیض اٹھانے والوں کو فیض نصیب فرمائے، مجھے میری اولاد و متعلقین کو ہر شر و آفت سے بچائے آمین یارب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ وبارك وسلم اولاً واخراً وظاهراً وباطناً

مزید خوشخبری

ہماری کتاب (پوشیدہ راز) اردو انگلش میں بھی آگئی ہے، ہندی زبان میں بھی آنے والی ہے۔ یہ (تنہائی کے سبق) کتاب انگلش زبان میں عنقریب آجائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔ چوتھی کتاب (قرآن کریم کا حافظ بنانے والی) اس سے اچھی کتاب شاید نہ کسی نے دیکھی ہو نہ سنی ہو، رحمت ومغفرت والے ارحم الراحمین کی توفیق سے کہ اس نے مجھ پر فضل وکرم فرمایا یہ کتاب لکھا کر جو بھی اس کتاب کو پڑھے گا اس پر بھی فضل ربانی ہوگا۔ دنیا بھر کے تمام علمائے کرام، خاص کر حفاظ کرام کو بہت فائدہ ہوگا،

جو بھی اس کتاب میں خوبی دیکھے وہ اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرکے، اس کتاب کا نام ہے "قرآن کریم کا حافظ بنانے والی"

ہماری تمام کتابیں ملنے کا پتہ:
آفس نمبر 281، ای بلاک، بی ڈی اے لے آؤٹ، ایچ ایم روڈ کراس
چرچ اسٹریٹ، لنگراج پورم، بنگلور 084 560 فون: 080-5489093
Office: No.281, E-Block,B.D.A. Layout, H.M. Road Cross, Church Street, Lingrajpuram, Bangalore -560 084 Ph: 080-5489093
ملنے کے وقت: صبح 9 بجے سے 1.00 تک شام 5 بجے سے 8 بجے تک روزانہ
جمعہ کو ہمیشہ چھٹی رہے گی، ملاقات مقررہ وقت پر ہی کریں گے

خوشخبری

مئولف کی دوسری کتابوں کا نام

پوشیدہ خزانے

پوشیدہ راز

پوشیدہ راز (انگریزی میں)

تنہائی کے سبق

مشکل کشا (زیر طبع)

تقریر کرنے کے اصول